بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

اصول کافی جلد اول

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

فہرست کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی

جلد اوّل

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	عرض مترجم	۱
	پیش لفظ	۴
	کتب اربعہ احادیث اور ہم	۶
	کافی اور اس کے مصنف کے متعلق	۶
	مقدمہ	۸
	تبصرے	۲۰
باب ۱	کتاب العقل والجہل	۲۵
باب ۲	فرض علم و وجوب طلب علم و ترغیب علم	۶۷
باب ۳	صفت علم و فضیلت علم و علماء	۷۰
باب ۴	بیان اصناف مردم	۷۳
باب ۵	ثواب عالم و متعلم	۷۵
باب ۶	صفت علماء	۷۸
باب ۷	عالم کا حق	۸۱
باب ۸	موت علماء	۸۲
باب ۹	مجالسہ علماء اور ان کی صحبت	۸۴
باب ۱۰	عالم سے سوال اور مذاکرہ	۸۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
باب ۱۱	بذل علم	۸۸
باب ۱۲	بغیر علم بات کہنے کی ممانعت	۹۰
باب ۱۳	بغیر علم عمل کرنے والا	۹۲
باب ۱۴	استعمال علم	۹۴
باب ۱۵	علم کو ذریعہ بنانا مال کھانے اور فخر کرنے کا	۹۷
باب ۱۶	عالم پر لزوم حجت اور اس پر سخت گیری	۹۹
باب ۱۷	نوادر	۱۰۱
باب ۱۸	روایت کتب و حدیث و فضیلت کتابت و تمسک بالکتب	۱۰۷
باب ۱۹	تقلید	۱۱۲
باب ۲۰	بدعت و رائے و قیاس	۱۱۳
باب ۲۱	ہر مسئلہ میں کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا، حلال و حرام اور ہر وہ چیز جس کی طرف انسان محتاج ہے کتاب و سنت میں پائی جاتی ہے	۱۲۳
باب ۲۲	اختلاف حدیث	۱۲۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
باب ۲۳	اخذ بالسنۃ و شواہد کتاب	۱۴۰
	کتاب التوحید	
باب ۱	حدوث عالم و اثبات المحدث	۱۴۵
باب ۲	اس کا بیان کہ اللہ شے ہے	۱۶۲
باب ۳	وہ نہیں پہچانا گیا مگر اپنی ذات سے	۱۶۷
باب ۴	ادنے معرفت	۱۶۹
باب ۵	باب المعبود	۱۷۱
باب ۶	باب الکون والمکان	۱۷۳
باب ۷	باب النسبت	۱۷۸
باب ۸	کیفیت میں کلام کرنے کی ممانعت	۱۸۰
باب ۹	ابطال رویت	۱۸۴
باب ۱۰	اس وصف کی نہی جو خدا نے اپنے لیے نہیں بیان کیا	۱۹۲
باب ۱۱	نہی جسم و صورت	۱۹۹
باب ۱۲	[illegible]م ۔ صفات الذات	۲۰۴
باب ۱۳	تتمہ باب سابق	۲۰۸
باب ۱۴	ارادہ صفات فعل سے ہے اور تمام صفات فعل	۲۱۰
باب ۱۵	حدوث الاسماء	۲۱۵
باب ۱۶	اسماء کے معنی اور ان کا اشتقاق	۲۱۹
باب ۱۷	تتمہ باب سابق ۔ اسمائے اللہ اور اسمائے مخلوق کے معنی میں فرق	۲۲۶
باب ۱۸	تاویل لفظ صمد	۲۳۴
باب ۱۹	حرکت و انتقال	۲۳۷
باب ۲۰	بیان عرش و کرسی	۲۴۳
باب ۲۱	بیان روح	۲۵۳
باب ۲۲	جوامع التوحید	۲۵۵
باب ۲۳	باب النوادر	۲۷۱
باب ۲۴	باب البداء	۲۷۶
باب ۲۵	سات چیزوں کے بغیر آسمان و زمین میں کچھ پیدا نہیں ہو سکتا	۲۸۴
باب ۲۶	باب مشیئت و ارادہ	۲۸۶
باب ۲۷	ابتلاء و اختیار	۲۹۱
باب ۲۸	سعادت و شقاوت	۲۹۱
باب ۲۹	خیر و شر	۲۹۴
باب ۳۰	الجبر والقدر والامر بین الامرین	۲۹۶
باب ۳۱	الاستطاعۃ	۳۰۵
باب ۳۲	بیان و تعریف و لزوم حجت	۳۰۹
باب ۳۳	تتمہ باب سابق	۳۱۲
باب ۳۴	مخلوق پر خدا کی حجتیں	۳۱۳
باب ۳۵	ہدایت من جانب اللہ ہے	۳۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مترجم

خالق کون و مکاں کی حمد اور محمد و آل محمد پر درود و سلام

منظور ہے گزارش احوال واقعی ۔ اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

اب کہ میری عمر کا قدم ۸۱ ویں سال کی منزل میں ہے اپنی زندگی کے از دست رفتہ دور پر ایک طائرانہ نظر ڈال رہا ہوں ان ۸۱ سال کے اندر کیا کیا ہے کیسی دشوار گزار منزلیں سامنے آئیں ۔ ایک طویل داستان ہے جس کا مفصل حال میری سوانح عمری سے معلوم ہو سکے گا۔ اگرچہ جب گئی حصول تعلیم کے بعد شوق کے بارے میں عزم و ارادہ نے جانکاہی اور جگر کاری کا ایک لمبا چوڑا پروگرام میرے شباب کے سامنے رکھا۔ ہمہ گیر طبیعت نے ہر گوشہ پر نظر ڈال کر ہمت کو رفیق کار اور قلم کو واردات قلبی کا آئینہ دار بنا کر تصنیف و تالیف کے وسیع و عریض میدان میں دوڑ لگانی شروع کر دی اور مختلف مضامین کی جستجو اور ارباب علم و فضل کی تحقیقات معلوم کرنے کے شوق میں کتب بینی کے مشغلہ کو جنون کی حد تک پہنچا دیا نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔

تمتع زہر گوشہ یافتم ۔ زہر خرمنے خوشہ یافتم

شوق نے کد و کاوش میں لذت تو پیدا کی مگر بڑی تکلیف کے ساتھ، کتابوں کا ذخیرہ کرنا مجھ جیسے بے سرمایہ آدمی کے لئے آسان کام نہ تھا، بہت سی ضرورتوں سے دست کش ہو کر اس شوق کو سالہا سال پورا کرتا رہا۔ مختلف گلزاروں سے برسوں کی محنت کے بعد جو پھول جمع کئے تھے ان کے گلدستے بنا کر اہل نظر کے سامنے پیش کرنے کا شوق بھی رہا میرے سامنے ایک متلاطم خیز سمندر تھا جس کے ہولناک گردابوں میں کبھی کبھی ایسا پھنستا تھا کہ نکلنا دشوار ہو جاتا تھا تخیل کی دنیا میں کتنے چراغ جلے اور بجھ گئے، تالیف کی سطح پر کتنے نقشے بنے اور بگڑ گئے۔ نادیدہ راہیں یوں ہی طے ہوتی ہیں۔ ہر کام کی ابتدائی منزلیں یونہی سر پھوڑ اور سینہ توڑ ہوتی ہیں۔ ؎

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکل ہا

یہ خدا کا فضل تھا، حوادث کے سیلاب و افکار و آلام تیز آندھیوں میں میرے ارادوں کے جھنڈے سرنگوں نہ ہوئے اور جو قدم آگے بڑھ گئے تھے وہ پیچھے نہ ہٹے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ۱۹۱۸ء میں اپنے کمیت قلم کو میدان تصنیف و تالیف میں جولان کیا تھا۔

ان ۴۸ سال کی طویل مدت میں آتش شوق کی شعلہ فشانی روز بروز بڑھتی ہی چلی گئی جو قلم انگلیوں کی گرفت میں آیا تھا آج تک نہ چھوٹا جس طرح ایک حریص مال اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس فکر میں گزارتا ہے کہ اس کی دولت میں روبروز اضافہ ہو مجھے بھی یہ دھن تھی کہ تصنیف و تالیف کا وزن بڑھتا ہی جائے اس مشقت آگیں دھن میں نہ معلوم کتنے قلم چلتے چلتے گھس گئے اور کتنے رِم سفید سے سیاہ بن گئے اس کتب بینی اور خامہ فرسائی کے شوق نے راتوں کی نیندیں حرام کر دیں اور دنوں کا چین رخصت کر دیا ؎

شب تاریک و بیم جاں و گرداب چنیں حائل   چہ مے دانند حال ما سبک ساران ساحلہا

تصنیف کے ساتھ ساتھ ۱۹۴۰ء سے رسالہ نور کے کم از کم ۴۸ صفحات ہر ماہ پُر کرنے کا بار بھی سر پر آیا جس نے اوقات فرصت تنگ سے تنگ تر بنا دیئے۔ محکمہ تعلیم میں ملازمت کی اہم ذمہ داریاں بھی اپنے آہنی پنجوں میں جکڑے چلی آرہی تھیں ۳۸ سال تک ہندوستان کے شب و روز اسی مشغلے میں گزرتے رہے۔ مئی ۱۹۵۰ء میں جب پاکستان آیا تو اپنے اس دشمن ایام و آسائش شوق کو سایہ کی طرح اپنے ساتھ لایا۔ یہاں بھی نہ دن بدلے نہ راتیں۔ وہی محنت پژوہی، وہی جگر کاوی۔ یہاں آکر ملازمت کا طوق خاردار تو گردن میں نہ تھا لیکن جامعہ امامیہ کی تاسیس و تنظیم کا ایسا بھاری بوجھ سر پر آیا جس سے آج تک چھٹکارہ نہ ملا۔ کئی سال ایسے گزرے کہ اس کے سوا اور کسی کام کی طرف توجہ کرنا دشوار ہو گیا۔ الغرض ع جاں بازیاں وہی رہیں میداں بدل گیا

۱۹۱۸ء سے اب کہ ۱۹۶۶ء تک کیا کیا لکھا گیا ایک طولانی داستان ہے مختصر یہ ہے کہ تصانیف کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی ہے اس میں ۸ صفحے سے لے کر ۸۰۰ صفحے تک کی کتاب ہے۔ جب تک ہندوستان میں رہا۔ ادبی اور مذہبی دونوں قسم کی کتابیں لکھی جاتی رہیں لیکن پاکستان میں آکر تمام تر توجہ مذہبی کتابیں لکھنے کی طرف مبذول ہو گئی۔ حدیث کی مشہور کتاب جامع الاخبار کا ترجمہ تحفۃ الابرار کے نام سے ہندوستان ہی میں چھپوا دیا تھا۔ پاکستان میں ترجمہ کی خدمت ۱۹۶۲ء سے شروع ہوئی۔ پہلے مناقب ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجمع الفضائل کے نام سے قسطاً قسطاً رسالہ نور میں شائع کرنا شروع کیا۔ جو ستمبر ۱۹۶۴ء تک سہ جلدوں میں مکمل ہو گیا۔

اگرچہ اب دماغی قوتیں ایک بڑی حد تک مضمحل ہو چکی تھیں اور پیرانہ سالی کے تبرکات نے اس قابل نہیں رکھا تھا کہ کوئی اہم خدمت انجام دے سکوں۔ مگر شوق کی ستم ظریفی دیکھیئے کہ اس نے ہمت کی تہہ خاکستر چنگاریاں کو ہوا دینی شروع کر دی۔ حوصلے نے للکارا کہ خبردار قلم ہاتھ سے نہ رکھنا۔ ابھی ایک ضروری کام اور کرنا ہے اصول کافی کا ترجمہ ابھی تک شائع نہیں ہوا ہے قوم کی اس ضرورت کو بھی پورا کرتے جاؤ۔ اگر زندگی نے مہلت دی تو تمھارے ہاتھوں یہ میدان بھی مارا جائے گا انشاءاللہ مرنے کے بعد لوگ یہ شعر پڑھا کریں گے ؎

لکھے جب تک لکھے گئے نامے ۔۔ چل دیئے ہاتھ میں قلم تھامے

افسردہ طبیعت نے عذر کیا اب میرا زور ختم ہوگیا وہ قدم تھک چکے جنھوں نے لمبے چوڑے میدانوں میں دوڑ لگائی تھی جنھوں نے ہولناک خارزاروں کو اپنے تلووں سے کچلا تھا اب ان ہاتھوں میں دم نہیں جنھوں نے چھ چھ گھنٹے روزانہ قلم چلایا تھا اور پہاڑ کھود کھود کر نہر نکالا تھا۔ جوش طبیعت پر اوس پڑ گئی ہے اور قوت حافظہ مفلوج ہو کر رہ گئی ہے اتنی دشوار گذار منزل ان تھکے ہارے قدموں کبھی طبیعت اور ٹوٹی ہمت سے کیسے سر ہوگی۔ کاش یہ کام جوانی میں ہوتا تو اس باغ کی بہار ہی کچھ اور ہوتی اس تصنیف کا رنگ ہی نرالہ ہوتا۔ اب سوکھے دریا میں سیلاب کہاں، بجھی آگ میں شعلے کہاں، مگر وقتی ضرورت اور اہم دینی خدمت کے پیش نظر اس بار عظیم کو اٹھانا ہی پڑا حسبی اللہ نعم الوکیل، لرزتے ہاتھوں میں قلم لے کر اوّل خدا سے پھر چہاردہ معصومین علیہم السلام کی ارواح طیبہ سے طالب امداد ہوا انہی کی تائید پر بھروسہ کرکے ان ایمان افروز اور حقیقت آگیں احادیث کا ترجمہ اپنے ذمہ لے لیا۔ سہو و نسیان کا پیکر ہوں اور پیری کی لکد کوب میں پڑا ہوا ہر قدم پر ٹھوکر کھانے کا امکان ہے اہل نظر سے چشم پوشی کی امید۔

یہ ترجمہ نومبر ۱۹۶۲ء رسالہ نور میں شائع ہونا شروع ہوا تھا جنوری ۱۹۶۶ء میں بحمد اللہ جلد اوّل کا ترجمہ مکمل ہوگیا میں اپنے معبود برحق کا کہاں تک شکریہ ادا کروں کہ اس نے یہ سعادت عظمیٰ میرے نام پر لکھی اور روز حشر میرے لئے ذریعہ بخشش قرار دیا

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست ۔۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

روز قیامت جب سب لوگ اپنا اپنا نامۂ اعمال لئے ہوئے ہوں گے میں اپنا یہ ترجمہ بغل میں دبائے بارگاہ باری میں عرض کروں گا اے خالق برحق اے معبود مطلق تیرا یہ گنہگار دستکار بندہ اپنی بخشش کا ایک ذریعہ لے کر آیا ہے پالنے والے میں نے تیرے پیاروں کی پیاری پیاری باتوں کو ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جو عربی زبان سے نابلد تھے اور جو اپنے ہادیان دین کی حدیثوں سے فیضیاب ہونے کو ترستے تھے لہٰذا میری اس محنت کے صلہ میں میرے معاصی کو بخش دے مجھے اپنے ان مقدس بندوں کی خدمت میں پہنچا دے جنکی ہدایات کو جنکی احادیث کو میں نے اس کتاب کے ذریعہ سے اہل ایمان کو پہنچایا۔ تیری پاک ذات غفور و رحیم ہے تو ذرہ نواز ہے تیری رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے ؎

رحمت حق بہانہ مے جوید ۔۔ رحمت حق بہانہ مے جوید

ہر ماہ رسالہ نور کی کچھ کاپیاں زیادہ چھپوالی جاتی تھیں جن کی تعداد دو سو سے زائد نہ تھی ترجمہ تمام ہونے کے بعد ان سب شماروں کو کتابی صورت میں لایا گیا خدا کا شکر ہے کہ میری یہ خدمت قوم کو پسند آئی انھوں نے مجھے تحسین و آفرین کے خطوط لکھے۔ میری ہمت افزائی کی اور ہر طرف سے اس کتاب کی طلبی ہوئی جب میں نے یہ دیکھا کہ یہ دو سو نسخے بہت جلد ختم ہونے والے ہیں تو جدید ایڈیشن کی تیاری کی خدا کرے یہ خوشنما کتاب کی صورت میں جلد شائقین تک پہنچ جائے۔ السعی منی و الاتمام من اللہ۔

پیش لفظ

قرآن کریم کے بعد ہماری ہدایات کا سب سے بڑا سرچشمہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی احادیث ہیں بغیر ان کے احکام قرآنی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، متشابہات کی تاویل، آیات کی شان نزول، واقعات کی توضیح، احکام کی عملی صورت، ناسخ و منسوخ عام و خاص کا علم احادیث معصوم کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہوسکتا۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق اور لائق اعتماد نہیں جانتے کیوں کہ اہل البیت ادریٰ بما فی البیت (گھر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتا ہے) جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہو ان سے بہتر قرآن کا سمجھنے والا کون ہوسکتا ہے اور سوائے معصومینؑ کے دوسرے کے بیان کو وثوق کے ساتھ کیسے مانا جاسکتا ہے۔

صرف قرآن ہماری ہدایت کے لئے کافی نہیں، کیونکہ وہ صامت ہے کسی آیت کے غلط مفہوم سمجھنے والے کو وہ ٹوک نہیں سکتا اس کے عمل کی اصلاح نہیں کرسکتا۔ اس لئے پیغمبر صلعم نے قرآن کے ساتھ ایک معصوم گروہ کو کیا ہے جس کا نام اہلبیت و عترت ہے حدیث ثقلین اس پر شاہد ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم ذات جو مکتب من لدن کی سند یافتہ ہو اور جس نے دنیا کے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہ کی ہو، سہو و نسیان سے مبرا ہو قرآن کے ساتھ ساتھ رہے تاکہ گم کردہ راہوں کو صحیح راستہ پر لگائے اور اس کی تعلیم میں کسی وقت بھی غلطی کا امکان نہ ہو اور اس کے عمل میں نادرستی اور ناہمواری آئندہ کے لئے بھی نہ پائی جائے اس کا علم وہبی ہو کسبی نہ ہو۔ صرف یہی ایک صورت ایسی ہے کہ ہر تعلیم قابل قبول ہوسکے۔

جن لوگوں نے اہلبیت کا دامن چھوڑا اور علوم الٰہیہ کو دوسرے دروازے سے لیا۔ وہ فی کل واد یہیمون کا مصداق بن کر رہے اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ اسلام تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگیا اور مزہ یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو قرآن ہی متمسک بتاتا ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَاب۔ اگرچہ ابنائے روزگار کی بدتمیزی، تعصب کیشی اور اسلام دشمنی نے ہمارے ائمہ کو علوم دینیہ کے نشر کا اور آیات قرآنی کی صحیح تفسیر بیان کرنے کا موقع نہ دیا اور ان میں سے اکثر کو قید و بند کی تکالیف میں مبتلا رکھا مال و دولت کے پرستاروں اور سلطنت کے بہی خواہوں کو ان کی مخالفت پر ابھارا اور ان کے وقار کو کم کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور تاہم ان کی ہدایت کی روشنی لوگوں تک نہ پہنچنے دی۔ خدا کے یہ برگزیدہ بندے کسی حالت میں بھی اپنے فرض سے غافل نہ رہے تیرہ و تار قید خانوں میں بھی تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ چونکہ ان کی مقدس زندگی کا مقصد ہی صرف یہ تھا کہ خلق اللہ کی ہدایت کریں لہٰذا اس راہ میں جن تکالیف کا بھی ان کو سامنا ہوا بخوشی خاطر ان کو برداشت کیا۔ زمانہ کی ظلم پسندی اور ستم ظریفی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ جو لوگ ان کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے کے لئے آتے تھے ان پر سلطنت کی کڑی نظر ہوتی تھی

ان کو حکومت کا باغی اور غدار قرار دیا جاتا تھا معاشی مراعات ان سے سلب کر لی جاتی تھیں طرح طرح سے ان کو ستایا جاتا تھا۔ انتہا یہ ہے کہ اس منحوس دور میں آئمہ اہلبیت میں سے کسی کا نام لے کر کوئی حدیث نقل کرنا ناقابل معافی جرم تھا اس کے قتل کے لئے تلوار تھی یا زہر کی پڑیا۔ ایسی حالت میں یہ معجزہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ ان ہولناک واقعات کے ہوتے ہوئے بھی ان حضرات کا کلام محفوظ رہا ہمارے آئمہ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرنے کا موقع حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادق علیہم السلام کو ملا کیوں کہ سلاطین وقت اس زمانہ میں سلطنت کے پیچیدہ مسائل سے دوچار تھے اور سلطنت کا انقلاب رنگ لایا تھا۔

حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام مسجد رسولؐ میں درس دیتے تھے۔ دور دور سے لوگ احادیث سننے کے لئے مدینہ طیبہ میں آتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کرنے والے چار ہزار آدمی تھے ان میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری، شعبہ ابو عاصم اور یحییٰ انصاری جیسے لوگ جو سواد اعظم میں آئمہ حدیث سمجھے جاتے ہیں شامل تھے اس عہد مبارک میں چار سو کتب احادیث مدون ہوئیں جن کو اصول اربعماۃ کہا جاتا ہے دشمنان اہلبیتؑ کے تعصب آگیں دور اور بہیمانہ دست برد نے انہیں تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ نہایت بیدردی سے بنی امیہ اور بنی عباس کے دور میں شیعوں کے کتب خانے نذر آتش کئے گئے پھر بھی وہ احادیث کا ناپیدا کنار سمندر تھا جس سے آج تک کتب اربعہ احادیث کا چمنستان تروتازہ ہے یعنی کافی، استبصار، من لایحضرہ الفقیہ اور تہذیب الاحکام سے شبستان ایمان و عرفان ادب اور ایوان فقہ اہلبیت میں ضیار ہاری ہے۔

زمانہ کی ناسازگاری، سلطنتوں کی انقلابی ہلچل علمائے اسلام کے انتہائی تعصب اور بادشاہان وقت کی عترت رسولؐ سے دشمنی نے مسلمانوں کو ان حضرات کی احادیث سے ایسا ناکارہ بنا دیا کہ لوگوں نے ان کو کسی موضوع پر در خور اعتنا نہ سمجھا کیا یہ بس کہ آپ کو تعجب نہ ہوگا کہ ابوہریرہ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے اور جن کا شمار فقرائے صفہ میں تھا اور جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف زیادہ سے زیادہ ڈھائی سال ہی تک حاصل ہوا تھا ۵۳۷۴ احادیث مروی ہیں جن میں صرف صحیح بخاری میں ۴۴۶ ہیں اور حضرت علیؑ سے کل روایتیں ۵۸۶، اور جناب فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا سے کل ۱۹۔ باقی آئمہ سے صفر محض، صحاح ستہ وغیرہ میں قاتلان حسینؑ اور دیگر بدنام دشمنان اہلبیتؑ تک سے ایک دو نہیں، بہت سی حدیثوں کو نقل کیا گیا ہے۔ لیکن ان معصوم ہستیوں کو احادیث کے ہر سلسلہ میں نظر انداز کر دینا ضروری سمجھا گیا۔

کتب اربعہ احادیث اور ہم

جب رسولؐ اللہ نے قرآن کے ساتھ اہلبیت کو کیا ہے تو ہر شیعہ کا فرض ہے کہ قرآن کے ساتھ احادیث آئمہ کو بھی اپنے گھر میں رکھے۔ کیا ہمارے اس عمل سے رسولؐ خدا اور آئمہ طاہرین خوش ہوں گے کہ ہم ان کی احادیث کو طاقِ نسیاں پر رکھ دیں اور کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کریں کہ ان حضرات نے ہدایات و ارشادات کے کتنے دروازے ہم پر کھولے ہیں کاش ان کو یہ پتہ ہو تاکہ قرآن کی طرح کتب احادیث کا گھر میں رکھنا بھی باعث رحمت و برکت ہے مومن کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کم از کم چالیس حدیثیں تو اُسے یاد ہوں لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ یاد ہونا تو ایک طرف چالیس حدیثوں کو کسی کتاب میں پڑھا بھی نہیں۔ صرف واعظین و ذاکرین سے سرِ منبر جو دو چار حدیثیں سن لی جاتی ہیں، حصول سعادت کے لئے انہیں کو کافی سمجھا جاتا ہے حالانکہ مجلس سے باہر آنے کے بعد شاید ہی ان میں سے ایک آدھ یاد بھی رہتی ہو۔

جو حضرات عربی زبان سے ناواقف ہیں وہ یہ عذر کر سکتے ہیں کہ احادیث رسول و آئمہ طاہرین پر ہمارا ایمان ہے لیکن یہ سب ذخیرہ عربی میں ہے لہذا ایسی صورت میں ہم ان سے کیوں کر فائدہ حاصل کریں یہ عذر بالکل درست ہے جو بات سمجھ ہی میں نہ آئے اس سے دلچسپی کیسے پیدا ہو۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ کتب احادیث کے اُردو ترجمے کی طرف ہمارے علماء نے بہت کم توجہ دی ہے جس طرح قرآن کے متعدد ترجمے ہوئے ہیں احادیث کے بھی ہونے چاہئیں تھے خصوصاً اصول کافی کی دونوں جلدوں کا ترجمہ تو ضرور ہی کرنا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اب تک ایسا نہ ہوا۔ لوگوں نے راقم الحروف کو بار بار اس کی طرف توجہ دلائی لیکن میں کئی سال تک اس لئے ٹالتا رہا کہ اگر مجھ سے بہتر آدمی اس کام کو کر گزرے تو اچھا ہو۔ کئی صاحبان علم کو میں نے خود توجہ دلائی۔ لیکن جب کسی طرف سے صدائے برنخاست ہوئی، مجبوراً یہ اہم خدمت مجھے ادا کرنا پڑی۔ خدا میری اس خدمت کو قبول فرمائے۔

حضرات اہلسنت نے نہ صرف صحاح ستہ کا بلکہ اپنے مذہب کی تمام مشہور کتابوں کا ترجمہ کرکے چھپوا دیا ہے جن سے عوام الناس تک فائدہ حاصل کر رہے ہیں مگر ہم اپنے علم کلام و حدیث کی مخصوص کتابوں میں سے کسی کا بھی ترجمہ نہ کر پائے حالانکہ اہل علم کے نزدیک کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیکن ایسا ہوا نہیں چونکہ عربی اور فارسی کے جاننے والے روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔

لہذا شدید ضرورت ہے کہ اپنی خاص خاص کتابوں کے ترجمے جلد از جلد شائع کئے جائیں۔

کافی اور اُس کے مصنف کے متعلق

کتب احادیث میں کافی کو ایک خاص درجہ حاصل ہے اس کتاب کے مؤلف رئیس المحدثین العظام رؤس الساطین

الکرام المحلی بالمجد والاکرام جناب ثقۃ الاسلام شیخ ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی الرازی عطر اللہ مرقدہٗ ونور اللہ مضجعہ ہیں۔ جو چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں تھے (۳۲۹ھ - ۹۴۰ء) جناب کلینی علیہ الرحمہ نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے زمانہ غیبت صغریٰ میں ان احادیث کو ۲۰ سال کی مدت میں مدون کیا۔ بعض اکابر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کافی میں سولہ ہزار ایک سو ننانوے احادیث ہیں اس کتاب میں ضعیف روائتیں بھی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول شرح اصول کافی میں فرمادی ہے یہ قول کہ حضرت حجت نے اس کتاب کے متعلق فرمایا۔ ہٰذا کافٍ لشیعتنا (یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے) صحیح نہیں۔ ہمارے کسی عالم نے ایسا نہیں کہا۔ اس میں صحیح، مؤثق، قوی اور ضعیف ہر طرح کی احادیث ہیں چونکہ کلینی علیہ الرحمہ کو احادیث کی تلاش میں بیس سال تک برابر جابجا جانا پڑا اور جہاں سے جو حدیث ملی اس کو لے لیا۔ لہٰذا بہت سی احادیث ایسی بھی ان کو ملی ہیں جن کو لوگوں نے بصورت تقیہ بیان کیا۔ لیکن چونکہ اس میں زیادہ تر احادیث صحیح ہیں، لہٰذا یہ ہماری معتبر کتابوں میں سے کافی کی بہترین شرح مرآۃ العقول عربی میں اور الصافی فارسی میں ہے کافی سے پہلے حدیث کی کوئی اتنی بڑی اور جامع کتاب نہ تھی کافی کے بعد علماء نے ان کتابوں کی طرف رجوع کم کردی۔ اصول کافی جلد اوّل میں صرف مسئلہ امامت کے متعلق ۱۲۷ باب میں احادیث درج کی گئی ہیں ان کو پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ امام منصوص من اللہ کی شان کیا ہوتی ہے۔

شیخ ابوجعفر محمد کلینی ۲۵۰ھ میں رے کے قریہ کلین میں پیدا ہوئے عظمت و شہرت و فن کے لحاظ سے جو درجہ ثقۃ الاسلام جناب کلینی کو حاصل ہوا وہ شیعہ محدثین میں کسی کو نہ مل سکا۔ ان کی کتاب کافی کتب اربعہ میں سب سے اہم خیال کی جاتی ہے ابن اثیر نے ان کو مجدد مذہب امامیہ مانا ہے ان کا کل خاندان جن میں بڑے بڑے علماء تھے۔ قریہ کلین میں آباد تھا ان کی ولادت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی کلینی علیہ الرحمہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے احادیث کو ابواب کی صورت میں مدون کیا۔ وہ نقل احادیث میں اوثق الناس سمجھے جاتے تھے ان کی وفات بغداد میں ہوئی اور باب کوفہ کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ محمد بن جعفر حسینی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ علامہ سید ہاشم بحرینی نے روضۃ العارفین میں نقل کیا ہے کہ ایک ثقہ عالم نے مجھ سے بیان کیا کہ بغداد کے ایک حاکم نے جب کلینی علیہ الرحمہ کی قبر دیکھی تو پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا کہ یہ شیعہ عالم تھے اس نے کہا کہ ان کی قبر کھود ڈالو۔ جب قبر کھودی گئی تو ان کی میت مع کفن بدستور قبر کے اندر موجود تھی اس نے حکم دیا کہ قبر بند کردو اور اس پر قبہ بنادو۔

کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی جلد اوّل پر علمائے شیعہ کے

تبصرے

از قلم حقیقت رقم سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان المتکلمین رئیس المحدثین جناب علامہ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد پرنسپل
دارالعلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ وعمت افاضاتہ

باسمہ سبحانہ

مقدمہ

تمہید سرکار ادیب اعظم مدظلہ کی نظرِ انتخاب اس گنہ گار پر پڑی اور حکم دیا کہ الشافی ترجمہ اصول کافی پر مقدمہ لکھوں میں اپنی گوناگوں مصروفیات کی کثرت اور وقت کی قلت کے باوجود اس امر کو باعث سعادت دارین سمجھتے ہوئے تعمیل حکم کا وعدہ کر لیا۔ باوجود اپنی عدیم الفرصتی کے خیال یہ تھا کہ کتاب کی جلالتِ قدر کے پیش نظر اس کے حسب حال قدرے مبسوط مقدمہ لکھا جائے گا اور اس میں تمام متعلقہ مباحث پر شرح و بسط سے تبصرہ کیا جائے گا مگر سرکار موصوف نے یہ پابندی عائد کر دی کہ یہ مقدمہ آٹھ صفحات سے زائد نہ ہو۔ اس لئے بموجب المامور مجبور والمجبور معذور شدید اختصار سے کام لینا پڑا۔ تاہم بمطابق ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اس مقدمہ کو جامع و مانع بنانے اور تمام متعلقہ امور پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ اب رہا یہ امر کہ ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام ہی عند المطالعہ کر سکیں گے۔ السعی منی والاتمام من اللہ

حدیث کی تعریف لغوی معنی کے اعتبار سے حدیث کلام کے مترادف ہے اور اصطلاح محدثین میں بنا بر مشہور حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کی جائے۔ محدثین کے نزدیک خبر بھی مجازاً اس معنی میں استعمال ہوتی ہے بلکہ سنت کو جس کی اصطلاحی حقیقی معنی قول یا فعل یا تقریر معصوم کے ہیں بعض اوقات حدیث کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے (از ہدیۃ المحدثین) ابتدائے اسلام میں لوگ حافظہ کے زور سے زبانی حدیثیں یاد کر کے بیان کیا کرتے تھے مگر مرور ایام سے اس کی تدوین و ترتیب ہو گئی اور اس سلسلے کی ابتداء پہلی صدی ہی میں ہو گئی تھی اور بعد میں تو اس فن نے بڑی اہمیت حاصل کی اور اسلام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث اور حافظ الحدیث بزرگ پیدا ہوئے۔

فن حدیث کی فضیلت یہ حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ میں علم الحدیث ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر علم ہے اس میں نجات دارین اور اصلاح نشاتین پوشیدہ ہے یہی علم تمام حقائق و معارف

کا سرچشمہ اور قرآن فہمی کا واحد ذریعہ ہے اور معصوم کی سیرت و کردار انسان کے اخلاق و اطوار معلوم کرنے اور اپنی سیرت و کردار کو ان کے اخلاق و محاسن آداب کے آئینہ میں تشکیل دینے کا سبب ہے انہی حقائق کی بنیاد پر حکماء ربانیین یعنی آئمہ طاہرین اپنے نام لیواؤں کو اس علم شریعت کے حاصل کرنے اس کے پڑھنے پڑھانے اور لکھنے لکھانے کی بہت ترغیب و تحریص دلاتے تھے چنانچہ حضرت صادق آل محمدؐ مفضل سے فرماتے ہیں اکتب وبث علمك في اخوانك فان مت فاورث كتبك بنيك فانه ياتي على الناس زمان هرج لا يانسون الا بكتبهم (اصول کافی ص۲۹ طبع لکھنؤ) لکھو اور اپنے علم کو اپنے بھائیوں میں نشر و اشاعت کرو اور مرتے وقت اپنی اولاد کو کتب کا وارث بناؤ کیونکہ لوگوں پر ایک مشکل دور آئے گا جس میں ان کی کتابوں ہی سے مانوس ہوں گے، یہی بزرگوار فرماتے ہیں اكتبوا فانكم لا تحفظون حتى تكتبوا، لکھو کیونکہ جب لکھو گے نہیں تو اس وقت تم احادیث کو یاد نہیں رکھ سکتے۔ نیز آنجناب فرماتے ہیں حديث تاخذه من صادق خير من الدنيا وما فيها من ذهب و فضة (بحار الانوار جلد ۱ طبع ایران) یعنی صرف ایک حدیث جو کسی صادق القول شخص سے حاصل کی جائے، تمام دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں از قسم طلاء و نقرہ ہے اس سے بہتر و برتر ہے، سرکار علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولعمري لقد وجدتها سفينة نجاة مشحونة بذخائر السعادات والفيتها مزينا بالنيرات المنجية من ظلم الجهالات (الى ان قال) ولم اعثر على حكمة الا وفيها صفوها ولم اظفر بحقيقة الا وفيها اصلها (بحار الانوار جلد ۱ ص۳) مجھے اپنی زندگی کی قسم میں نے احادیث کو ایسی کشتی نجات پایا ہے جو سعادت کے ذخیروں سے لبریز ہے اور مینار ہائے نور سے اس طرح مزین و معمور پایا ہے جو جہالت کی تاریکیوں سے نجات دینے والے ہیں میں نے کہیں کوئی ایسی بات نہیں پائی ہے جس کا نچوڑ احادیث میں نہ ہو۔

فتنۂ انکار حدیث

مگر افسوس ہے کہ با ایں ہمہ مسلمانوں میں ہمیشہ سے ایسا گروہ بھی موجود رہا ہے جو نہ صرف یہ کہ حدیث کی افادیت کا منکر ہے بلکہ وہ یہ کہتا ہے۔ ع

ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ

اس فتنہ کا حجر اساس تو پیغمبر اسلام کے آخری لمحات حیات میں آنجناب کے مطالبۂ قلم و دوات کے جواب میں حسبنا کتاب اللہ (بخاری شریف طبع مجتبائی دہلی جلد ۲ ص۶۳۸، مشکوٰۃ ص۵۴۸ طبع اصح المطابع دہلی) کہہ کر دکھایا گیا تھا اور انہی حسبنا کتاب اللہ کے قائل کے دور خلافت میں حدیث بیان کرنے والوں کے دُرّے لگتے تھے (الفاروق شبلی نعمانی طبع غلام علی اینڈ سنز لاہور ص۲۴۷)۔

یہ نظریۂ فاسدہ اسلام کے مختلف ادوار سے گزر کر مولوی چکڑالوی اور مسٹر پرویز کے وقت خوب برگ و بار لے آیا اب جبکہ اپنے اصلی رنگ و روپ اور حقیقی خد و خال کے ساتھ منظر عام پر ظاہر ہوا ہے تو حسبنا کتاب اللہ

کے قائل بھی چلے آتے ہیں اور اس خیال کے ابطال پر متعدد کتب و رسائل لکھ ڈالے ہیں مگر ان حضرات کو کون سمجھائے کہ
ع "ایں بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست" اور خود کردہ را علاج نیست۔ بہر حال اب تقریباً قریباً سب مسلمان اس حقیقت کو
تسلیم کرتے ہیں کہ اگر احادیث سے انکار کر دیا جائے تو نہ قرآن کے حقیقی مطالب و معنی سمجھ میں آسکتے ہیں نہ حقائق اسلام معلوم
ہوسکتے ہیں اور نہ اصول و فروع مکمل ہوسکتے ہیں آیۂ مبارکہ هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ
مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي
الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۳/۷ سے ظاہر ہے کہ متشابہات قرآنیہ کی تاویل راسخون فی العلم ہی جانتے ہیں

قرآن کو آسان بتلانے والے حضرات یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن ضرور آسان ہے۔ مگر جب اس کا بیان پیغمبر اسلام کی زبان فیض ترجمان سے ہو فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۵۸/۴۴ (دخان پ ۲۵ ع ۱۶) اے پیغمبر ہم نے قرآن کو تمہاری زبان پر آسان کیا ہے اس لئے ارشاد قدرت ہے
(نحل پ۱۴ ع ۱۲) اے رسول! ہم نے یہ قرآن تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں پر واضح کرو کہ خدا نے کیا نازل کیا ہے اور کیا منشائے قدرت ہے اگر تمام اہلِ زبان یا عربی دان حقائق قرآن کو سمجھ سکتے تو پھر پیغمبر اسلام کی ضرورت ہی کیا تھی ان کا تو وظیفہ ہی یہ تھا يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ترجمہ کہ وہ آیات الٰہیہ کی تلاوت کریں۔ لوگوں کا تزکیۂ نفوس کریں اور قرآن و حکمت کی تعلیم دیں۔ ان حقائق سے واضح و آشکار ہو گیا کہ حقائق و معارف قرآنیہ پیغمبر اسلام سمجھ اور سمجھا سکتے ہیں یا پھر وہ نفوسِ قدسیہ اس کی اہلیت رکھتے ہیں جو اہلبیت رسولؐ، جانشین رسولؐ اور وارث علم رسولؐ ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۳۵/۳۲ فاطر ہم نے قرآن کا وارث ان مخصوص لوگوں کو بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے تمام بندوں میں منتخب کر لیا ہے یہ منتخب شدہ آئمہ اہل بیت علیہم السلام ہی ہیں (ینابیع المودۃ طبع بمبئی، ارجح المطالب، فرائد السمطین کتب اہلسنت)، بنا بریں صحیح تعلیم قرآن وہی ہے جو اس خانوادۂ علم و عصمت سے منقول ہو اور صحیح حدیث نبوی بھی وہی ہے جو اس معدن صدق و صفا کے واسطے سے مروی ہو ولقد اجاد من انشد

ووال اناسا قولهم وحديثهم　　روى جدنا عن جبرئيل، عن البارى

جعفری باش گر خدا خواہی　　ورنہ در ہر طریق گمراہی

اصحاب آئمہ علیہم السلام کا حدیث میں اہتمام

احادیث کی اہمیت اور آئمہ دین کی تعلیم و تلقین کا نتیجہ تھا کہ ان کے اصحاب اطیاب احادیث کے جمع کرنے اور ضبط تحریر میں لانے کے متعلق بہت گہری دلچسپی لیتے تھے اور اس سلسلے میں فوق العادت اہتمام کرتے تھے اس امر کا اندازہ اس بات

سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ صرف حضرت صادق آل محمد علیہم السلام کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کرنے والے اور اس چشمۂ فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے اس عہد علم وفضل انگیز میں احادیث کی چار سو کتب لکھی گئیں۔ جو اصول اربعمأۃ کہلاتی ہیں دوسرے اصحاب آئمہ کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے ؏
قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

اُصول کافی کی جمع و تالیف

جن اصول اربعمأۃ کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ یہ کتب باقاعدہ طور پر مرتب و مبوّب نہ تھیں بلکہ اصول و فروع تفسیر و اخلاق وغیرہ متفرق موضوعات کے بارہ میں آئمہ طاہرین کے ارشادات باہم گڈمڈ تھے کیونکہ لکھنے والے حضرات قلم و دوات ساتھ لے کر حاضر ہوتے تھے اور جن متفرق مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی وہ فوراً اسے قلم بند کر لیتے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ اس کو مرتب و مبوّب کیا جائے اور پورے حسن سلیقہ سے ان کی لائی آبدار و دُر ہائے شہوار کو سلک ترتیب و تہذیب میں پرو دیا جائے۔ اس عظیم خدمت کے لئے جس بطل جلیل کو سب سے پہلے توفیق و تائید ایزدی حاصل ہوئی وہ قدوۃ الانام کہف العلماء الاعلام و بلاد المحدثین العظام ثقۃ الاسلام حضرت مولانا الشیخ محمد بن یعقوب الکلینی اسکنہ اللہ بحبوحۃ دارالسلام کی ذات بابرکات تھی جنھوں نے اپنی عمر گرامی کے پورے بیس سال (قصص العلماء جلد ۲ ص ۱۸۷ طبع بمبئی و فوائد مدنیہ جلد ۲ ص ۶۵ طبع ایران و کشف المحجۃ لثمرۃ المہجۃ طبع نجف اشرف) صرف کر کے ان اصول اربعمأۃ کی ورق گردانی کر کے اور کچھ علماء و فضلاء کی خدمت کر کے اور کچھ راویان اخبار سے استفادہ کر کے، غرض کہ اس مدت مدید میں کوچہ گردی اور کوہ پیمائی سب ہی کچھ کر کے ایک جامع کتاب بنام الکافی قوم و ملت کے سامنے پیش کی جو صحیح معنوں میں اسلام کا دائرۃ المعارف ہے۔

اصول کافی کی بعض خصوصیات

اصول کافی کتب اربعہ کافی من لایحضرہ الفقیہ تہذیب الاحکام اور استبصار میں سے سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے جس روز سے یہ لکھی گئی ہے اس روز سے آج تک برابر مرجع فقہا و محدثین ملاذ علماء عاملین اور روشنی چشم شیعہ بنی رہی ہے اور چند خصوصیات کی بناء پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے جن میں سے بعض خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی غیبت صغریٰ اور نوّاب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے لہٰذا اگرچہ بنا بر تحقیق اس کتاب کا امام العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ الکافی کاف لشیعتنا پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا۔ مگر اس کا آنجناب کے مخصوص وکلاء کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلّم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی فلاح و بہبود اور اُن کی رشد و ہدایت کے لئے

لکھی جا رہی ہے جو زمانۂ غیبت میں ان کی توجہ کا مرکز بنے گی۔ مگر اس کے باوجود ان کی رد میں نہ ناحیہ مقدسہ سے کسی توقیع مبارک کا صادر ہونا اور نہ وکلاء امام کا روکنا ٹوکنا۔ اس سے کم از کم ان کی تائید و رضائے سکوتی تو ضرور ہو جاتی ہے اور یہی امر اس کتاب کی وثاقت و جلالت کی قطعی دلیل ہے (کما استدلال العلامہ المجلسی فی مراۃ ص۳ جلد ۱) انہی حقائق کی بنا پر سید جلیل سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے فتصانیف هذا الشیخ محمد بن یعقوب و روایات فی زمن الوکلاء مذکورین یجد طریقا الی منقولاته (شیخ جلیل محمد بن یعقوب کی تصانیف و روایات کا وکلاء امام علیہ السلام کے دور میں ہونا ان کے منقولات کی تحقیق و وثاقت کی طرف ایک راستہ کھول دیتا ہے۔

۲۔ یہ کتاب پورے بیس سال کی تحقیق و تدقیق و توفیق و تتبع و تفحص اور تلاش و جستجو کے بعد لکھی گئی ہے جیسا کہ ابھی اس کا ذکر اوپر کیا جا چکا۔

۳۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے (الا نادرا) کہ پورا سلسلۂ سند ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ محدث محسن فیض کاشانی نے ذکر کیا ہے (الوافی جلد ۱ ص۱۳) وھو التزم فی الکافی ان یذکر فی حدیثہ الا نادرا جمیع سلسلۃ السند بینہ و بین المعصوم۔ الخ

۴۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ ہر ہر باب میں اسی کے موافق احادیث درج کی جاتی ہیں اور اخبار متعارضہ درج کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے (روضۃ الجنات ص۵۵۳ طبع اوّل ایران) الانادرا)

۵۔ کافی کی احادیث جو کہ سولہ ہزار ایک سو ننانوے (۱۶۱۹۹) قصص العلماء تنکابنی جلد ۲ ص۱۸۷ و فوائد رضویہ جلد ص۶۵۷) ہیں مجموعی طور پر برادران اسلامی کی بخاری و مسلم بلکہ تمام صحاح ستہ کی احادیث سے زیادہ ہیں کیونکہ احادیث بخاری و مسلم کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر (۷۲۷۵) ہے اور اگر احادیث مکرر کو حذف کر دیا جائے تو باقی صرف چار ہزار احادیث رہ جاتی ہیں (مقدمہ ابن الصلاح نہایۃ الدرایۃ ص۲۲۵، کشف الظنون جلد اوّل ص۵۴۳-۵۴۴ (علی ما نقلہ الشیخ عبد الحسین فی مقدمہ) الی غیر ذلک من خصائص الکبیرۃ انہی خصوصیات کی بنا پر بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ ابتدائے اسلام سے آج تک فن حدیث میں اصول کافی کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی

عظمت کافی اور نظر علمائے اعلام

علمائے اعلام کی نگاہ میں کافی کی کیا قدر و منزلت ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل چند اقتباسات (ماخوذ از مقدمہ شیخ عبد الحسین المظفر النجفی ص۲۵) اطمینان قلب کی خاطر مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع کریں جن سے مقدمہ کی یہ عبارت ماخوذ ہے تصحیح الاعتقاد ص۲۷، بحار الانوار جلد ۸ ص۶۲۲/۶۸ مراۃ العقول جلد ۱ ص۳ نہایۃ الدرایہ ص۲۸۰۔ اصول الاخبار ص۵۷، لولوۃ البحرین ص۲۳۸ وغیرہ

سے بآسانی ہو سکتا ہے۔

ا۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں الکافی ھو من اجل الکتب الشیعہ واکثرھا فائدۃ (کافی تمام کتب شیعہ سے اجل وارفع اور سب سے زیادہ مفید ہے (۲) حضرت شہید اوّل شیخ محمد بن مکی اپنے اجازہ میں فرماتے ہیں کتاب الکافی فی الحدیث الذی لم یعمل الامامیۃ مثلہ (حدیث میں اصول کافی وہ کتاب ہے کہ ایسی کتاب امامیہ نے نہیں لکھی ۳۔ محقق شیخ علی بن عبد العالی کرکی اپنے اجازہ میں لکھتے ہیں الکتاب الکبیر فی الحدیث المسمی بہ الکافی لیعمل مثلہ وقد جمع ھذا الکتب من احادیث الشرعیہ والاسرار الدینیہ مالا یوجد فی غیرہ (حدیث کی بڑی کتاب کافی جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی یہ کتاب اس قدر احادیث شرعیہ اسرار دینیہ کی جامع ہے جو اس کے علاوہ اور کسی کتاب میں نہیں ملتے (۴) محدث جلیل ملا محسن فیض کاشانی وافی میں رقمطراز ہیں الکافی اشرفہا واوثقہا واتمہا واجمعہا لاشتمالہ علی الاصول من بینہا وخلوہ من الفضول وشینہا الخ۔ (تمام کتب اربعہ میں سے اشرف و اوثق اتم واجمع کافی ہے کیونکہ یہ علاوہ فروع کے اصول پر بھی مشتمل ہے اور فضول اور باعث عیب باتوں سے خالی ہے (۵) محدث امین استرآبادی فوائد مدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وقد سمعنا من مشائخنا وعلمائنا انہ لم یصنف فی الاسلام کتاب یوازیہ او یدانیہ (ہم نے اپنے اساتذہ اور علماء سے سنا ہے کہ اسلام میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جو کافی کے ہم پایہ ہو۔ (۶) سرکار علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں ارشاد فرماتے ہیں کتاب الکافی اضبط الاصول واجمعہا واحسن مؤلفات الفرقۃ الناجیۃ واعظمہا (کتاب کافی تمام کتب سے زیادہ جامع محکم اور متقن ہے اور فرقہ ناجیہ کی تمام کتب سے احسن و اعظم ہے ان حقائق کے بعد یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ان الکافی ھو الکتاب الجامع الاحادیث فی جمیع فنون العقائد والاخلاق والاداب الفقہ وجمیع فنون الاحادیث وقاطبۃ اقسام العلوم الالہیہ والاسرار الربانیہ والمعارف الیقینیہ الخارجہ من بیت العصمۃ والطہارۃ الملکوتیۃ

کافی کے بعض شروح وتراجم

کافی کی عظمت ومقبولیت کا اس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہر دور میں علماء و فضلاء کی توجہ کا مرکز بنی رہی ہے اس کی بے شمار شرحیں اور حواشی موجود ہیں اور متعدد ترجمے ہوئے ہیں۔ بطور نمونہ بعض شروح وتراجم کا یہاں اجمالاً ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) جامع الاحادیث والاقوال الشیخ قاسم بن محمد الھندی (۲) کتاب الدار المنظوم ومن کلام المعصوم الشیخ علی بن محمد بن الحسن الشہید الثانی (۳) الرواشح السماویہ فی شرح الاحادیث الامامیہ السید محمد باقر داماد (۴) کتاب الشافی شرح اصول الکافی الشیخ خلیل بن الغازی القزوینی (۵) شرح المحدث الامین الاسترآبادی (۶) شرح العالم ملا صالح المازندرانی (۷) شرح الفیلسوف العظیم ملا صدرا الشیرازی (۸) الوافی الکافی للعالم الربانی ملا محسن الفیض کاشانی (۹) کشف الکافی الشیخ محمد بن محمد الشیرازی (۱۰) مراۃ العقول فی شرح اخبار الرسول العلامۃ المجلسی قدس

سرہ (۱۱) تحفۃ الاولیاء ترجمہ فارسی الشیخ محمد علی الاردکانی (۱۲) صافی ترجمہ شرح فارسی اصول کافی الشیخ الجلیل القزوینی (۱۳) ترجمہ شرح فارسی الشیخ محمد باقر الکوکمری (۱۴) ترجمہ اردو بعض اجزائے اصول کافی موسوم بہ القول الشافی مولانا السید ظہور حسن الکھنوی قدس سرہ (۱۵) الشافی ترجمہ کافی الادیب اعظم السید ظفر حسن الامروہوی مدظلہ (اسی ترجمہ پر ہم یہ مقدمہ لکھ رہے ہیں۔ اس پر تبصرہ بعد میں کیا جائے گا)

ایک مشہور اعتراض اور اس کا جواب

عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے مقدمہ کافی میں یہ ادعا کیا ہے کہ انھوں نے اس کتاب میں تمام اخبار و آثار صحیحہ جمع فرمائے ہیں چنانچہ ان کے عین الفاظ یہ ہیں (مقدمہ اصول کافی) الشیخ اخلیکون عندک کتاب کاف یجمع من جمیع فنون علم الدین ما یکتفی بہ المتعلم و یرجع الیہ المسترشد و یاخذ منہ من یرید علم الدین والعمل بہ بالآثار الصحیحۃ عن الصادقین علیہما السلام والسنن القائمۃ التی علیہا العمل الخ حالانکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کافی کی سولہ ہزار ایک سو ننانوے احادیث میں صرف پانچ ہزار بہتر صحیح ہیں، باقی ایک سو چوالیس حسن، اور ایک ہزار ایک سو سولہ موثق اور تین سو دو قوی اور نو ہزار چار سو پچاس ضعیف ہیں (قصص العلماء جلد ا ص ۱۸۷) دریں حالات مولف علام کی فرمائش کو کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض متقدمین و متاخرین کی اصطلاح سے عدم واقفیت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ورنہ حقیقت حال سے واقف کار جانتے ہیں کہ مولف علام کی فرمائش بھی صحیح ہے اور مذکورہ بالا تقسیم بھی درست ہے کہ حدیث صحیح کے بارہ میں متقدمین و متاخرین کی اصطلاح علیحدہ علیحدہ ہے جسے نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ اعتراض پیدا ہوا ہے اس اجمال کو بعداد ضرورت و گنجائش تفصیل یہ ہے کہ ہر خبر دو حال سے خالی نہیں یا متواتر ہوگی یا واحد یعنی اگر کسی خبر کو ہر طبقہ میں اس قدر جماعت کثیر نقل کرے جس کا کذب و افترار پر اتفاق کرنا عادۃً محال ہو تو اس کو خبر متواتر کہا جاتا ہے اور جو خبر ایسی نہ ہو وہ خبر واحد کہلاتی ہے (ہدیۃ المحدثین ص ۳۵ نہایۃ الدرایہ)

اب اس خبر واحد کی متقدمین کے نزدیک صرف دو ہی قسمیں تھیں صحیح اور غیر صحیح۔ خبر صحیح ہر اس حدیث کو کہتے تھے جس کے ساتھ کچھ ایسے قرائن داخلیہ و خارجیہ ہوں جن کی بنا پر اس پر استناد و وثوق کیا جا سکے، آئمہ اطہار کے قریب العہد ہونے کی وجہ سے متقدمین کے پاس ایسے قرائن بکثرت تھے کہ جو حدیث اس طرح محفوف القرائن نہ ہوتی تھی وہ اسے غیر صحیح سمجھتے تھے چنانچہ محدث جلیل شیخ علی اکبر مروج الاسلام فرماتے ہیں (ہدایۃ المحدثین ص ۲۴)

نزد قدما صحیح اطلاق میشد بر آن حدیثی کی معتضد بود بآنچہ اقتضا می کرد اعتماد ایشان بر آن (یہاں بخوف طوالت ان قرائن کا تذکرہ نہیں کیا جا سکتا) اور متاخرین کے نزدیک اور اس اصطلاح کے بانی سید جلیل احمد بن

طاؤس متوفی ۶۷۳ھ و استاد حضرت علامہ حلّی یا بقول بعض علماء خود علامہ حلّی قدس سرہ ہیں خبر واحد کے متعدد اقسام ہیں بعض اقسام کا تعلق راویان اخبار کے صفات و اطوار سے ہے اور بعض کا متن اخبار سے اور بعض کا ربط راویوں کے مذکور و محذوف ہونے سے ہے نیز ان کے نزدیک صحیح کا میزان و معیار اور ہے۔ ہم یہاں خبر واحد کے صرف ان بعض اہم انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق راویان اخبار کے عقائد و اعمال کے ساتھ ہے اور یہ بنا بر مشہور پانچ قسمیں ہیں

حدیث صحیح ہدایۃ المحدثین از صہ ۳۵ تا صہ ۴۵ و نہایۃ الدرایہ) اصطلاح متاخرین میں حدیث صحیح اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلہ سند معصوم تک منتہی ہوتا ہو اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

حدیث حسن حدیث حسن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند معصوم تک منتہی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہوں ممدوح۔ مگر ان کی عدالت کی تصریح نہ کی گئی ہو۔

حدیث قوی اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے سلسلہ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کی مدح و ذم کے بارہ میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حدیث موثق حدیث موثق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلہ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعہ تک منتہی ہو جو اگرچہ صادق اللہجہ اور قابل وثوق ہوں اگرچہ فاسد العقیدہ (سوائے شیعہ اثنا عشریہ کے باقی تمام فرق اسلام اس میں داخل ہوں۔

حدیث ضعیف اصطلاح متاخرین میں حدیث ضعیف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان تمام شرائط سے خالی ہو اور جو اوپر صحیح و حسن و قوی و موثق کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں (وللاقسام عدیدہ لیس ہہنا موضع ذکرہا کالخبر المقطوع والمرسل والمجہول وغیرہا)

ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت ثقۃ الاسلام کلینی کی فرمائش اور متاخرین کی تقسیم میں فی الحقیقت کوئی معارض و اختلاف نہیں ہے بلکہ ارباب منطق کی علمی اصطلاح میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر وہ خبر جو عند المتاخرین صحیح ہے وہ عند المتقدمین بھی صحیح ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو خبر عند القدماء صحیح ہو وہ عند المتاخرین بھی صحیح ہو۔ بنا بریں اصول کافی کی تمام احادیث عند المتقدمین (ولاسیما عند المؤلف العلام) صحیح ہیں مگر متاخرین کے نزدیک کچھ صحیح ہیں کچھ حسن، کچھ موثق کچھ ضعیف وغیرہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشاحۃ فی الاصطلاح فتدبر و تشکر، اولائک من الجاھدین

ایک ضروری وضاحت یہاں اس بیان کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ متاخرین کی اصطلاح کے مطابق

کافی میں ہر قسم کی صحیح و حسن و قوی، موثق و ضعیف وغیرہ اقسام کی احادیث موجود ہیں مگر اس امر پر تمام علمائے اعلام کا اتفاق ہے کہ اس میں ایک حدیث بھی موضوع و مجہول نہیں ہے اور اس کے متعلق متاخرین کی یہ انتہائی چھان بین بھی محض اس لئے ہے کہ اگر کسی وقت بالفرض کتب اربعہ کی احادیث میں باہم تعارض واضح ہو جائے تو اس کے بل بوتے پر بعض روایات کو دوسری بعض پر ترجیح دی جا سکے ورنہ عدم تعارض کی صورت میں کافی کی تمام احادیث قابلِ اعتماد و عمل ہیں۔ چنانچہ غواص بحار الانبار سرکار علامہ مجلسی نے اس امر کی وضاحت کر دی ہے۔ فرماتے ہیں والحق عندی ان وجود الخبر فی امثال تلک الاصول المعتبرۃ مما یوجب جواز العمل بہ لکن لابد من الرجوع الی الاسانید لترجیح بعضہا علی بعض عند التعارض الخ (مرآۃ العقول جلد ۱ ص۱)

میرے نزدیک حق یہ ہے کہ کسی حدیث کا اصول کافی ایسی معتبرہ کتب میں پایا جانا جواز عمل کے لئے کافی ہے ہاں تعارض کے وقت بعض احادیث کو دوسری بعض پر ترجیح دینے کے لئے سند کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے بعض علماء کا ارشاد ہے:۔

قد اتفق اہل الامامۃ وجمہور الشیعۃ علی تفضیل ہذا الکتاب والاخذ بہ والثقۃ بخبرہ والاکتفاء باحکامہ وہم مجمعون علی الاقرار بارتفاع درجتہ وعلو قدرہ علی انہ القطب الذی علیہ مدار روایات الثقات المعروفین بالضبط والاتقان الی الیوم وعندہم اجل وافضل من جمیع اصول الاحادیث (ماخوذ از مقدمہ مظفری ص۲۵) یعنی تمام شیعہ خیر البریہ کا اس کتاب کی فضیلت اور اس کے قابلِ عمل و وثوق ہونے پر اتفاق ہے نیز ان کا اس امر پر بھی اجماع ہے کہ اس کتاب کا درجہ تمام کتب احادیث سے اجل و ارفع ہے اور یہ کتاب وہ قطب ہے جس پر قابلِ اعتماد راوی جو ضبط و اتقان میں مشہور ہیں کی روایات کا دار و مدار ہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

چونکہ کسی کتاب کی حقیقی قدر و قیمت معلوم کرنے کا ایک طریقہ اس کے مصنف و مؤلف کی جلالت بھی ہے اس لئے کافی کی عظمت قدر معلوم کرنے کے لئے اس کے مؤلف علام کی جلالت و نبالت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے بھی وہ اس کے حقدار ہیں کہ اُن کے ذکر خیر سے آرزو دار طبقہ کے مشام کو معطر کیا جائے۔

ثقۃ المحدثین شیخ عباس قمی نے ان الفاظ کے ساتھ ان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ شیخ الامام قدوۃ الانام کہف العلماء الاعلام و مفتی طوائف الاسلام و ملاذ المحدثین العظام و مروج المذہب فی غیبۃ الامام علیہ السلام ابو جعفر ثقۃ الاسلام عطر اللہ مرقدہ واسکنہ الجنۃ المحبوحہ دار السلام شیخ محدثین و رئیس شیعہ و اوثق و اثبت الشان در حدیث (الفوائد الرضویہ فی احوال العلماء المذہب الجعفریہ جلد ۲ ص۲۵) آپ کا اسم گرامی محمد، کنیت ابو جعفر اور مشہور لقب ثقۃ الاسلام ہے اس دور میں آج کل کی طرح بے جا القاب کی بھرمار نہ تھی بلکہ جو شخص فی الواقع جس لقب کا اہل ہوتا تھا اسے اس لقب سے ملقب کیا جاتا تھا کتب سیر و تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ طوائف اسلام کی نگاہ میں قابل وثوق و اعتماد اور لائق ہزار احترام و اکرام شخصیت کے مالک تھے

اور ان کا قول و فعل سند سمجھا جاتا تھا اس لئے وہ ثقۃ الاسلام کے جلیل القدر لقب سے یاد کئے جاتے تھے مگر آج تو سہ وتشیب شعباً فکل جزیرۃ فیما امیر المومنین ومنبر والا معاملہ ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی نشو ونما قریہ کلین (بروزن زبیر) میں ہوئی جو کہ رے کے مضافات میں واقع ہے بعد ازاں تکمیل علوم وفنون اسلامیہ کے لئے بغداد کا رخ کیا جو کہ ان دنوں علم وعمل کا گہوارہ تھا وہاں رہ کر بہت سے علماء وفضلاء سے علمی وعملی استفادہ کیا۔ یہاں تک کہ خود مرجع خلائق بن گئے۔

ثقۃ الاسلام در نظر علمائے اعلام

فریقین کے کتب سیر و تواریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگوار فریقین کے نزدیک صاحب عز و وقار اور عالی مقدار تھے اور اس امر کے ثبوت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ابن اثیر جزری نے جامع الاصول میں ان کو قرن ثالث کا مجدد مذہب لکھا ہے جبکہ قرن دوم کا مجدد حضرت امام رضا علیہ السلام کو لکھا ہے اور قرن چہارم کا سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کو شمار کیا ہے (مخفی نہ رہے کہ مجددیت والا نظریہ ہمارا نہیں بلکہ برادران اسلامی کا ہے وہ اس سلسلے میں ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ان اللہ یبعث ھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد دینھا فلا تغفل۔ اسی طرح ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں طیبی نے شرح مشکوٰۃ میں زبیدی نے تاج العروس میں ان کا بہت وقیع الفاظ میں تذکرہ کیا ہے اپنے علمائے کرام میں سے (۱) نجاشی نے اپنے رجال میں ان کا تذکرہ ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ شیخ اصحابنا فی وقتہ بالری ووجھم وکان اوثق الناس فی الحدیث اثبتھم وہ اپنے وقت میں ہمارے علماء کے رے میں بزرگ رئیس تھے اور حدیث میں سب لوگوں سے زیادہ قابل وثوق واعتماد تھے (۲) علامہ حلی نے خلاصۃ الرجال میں (۳) شیخ طوسی نے اپنی فہرست میں انہی الفاظ بلکہ ان سے بھی زوردار الفاظ کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے (۴) سید جلیل ابن طاؤس نے کشف المحجہ میں الشیخ المتفق علی ثقتہ وامانتہ محمد بن یعقوب الکلینی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے (۵) مجلسی اول مرحوم نے شرح مشیخۃ من لا یحضرہ الفقیہ میں ان کے بارے میں لکھا ہے والحق انہ لم یکن مثلہ فیما رأینا فی علمائنا وکان تبدیرہ فی اخبارہ وترتیب کتابہ لیعرف انہ کان مؤیداً من عند اللہ تبارک وتعالیٰ جزاہ عن الاسلام والمسلمین افضل جزاء المحسنین (حق یہ ہے کہ جس قدر علماء ہم نے دیکھے ہیں ان میں ان کا کوئی مثل و نظیر نہیں ملتا اور جو شخص ان کی کتاب کی احادیث اور ان کے جمع و ترتیب پر غور کرے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بزرگوار مؤید من اللہ تھے) (۶) قاضی نور اللہ شوستری (شہید ثالث علیہ الرحمہ) نے مجالس المومنین میں ان کو رئیس المحدثین الشیخ الحافظ النحاریر ایسے القاب جلیلہ کے ساتھ یاد کیا ہے (۷) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں ان کے متعلق لکھا ہے۔

الشیخ الصدوق ثقۃ الاسلام مقبول طوائف الانام ممدوح الخاص والعام محمد بن یعقوب الکلینی

(۸) شیخ اسد اللہ شوستری نے اپنی کتاب مقابیس الانوار میں ان کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے

ثقۃ الاسلام وقدوۃ الانام وعلم الاعلام المقدم المعظم عند الخاص والعالم الشیخ ابی جعفر محمد بن یعقوب الکلینی الخ

(۹) مولانا السید محمد باقر خوانساری نے روضات الجنات میں بایں طور پر تعارف کرایا ہو فی الحقیقۃ امین الاسلام وفی الطریقۃ دلیل الاعلام وفی الشریعۃ جلیل قدام لیس فی وثاقتہ لاحد کلام ولا فی مکانتہ عند الائمۃ الانام یہ بزرگوار اسلام کے امین طریقت میں علمائے اعلام کے رہبر اور شریعت میں جلیل القدر پیشرو ہیں اور ان کی وثاقت و رفعت منزلت میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں (۱۰) حضرت شیخ عباس قمی کا کلام قبل ازیں پیش کیا جا چکا۔

ثقۃ الاسلام کے اساتذہ وتلامذہ

جناب ثقۃ اسلام کے اساتذہ وتلامذہ کی فہرست کافی طویل ہے آپ کے اساتذہ میں بعض وہ بزرگوار بھی شامل ہیں جنھیں آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہے افسوس ہے کہ ہم اختصار کے پیش نظر ان کے اسمائے گرامی پیش کرنے سے معذور ہیں ع والعذر عند کرام الناس مقبول

تالیفات ثقۃ الاسلام

کافی کے علاوہ سرکار ثقۃ الاسلام کی بعض تالیفات قیمہ کا بھی تذکرہ ملتا ہے جیسے کتاب تعبیر الرویا (۲) کتاب الرجال (۳) کتاب الرد علی القرامطہ (۴) کتاب رسائل الائمہ (۵) کتاب ما قیل فی الائمہ من الشعر جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب علاوہ درس وتدریس کے تصنیف وتالیف میں بھی اس کی اہمیت کے پیش نظر خاص دلچسپی لیتے تھے۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

وفات ومدفن

۳۲۹ھ میں یعنی امام عصر کی غیبت کبریٰ سے ایک سال پیشتر آسمان فضل وکمال کا یہ بدر منیر غروب ہوا اس سال بے شمار ستارے ٹوٹے جس کی وجہ سے وہ سال "عام تناثر النجوم" کے نام سے مشہور ہوا۔ رئیس المحدثین شیخ صدوق کے والد ماجد حضرت شیخ علی بن الحسین بابویہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی نیز حضرت صاحب عصر والزمان کے آخری نائب خاص جناب علی بن محمد سمری کی وفات حسرت آیات بھی اسی سال ہوئی اعلی اللہ مقام فی فرادیس الجنان بغداد میں دریائے دجلہ کے شرقی طرف ایک مسجد کے ساتھ جناب کا مدفن ہے جو آج کل ایک بازار میں واقع ہے جو پل بغداد کی غربی طرف کو عبور کرتے ہوئے بائیں طرف واقع ہے راقم نے قیام نجف اشرف کے دوران کئی بار بغداد میں آپ کے عتبہ عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ

ثقۃ اسلام کی کرامت

بعض کتب وسیر وتواریخ میں مذکور ہے (قصص العلماء جلد ۲ صہ ۱۷۷/۱۸۸ وفوائد رضویہ جلد ۲ صہ ۶۵۸ وروضات الجنات وغیرہ) کہ بعض ناصبی حکام وقت نے جب دیکھا کہ لوگ بڑے ذوق وشوق سے حضرات آئمہ اہلبیت کی زیارت پر جاتے ہیں تو ان کی آتش عداوت مشتعل ہو گئی اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مرقد مقدس کو شگافتہ کرنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ اگر شیعہ کا اعتقاد برحق ہے تو

اربعہ کے متعدد تراجم کی ضرورت تو عرصہ دراز سے ہمدردان دین محسوس کر رہے تھے مگر اس اہم کام کی انجام دہی کی کسی کو توفیق ایزدی شامل حال نہ ہوتی تھی چنانچہ بعض علمائے کرام نے اس کام کو شروع بھی کیا مگر وہ پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعادت عظمیٰ کاتبان قضا و قدر نے ہمارے بوڑھے مجاہد سرکار ادیب اعظم مدظلہ کے مقدر میں لکھ دی تھی جو تقریباً نصف صدی سے تقریر و تحریر کے ذریعہ قوم و ملت کی گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں دو سو سے زائد تصانیف و تالیفات و تراجم ان کے آثار خالدات ہیں اور جامعہ امامیہ کراچی کی تعمیر و ترقی ان کے باقیات الصالحات اور مجلہ نور کراچی ان نگارشات کی منہ بولتی تصویریں ہیں سچ ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۞ (۵۷/۲۱ حدید)

زیر نظر ترجمہ صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ اس میں جابجا مفید توضیحات و تشریحات بھی موجود ہیں اور ترجمہ کے ساتھ متن بھی ہے جس سے اس کی افادیت کو چار چاند لگ گئے ہیں اپنی عدیم الفرصتی نے اس امر کی اجازت تو نہ دی کہ اس حسین وادی کی کماحقہ سیر کی جاتی اور اس چشمۂ صافی سے کماحقہ استفادہ کیا جاتا۔ تاہم بعض مقامات باصرہ نواز ہوتے ہیں ؎

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جز میں کل ٭ کھیل بچوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

اس ترجمہ کی شستگی اور شگفتگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو سرکار ادیب اعظم مدظلہ کے خامہ فیض شمامہ کا اثر ہو ؎

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

دعا ہے کہ خداوند کریم ان کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور قوم کو ان کے اس عظیم کارنامے یعنی الشافی ترجمہ اصول کافی کی صحیح قدر و قیمت کرنے اور اس سے صحیح استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بجاہ النبی والہ الطاہرین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین

الشافی ترجمہ اصول کافی کے متعلق علمائے دین کے گرانقدر تبصرے

از جناب فاضل جلیل عالم نبیل محقق بے عدیل سرکار علامہ مولانا و مقتدانا السید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ

صدر الافاضل لکھنوی دامت برکاتہ مقیم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمداً لک یا من خلق فرزق وانعم فاسبغ حمداً لک والائک حمد وصلوٰۃ علیک یا ابا القاسم محمد علۃ الکون وسر الوجود، مہبط الوحی والملک وعلی اہل بیتک الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرھم تطہیرا۔

دین کے علمی و عملی پہلو وہی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئے رسول اللہ نے حقائق بتائے۔ آپ نے نکات

سمجھائے آپ نے عبادات و معاملات کے حدود و فرائض ارشاد کئے تو دین کی تکمیل ہوئی۔

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ خَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْل

نماز پنجگانہ، ارکان، واجبات، مستحبات، مکروہات و محرمات۔

روزہ ماہ رمضان، حدود و فرائض، مفطرات و مبطلات۔

حج ——— عمرہ، طواف، سعی و جمرات ارکان و حدود

چند موٹے موٹے عنوان ہیں جن کے بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ آنحضرتؐ کی زبانی معلوم ہوا آپؐ کے زمانے میں مسلمان جس طرح کلمہ پڑھتے تھے وہ آپ ہی کا بتایا ہوا تھا۔ آپؐ کے زمانہ میں لوگوں کی نماز رسول اللہؐ کی نماز کی پیروی تھی آپ نے فرمایا۔ نیت کرو، تکبیر کہو۔ سورت پڑھو، رکوع کرو، لوگوں نے اس پر عمل کیا۔ آپؐ نے روزے رکھے اور اس کے قانون و قاعدے بتائے تو لوگوں کو رمضان کی عبادت کی شرعی حیثیت معلوم ہوئی حج و جہاد کی تفصیلات اسی طرح فقہ کا جزو اور دین کا علم قرار پائے۔

عہد نبوی سے عہد امیرالمومنین ۳۵ھ تک آنحضرتؐ کو دیکھنے والے، آپؐ کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے آپؐ کے ساتھ جہاد کرنے والے بکثرت موجود تھے یہ لوگ جو کچھ کرتے ہوں گے وہ براہ راست بانی اسلام کی تعلیمات ہوں گی اور اور جن کے عمل اس طریقہ کے خلاف ہوں گے ان کا دین سے تعلق نہ ہوگا یا پھر بے خبر ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیضیاب ہونے والوں کے بعد اصول و فروع، عقیدہ اور عمل معلوم کرنے کے لئے عام طریقہ تو یہی رہا ہے کہ پہلے مسلمانوں کے طریقوں کو اختیار کیا گیا اور عقلی طور پر مان لیا گیا کہ فلاں صحابی چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح نماز پڑھتے تھے لہٰذا ہماری موجودہ نماز کا طریقہ ان کے واسطے سے طریقۂ نماز رسالت مآبؐ ہے ہم جو کلمہ پڑھ رہے ہیں وہ اس لئے سند ہے کہ ہم نے سلمان فارسیؓ کو اسی طرح پڑھتے اور سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سیکھا تھا۔ بس جہاں سے رسول اللہ کے قول و فعل کے بارے میں کسی دوسرے کا ذکر آیا وہاں سے روایت شروع ہوئی

روایت کے معنی — ردی۔ یروی، روایۃ۔ فذہب۔ یذہب کے باب سے تعلق رکھنے والا مصدر ہے۔ اس کے معنے ہیں اٹھانا، منتقل کرنا، نقل کرنا، کسی بات کا ایک سے دوسرے تک پہنچانا۔

"دینی نقطۂ نظر اور علماء کے روزمرہ میں روایت کا مطلب ہے: وہ بات جو یکے بعد دیگرے معصوم تک پہنچ جائے۔" جو شخص وہ بات نقل، یا نقل در نقل کرے اسے راوی کہتے ہیں۔" روایت کی جمع، "روایات" اور "راوی کی جمع" رواۃ" ہے۔

محدثین، علماء حدیث اور علماء روایت نے جو بحث کی ہے اس کا بیان سردست مقصود نہیں صرف یہ سن لیجئے کہ

کہ علماء اہل سنت میں کچھ لوگ روایت سے سنت بھی مراد لیتے ہیں اور کچھ لوگ حدیث موقوف، کچھ کے نزدیک نقل اقوال صحابہ بھی روایت ہے

حدیث کے معنے روایت کے بعد دینی گفتگو اور مسائل کے ماخذ یا بحث کے دوران بھی حدیث کا لفظ بکثرت استعمال ہوتا ہے اور میرے ان معروضات سے بھی اس کا تعلق ہے تو آیئے سرسری طور پر اس لفظ کے لغوی و اصطلاحی معنے بھی کرلیں۔

حدیث ۔ باب نصر۔ ینصر سے متعلق مادہ ہے اور اس کے معنی ہیں۔

۱۔ قدیم کی ضد۔ عدم کے بعد وجود پانے والی چیز، چونکہ کلام بھی آہستہ آہستہ عدم سے وجود میں آتا ہے اس لئے اسے بھی حدیث کہتے ہیں اور عربی روزمرّہ میں بیان اور کلام کے معنے میں آج تک مستعمل ہے (لغت)

۲۔ وہ بات یا وہ چیز جو پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ شریعت میں آئی ہو (فقہ)

۳۔ صاحب درایت و محدث کے نزدیک حدیث سے مراد ہے

(الف) وہ کلام جو معصوم کے قول فعل یا تقریر کی حکایت کرے (ب) معصوم کا قول و فعل یا تقریر کی حکایت، فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کو یوں سمجھیے جیسے راوی کہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ قیلولہ فرمایا کرتے تھے یا آنحضرتؐ اپنی داڑھی میں ہمیشہ کنگھی کیا کرتے تھے تو یہ فعل معصوم کی حکایت ہوئی۔

تقریر معصوم کی حکایت کی مثال یہ ہے کہ راوی کہے کہ فلاں شخص نے معصوم کے سامنے نماز پڑھی اور ہر تکبیر میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے معصوم نے اس عمل کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

اس قسم کی چیزیں روایت، حدیث، خبر، اثر، سنت کے ناموں سے یاد کی جاتی ہیں علمائے حدیث اور حدیث کو سمجھنے والوں نے راویوں کے اعتبار سے اس کے نام رکھے، الفاظ کے اعتبار سے اس کی درجہ بندی کی، معانی کے اعتبار سے انھیں تقسیم کیا۔ اب کوئی روایت متواتر ہے کوئی صحیح، کوئی حسن ہے کوئی موثق، کوئی ضعیف، کوئی مرفوع، کوئی غریب ہے کوئی معنعن، شیخ الحاج علی اکبر نے ہدیۃ المحصلین میں حدیث کے اوصاف مشترکہ کے لحاظ سے پچیس قسمیں ہیں

مطالعہ حدیث کی مشکلات اس کے بعد ایک راوی کی ذاتی حیثیت پرکھی اور دیکھی جاتی ہے۔ ر: جس سے روایت کررہا ہے وہ ایک دوسرے کو جانتا ہے یا نہیں۔ زمانوں میں کتنا فاصلہ یا کتنی قربت ہے جس وقت وہ بات کہی یا دیکھی گئی اس وقت کوئی خاص حالت تو نہ تھی سائل نے معصوم سے سوال کیا۔ تو اس کا مقصد کیا تھا خود راوی کا عقیدہ کیا تھا اس کا کردار کیسا ہے اس کے علم و بصیرت کا کیا حال ہے وہ دوست ہے یا دشمن، اس

کا حافظہ کیسا ہے. دروغ گو ہے یا نہیں۔

ان مباحث کی طرف اشاروں سے میری مراد یہ ہے کہ فقط قول و فعل معصوم کے بارے میں کسی سے سُن لینا کافی نہیں. بلکہ لغت و ادب، صرف و نحو، تاریخ و فقہ، اصول عقائد اور اصول درایت سے واقف ہونا بھی ضروری ہے پھر احادیث کا عام مطالعہ اس کی مشکلات کا علم ہو. جب جا کر حدیث پر بحث کرنے کا سوال ہوتا ہے جدید علوم و مسائل پر یوں بحث کرنے کا جس کا دل چاہے بحث کرے. مگر حقیقتاً نہ ہر آدمی کی بات سمجھ دار آدمیوں کے نزدیک سند ہوتی ہے نہ صاحبانِ فن اسے کوئی حیثیت دیتے ہیں. اب قانون ہی دیکھ لیجئے. اس علم پر بے شمار کتابیں موجود ہیں آپ بھی اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور میں بھی انھیں دیکھ سکتا ہوں سوال یہ ہے کہ روم کے قانون سے پاکستان کے دستور تک مطالعہ کر لینے کے بعد ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ جس عدالت میں چاہیں کھڑے ہو کر کسی نکتے کی تشریح کر سکیں؛ نہیں کیونکہ قانون کا تنہا مطالعہ صاحب رائے نہیں بناتا. اس کے لئے تاریخ اصول استحقاق، فن بحث علم نظائر، اسالیب استدلال، اس نکتے پر اہلِ کمال کی بحث اور عدالتوں کے فیصلے پیش نظر ہوں اور ماہر اساتذہ فن نے اسی کی قابلیت کو قابل سند مان کر سند بھی دی ہو۔

تفسیر و فقہ، حدیث اور تمام علوم دین کی یہی حالت ہے ہر علم سے پہلے کچھ مقدمات ہوتے ہیں ان مقدمات و مبادی کی تحصیل کے بعد اصل علم پر بحث و نظر سود مند بھی ہے اور سند بھی ورنہ مطالعہ توسیع نظر کا فائدہ تو دیتا ہے لیکن حق استدلال جداگانہ چیز ہے۔

جمع حدیث کی مشکلات

شیعوں کو دینی مسائل میں ہمیشہ بڑی آسانیاں رہی ہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام ان کے بعد حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ موجود تھے یہ سلسلۃ الذہب اور معصوم کے بعد معصوم کا سلسلہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ۲۶۰ھ/۸۷۴ء سب کے سامنے ہے حقیقت پسند مسلمان ان حضرات کی موجودگی میں دینی معاملات و احکام میں کسی غیر کی طرف متوجہ نہ ہو سکے. ان کا عقلی اور منطقی، مشاہداتی اور واقعاتی تاثر یہ تھا کہ احکام خدا و رسولؐ کے شارح یہی ہیں اس بنا پر جو کچھ پوچھنا ہوتا تھا. انہی سے پوچھتے، انہی کو امام الکل فی الکل مانتے رہے ان کے اقوال و افعال مبارکہ لکھتے اور جمع کرتے نقل کرتے اور شیعوں تک پہنچاتے تھے۔

ہر امام کے اصحاب میں متعدد علما ایسے ہیں جنھوں نے اپنے امام کے ارشادات جمع کئے اور باقاعدہ تالیفات یادگار چھوڑے امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مبارک میں ایسے شیعہ علما ء کی بہت بڑی تعداد یکجا ہو گئی اور فقط اس زمانے میں چار سو ایسی کتابیں لکھی گئیں جو فن حدیث میں قابل فخر اضافہ تھیں. محدثین ان کتابوں کو "اصول اربع مائۃ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اصحاب آئمہ کی تالیفات کے مستقل نام اور الگ الگ موضوع تھے ان کی ہر کتاب کو اصل کہا جاتا تھا حکومتوں کے سیاسی مدوجزر اور شیعہ دشمن بادشاہوں کے ہاتھوں آئمہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ سب کو معلوم ہیں آخر مشیت ایزدی نے آخری امام حضرت مہدی علیہ السلام کو ہماری نگاہوں سے ہٹا کر پردۂ غیب میں جلوہ نشیں ہونے کا حکم دیا۔ امام علیہ السلام بحمدہٖ زندہ صحیح و محفوظ طور پر موجود ہیں اور ہم صرف حضور ہی کی نگاہ فیض کی بدولت زندہ ہیں (مزید بحث و تفصیل کے لئے دیکھیئے میری کتاب تاریخ تدوین حدیث)

ڈھائی پونے تین سو برس میں ہمارے علوم و ذخائر پر کیا کیا گزری؟ وہ ایک طویل داستان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آغاز سے انجام تک ہمارے علماء جہاں جاتے وہاں انھیں قتل قید اور جلا وطنی کے مصائب کا شکار ہونا پڑتا تھا ان کے کتب خانے جلائے جاتے۔ ان کا اثاثہ لوٹا جاتا رہا مگر یہ حضرات کسب علم کے لئے ظلم سہتے رہے اور کام کرتے رہے جس طرح ہوتا تھا چھپ چھپ کر علماء کے پاس جاتے اور احادیث محمد و آل محمد کا ذخیرہ معلوم کرتے اور انھیں پڑھتے پڑھاتے اور لکھتے لکھاتے رہے۔

ثقۃ الاسلام کلینی

آخر تقریباً $\frac{٢٥٠ھ}{٨٦٤ء}$ میں ایک ایسے مرد مجاہد اور عالم جلیل کی ولادت ہوئی جسے سعادت کی وہ بلندی نصیب ہوئی جس کی مثال کمیاب ہے رے (موجودہ طہران) کے ایک موضع کلین میں جناب یعقوب کا گھر علم و علماء کا گہوارہ تھا انہی یعقوب کو خداوند عالم نے ایک فرزند مرحمت فرمایا جو آگے بڑھ کر ابوجعفر محمد کلینی کے نام سے مشہور ہوا اور علماء محدثین اسلام نے ثقۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا۔

ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا عہد مبارک پایا تھا شیعوں کے گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت کے وقت جناب کلینی بہت زیادہ کم سن تھے جب ہوش سنبھالا اور جوانی آئی تو جناب علامہ علوم دین کی تکمیل کر چکے تھے آپ نے شیعوں کی مشکلوں کا جائزہ لیا۔ دشمنوں کی منصوبہ بندیاں ملاحظہ فرمائیں آپ کے سامنے کتب خانوں کی تباہی اور علماء کی پریشانیوں کی صورت حال تھی۔ خدا نے ہمت بلند ذہن رسا، حافظہ حیرت انگیز مرحمت فرمایا تھا اس لئے کمر ہمت چست کی اور فیصلہ فرمایا کہ کلینی جس طرح ہو سکے تعلیمات محمد و آل محمد کو ضائع ہونے سے بچاؤ، جو خدمت تم کر سکتے ہو کرو۔ اٹھے اور یہ سوچ کر طلب حدیث اور جمع کتب کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بیس سال کے بعد الکافی مرتب فرمائی۔

الکافی

کتاب "الکافی" فن حدیث کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس کے ابواب و فصول اس قدر جامع اور ایسے اچھے انداز سے مرتب کئے کہ اس کے بعد عام لوگوں کو "اصول اربع ماۃ" اور سابقین کے ذخیرہ احادیث کا فرداً فرداً مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو جس قدر کتابیں مل سکیں۔ ان کو شیوخ روایت حدیث کے سلسلے سے جانچ کر اصول و فروع، عقائد و اعمال کی ترتیب سے مرتب کیا بیس برس کی شب و روز کی محنت کا آج کوئی

کیا اندازہ کر سکتا ہے جبکہ امن کا دور ہے وسائل کی فراوانی، کتب خانوں کی بہتات، کام کرنے کی آزادی ہے۔

علامہ کلینی کا شہر شہر جانا گھر گھر سے کتابیں لانا، قریہ قریہ میں شیوخ کا پتہ معلوم کرنا، اُن سے ملنا فیض اٹھانا احادیث جمع کرنا پھر ان میں سے انتخاب اور پھر ان کی ترتیب ایسا کام ہے اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے جناب حسین علی شیوخ نے چھتیس شیوخ کے نام معلوم کئے ہیں اور بتایا ہے کہ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات سے روایات لئے ہیں۔

تقریباً سولہ ہزار حدیثوں کا یہ مجموعہ فضائل صفات وعقل سے میراث بلکہ ضمیمہ تک اکیس بڑے اور کئی سو ذیلی ابواب پر مشتمل ہے۔ علامہ مرحوم نے بڑے موضوعات کو "کتاب" اور ذیلی عنوانات کو "باب" کے نام سے شروع کیا ہے۔

کتاب العقل سے کتاب الحجۃ کے آخر تک اور کتاب الکفر والایمان سے کتاب العشرۃ تک آٹھ کتابوں، عنوانات کا مجموعہ "الاصول من الکافی" کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الطہارت سے کتاب الایمان والنذر والکفارات اور کتاب الروضہ کے آخر تک الفروع من الکافی ہے۔

کافی کی خصوصیات

کافی چونکہ عہد غیبت صغریٰ اور زمانۂ سفراء اربعہ میں تالیف کی گئی ہے اس لئے سندی حیثیت سے نہایت اہم کتاب ہے اس کے ترک واسناد کی بڑی عظمت ہے تمام علماء امامیہ اس کے خوشہ چین ہیں اور پوری ملت اسلامیہ اس کا احترام کرتی ہے حضرت ثقۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کے نقل میں مندرجہ اصول پیش نظر رکھے ہیں۔

۱۔ حدیث کا پورا سلسلہ رواۃ بیان کرتے ہیں یا ماخذ کا حوالہ دیتے ہیں۔

۲۔ موضوع اور مسائل میں عقلی اور منطقی ترتیب قائم کی ہے مثلاً پہلے "عقل" کی اہمیت۔ پھر "علم" کا بیان، اس کے بعد توحید کے مسائل پھر حجت کے مباحث "ایمان وکفر پر محمد وآل محمد کے ارشادات" دعا پر احادیث کا ذخیرہ" قرآن کی فضیلت سے متعلق روایات معاشرتی زندگی کے بارے میں تعلیمات دیں اسی طرح عملی زندگی کے لئے شریعت کے احکام کا ترتیبی بیان ہے۔

۳۔ ہر کتاب اور ہر باب میں احادیث کی ترتیب میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ پہلے ایسی احادیث وارد کرتے ہیں جو مفہوم کے لحاظ سے زیادہ واضح ہوں پھر اس سے مختصر اس کے بعد اس سے زیادہ مختصر۔

۴۔ الہیات میں بالکل نئے سوالات اور نئے گوشوں کو عنوان بنایا ہے پھر اس کے ذیل میں آئمہ کے ارشادات کو جمع

۱؎ جناب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے شعبان ۳۲۹ھ میں رحلت فرمائی آپ کے مفصل حالات اور تالیفات کے بارے میں دیکھیے "تاریخ تدوین حدیث اور محدثین شیعہ" طبع راولپنڈی۔

کرلیا ہے جن سے توحید صفات اور اسماء کیفیات و مشیت و قدرت و اختیار جیسے اہم مباحث پر مبسوط مواد یکجا ہوگیا ہے

۵۔ متعارض احادیث بہت کم نقل کی ہیں۔ عنوان کی ذیل میں عموماً ایسی روایات جمع کی ہیں جو موضوع کو روشن اور مدعا کو ثابت کرتی ہیں۔

۶۔ کافی فنی طور پر علم حدیث کی پہلی کتاب ہے جس میں مطالعہ کی وسعت، مسائل کی فراوانی اور ماخذ کو احتیاط سے جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے پھر تنقیح و تحقیق کے لئے عموماً راویوں کے نام لکھ کر مزید تحقیق کی گنجائش بھی رکھی ہے

۔ مسلمہ طور پر ہماری کتابوں میں کافی اول درجہ کی کتاب شمار کی جاتی ہے اور سلف نے خلف تک سب اس کا احترام کرتے ہیں اس کی نقل، طباعت اور شرح نویسی تدریس اور تعلیم میں ہمیشہ اہتمام کیا گیا ہے فارسی و عربی میں متعدد شرحیں لکھی جاچکی ہیں جن میں سے کچھ چھپی اور کچھ قلمی ہیں حواشی اور خلاصے جمع بین الکتب الاربعہ کا کام بھی ہو چکا ہے۔

اُردو ترجمہ کافی برصغیر کے مدارس دینیہ میں بھی کافی کی تعلیم عام ہے اور متعدد حضرات علماء نے اس کی شرح اور حاشیہ کی طرف توجہ فرمائی ہے لیکن ہمارے روزمرہ کے مسائل اور حضرات اہلسنت کی طرف سے ہمارے اوپر شدید حملوں کی وجہ سے ہماری مہم اتنی تیز نہ رہی کہ جس طرح مناظرہ کی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کتابیں لکھی گئی ہیں اس طرح حدیث اور خصوصاً کافی کی شرح پر مدتوں پوری توجہ مبذول کی جاتی۔ زاد الصالحین جناب مولانا سید محمد تقی صاحب ہرسوی کی ایک ضخیم اردو تالیف جس کی کم و بیش آٹھ جلدیں نولکشور پریس لکھنؤ سے چھپ چکی ہیں اس کتاب میں احادیث کا متنوع ذخیرہ شاید سب سے زیادہ جمع کیا گیا لیکن یہ کتاب مستقل تالیف ہے۔

اصول کافی کے تراجم و شروح میں خالص اور فقط کافی پر اردو میں جو کام ہوا ہے وہ نہ تو فہرستوں کے ذریعہ محفوظ ہوسکا نہ اشاعت پذیر ہوا مختلف چیزوں کی چھان بین اور مختلف حضرات کے مضامین سے جو کچھ علم ہوا اس کی تفصیل انشاء اللہ تاریخ تدوین حدیث " کی دوسری اشاعت میں عرض ہوگی سردست فہرست مختصر حاضر خدمت ہے۔

۱۔ آیۃ اللہ مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ بن السید فرزند علی صاحب قبلہ بارہوی مولود[۱] ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء متوفی یکم ذی قعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء اپنے عہد کے بہت بڑے مقدس عالم تھے فقہ و حدیث و تفسیر و کلام کے علاوہ منطق و فلسفہ و ہیئت میں یگانۂ روزگار تھے۔ عربی نظم و نثر میں متعدد چیزیں ان سے

---

[۱] دیکھئے میری کتاب تذکرہ علماء اسلام خطی۔

یادگار ہیں نواب حامد علی خانصاحب اعلیٰ اللہ مقامہٗ نے چاہا تھا کہ پوری کافی اور کتب اربعہ کا ترجمہ کیا جائے اس لئے متعدد علماء کو رام پور بلایا۔ جناب مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ کے سپرد کافی کا ترجمہ ہوا۔ لیکن پھر ایک دوسرا منصوبہ بن گیا جس میں صرف کافی کی کتاب الایمان والکفر کا ترجمہ داخل تھا یہ ترجمہ و شرح نواب صاحب رام پور کے حکم سے ۲۷۲ صفحات پر رام پور ہی سے شائع ہوئی۔

۲۔ مولانا ذوالفقار حسنین صاحب قبلہ اپنے ایک مضمون "ثقۃ الاسلام کلینی اور کافی" میں لکھتے ہیں ایک صاحب جو حیدرآباد دکن کے رہنے والے تھے یا وہاں ان کا قیام تھا انھوں نے کافی کی کتاب الکفر والایمان کے کچھ ابواب کا اُردو میں ترجمہ کیا تھا۔ علامہ مولانا ظہور حسین صاحب نے جب کافی کا اُردو ترجمہ شروع کیا تو موصوف نے اپنا ترجمہ بھیج دیا۔ تقریباً پندرہ برس ہوئے جب میں نے اس کو مولانا کے پاس دیکھا تھا ترجمہ مطلب خیز اور اچھا تھا افسوس ہے کہ مترجم صاحب کا نام مجھے معلوم نہیں[1] ص ۱۷۔

۳۔ جناب نواب سید محمد حسین صاحب کوثر کانپوری نے اصول کافی کا بہت بڑا حصہ اُردو میں منتقل کر لیا تھا لیکن کتاب العقل والجہل، کتاب العلم، کتاب المعاشرت تین حصے بلا متن[2] شائع ہوئے۔

زیر نظر ترجمہ جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہٗ العالی نے ایک مدت سے علمی خدمتوں کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے آپ کا ماہنامہ رسالہ "نور" شیعوں کا بہت پرانا محبوب رسالہ ہے اس کے علاوہ مختلف مفید موضوعات پر تقریباً دو سو کتابیں اور کتابچے شائع کئے ہیں جن میں آئمہ معصومین کی سوانح مبارک، ترجمہ کتاب المناقب ابن شہر آشوب کے علاوہ ترجمہ جامع الاخبار خاص طور پر قابلِ ذکر ہے مولانا کا یہ ترجمہ ہمارے یہاں بہت مقبول ہوا اور اس کی اشاعت بھی ایک مرتبہ سے زیادہ ہوئی، مولانا نے اس کے بعد مناقب ابن شہر آشوب کا ترجمہ مجمع الفضائل کے نام سے دو جلدوں میں کیا۔ پھر اصول کافی کا ترجمہ کیا جو اپنی اہمیت اور وقت کی ضرورت کے لحاظ سے خصوصیت رکھتا ہے یہ ترجمہ کئی حیثیتوں سے قابلِ قدر ہے۔

۱۔ اُردو میں پہلی مرتبہ اُصول کافی کا حامل المتن ترجمہ معرض وجود میں آیا۔

۲۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ حدیث کی اس مہتم بالشان کتاب پر اکیلے ایک بزرگ نے کام کیا۔

---

[1] میرا خیال ہے کہ شاید یہ ترجمہ مولانا سید محمد تقی صاحب سرسوی ہی کا ہو۔ مرتضیٰ

[2] نواب صاحب ماشاء اللہ حیات ہیں آپ ہی کے ارسال کردہ رسائل کتاب العلم و کتاب المعاشرت کے دو جزو میرے پاس محفوظ ہیں۔ اثنا عشری کانپور میں یہ ترجمہ (۱۳۵۷ھ) میں چھپا۔

۳۔ ترجمے کو ترجمے ہی کے حدود میں رکھا تاکہ مختلف صاحبانِ نظر اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور بحث و مباحثہ سے کتاب بھاری نہ ہو۔

۴۔ مستند شروح کو سامنے رکھا ہے تاکہ اکابر علماء نے جو افادات فرمائے ہیں وہ بھی سمو دیئے جائیں۔

۵۔ مولانا کا قلم رواں انداز تحریر سادہ و عام فہم ہے حدیث کا معنی خیز ترجمہ کیا ہے لفظی ترجمہ کی پیچیدگی نہیں ہے۔

دعا ہے کہ خداوند عالم جناب مولانا کو تا دیر تندرست و با حیات رکھے اور مزید توفیقات سے سرفراز فرمائے۔ آمین بحق محمد و آل محمد۔

احقر الکونین

سید مرتضیٰ حسین عفی عنہ

از جناب سرکار شریعتمدار صدر المتکلمین رئیس المحدثین افقہ الفقہا اعلم العلماء علامۃ العصر مولانا محمد مصطفےٰ صاحب قبلہ جوہر مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: اما بعد:۔ حضرت ادیب اعظم جناب ظہیر العلماء مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدیر رسالہ "نور" کی ذات والا صفات محتاج تعارف نہیں کہ موصوف اس سرحد میں قدم رکھ چکے ہیں جو سیکڑوں منزلوں سے آگے ہے بلکہ اس دور کے نامِ بر آوردہ بننے والے تعارف میں موصوف کی گردشِ قلم کے محتاج ہیں موصوف کی زندگی افادیت دینیہ اور نشر علوم آل محمد علیہم السلام میں گزری۔ کئی سو کتابوں کے مصنف ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے والے حضرات موصوف کی مہارت تحریر اور وثاقت علمی کی بقدر سعی تھاہ لگا چکے ہوں گے۔ موصوف کے جہاد قلم کا ایک اور مفید در مفید نتیجہ پیش نظر ہے اور وہ ہے "اصول کافی" کا ترجمہ یہ کتاب شیعی عقائد کی جامع اور مستند کتاب ہے اس کی مدد اور اس کی حدیثوں سے استنباط کر کے علمائے خلف و سلف نے عقائد میں سپرد قلم فرمائیں متکلمین نے اسی کتاب سے استفادہ کیا مورخین نے تصحیح تاریخ میں اس سے مدد لی۔ محدثین نے فن رجال میں اسے سامنے رکھا۔ ارباب ایمان نے اپنی دنیا اور دین کی اصلاح اسی کتاب سے کی اور ارباب عرفان نے اسی کی مدد سے سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی بلندیٔ عرفانی کو سمجھا۔ ان خوبیوں اور نہ جانے کتنے فوائد پر مشتمل یہ کتاب عربی زبان میں تھی اور عوام اس کے مطالب سے بہ وساطت ذاکرین و مقررین و مصنفین فیضیاب ہوتے تھے حضرت ادیب اعظم دام ظلہ کی سعی و کوشش نے آج اس کے مضامین عالیہ کو اردو کا لباس پہنا کر ہاتھوں ہاتھ کر دیا ہے یہ مسلّم ہے کہ ایک زبان کے اقوال کا ترجمہ دوسری زبان میں

جامع طریقہ سے ناممکن کے قریب ہے کہیں محاورہ بدل جاتا ہے کہیں ادبی نکتہ نظر سے اوجھل رہ جاتا ہے کہیں اس زبان کے صرف ونحو پر قدرت کاملہ نہ ہونے سے ترجمہ کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے لیکن حضرت ادیب اعظم کے لئے عربی زبان میں مذکورہ بالا خطروں میں سے کسی ایک کی طرف سے تردد کا محل نہیں ہے سب سے عظیم منزل یہ ہے کہ ترجمہ ہے معصومین علیہم السلام کے اقوال کا خواہ کلینی کی جامع کتاب کافی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ میں نے معصوم کے اس ارشاد کو کما حقہٗ سمجھ لیا ہے لہذا ممکن ہے کہ ناظرین ترجمہ پڑھتے وقت کبھی کسی مقام پر چونک اٹھیں کہ انھوں نے اس حدیث کا ترجمہ بر سر منبر فلاں ذاکر سے یوں سنا تھا اور اس کتاب میں یہ ہے اس اختلاف کو دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ اقوال معصومین علیہم السلام ہمہ گیر حیثیت رکھتے تھے ان میں نفسیاتی پہلو بھی ہوتا ہے اور عقلی بھی، انفرادی بھی ہوتا ہے اور اجتماعی بھی۔ وعلی ھذا القیاس۔ اسی لئے مختلف شارحین احادیث کی شرحوں میں اختلاف نظر آتا ہے حالانکہ وہ اختلاف نہیں ہے۔ فطرت انسانیہ کے ہر پہلو کی اصلاح کا رُخ ہے یہی مسئلہ ترجمہ میں کام آسکتا ہے بہر حال مولانا نے قوم شیعہ پر یہ احسان فرمایا ہے کہ انھیں براہ راست حقائق و معارف سے روشناس کرادیا ہے اور اپنے ذخیرۂ آخرت کو صد چند و ہزار چند سے بھی آگے بڑھا دیا ہے بڑی غنیمت بات یہ ہے کہ ترجمہ معتبر اور ذمہ دار قلم کے ذریعہ پیش ہوا ہے اور اس منزل میں اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں اس سے آگے مجتہدین کرام کثر اللہ امثالہم کا فریضہ ہے خداوند عالم حضرت ادیب اعظم دام ظلہٗ کا سایۂ عاطفت قوم کے سروں پر دراز رکھے۔ آمین

احقر
محمد مصطفٰے عفی عنہٗ
جوہر

۳؍ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ

از جناب مستطاب ملک الناطقین سلطان الواعظین فخر المحققین حضرت ثقۃ الاسلام علامہ مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ انصاری مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہ العالی کا تعارف مجھے اس وقت سے حاصل ہے جب محلہ دربار شاہ ولایت امروہہ میں مجالس عشرۂ اربعین کی خدمت انجام دیا کرتا تھا اور یہ خدمت پندرہ سال انجام دی۔

اسی زمانہ میں آپ کے بلند پایہ مؤلفات سے روشناس ہوتا رہتا تھا ممدوح نے اسی دَور میں ایک کتاب یداللّٰہی طمانچہ تحریر فرما کر محمود احمد عباسی کی کتاب ضرب عباسی کا ایسا مسکت جواب دیا تھا کہ وہ اس طمانچہ کی تاب نہ لا سکا۔

مولانا موصوف دو سو سے زیادہ کتابیں تصنیف و تالیف فرما چکے ہیں پاک و ہند کے علماء متاخرین میں شاید ہی کوئی ایسا مصنف ہو جس کی تصانیف کی تعداد اس حد تک پہنچی ہو۔

۱۹۴۰ء میں رسالہ "نور" بھی موصوف ہی کی ادارت میں دینی خدمات انجام دے رہا ہے اس میں اکثر و بیشتر مضامین آپ ہی کے جواہر ریزے ہوتے ہیں۔

مجالس خوانی کے سلسلے میں جو جو کتابیں آپ نے تحریر فرمائی ہیں عصر حاضر کے ذاکرین ان سے استفادہ کر رہے ہیں اور شائقین مجلس خوانی کے لئے استاد کا درجہ رکھتی ہیں۔

اپنے زمانہ قیام مراد آباد میں موصوف نے جناب صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب جامع الاخبار کا ترجمہ "تحفۃ الابرار" کے نام سے شائع فرمایا تھا جو طالبان عقائد اور اعمال صحیحہ کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔

پاکستان میں تشریف آوری کے بعد آپ نے مناقب شہر آشوب علیہ الرحمہ جیسی بلند علمی کتاب کا ترجمہ فرمایا جو "مجمع الفضائل" کے نام سے دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد آپ کی طبع موزوں نے باوجود پیرانہ سالی ایک ایسے اہم کام کی طرف متوجہ کیا کہ جواں سال علماء بھی اس کی انجام دہی میں اپنے ہمتوں میں ارتعاش پاتے ہیں وہ ہے ترجمہ "اصول کافی" مگر آپ نے حبیب ابن مظاہر کی تاسی میں کمر ہمت باندھی اور رسالہ "نور" میں اس کا ترجمہ شروع کر دیا جو جنوری ۱۹۶۶ء میں مکمل ہو کر کتابی صورت میں آگیا اور اب فروری ۱۹۶۶ء سے کافی جلد دوم کا ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔

یہ وہ دینی خدمت ہے جس کا جواب نہیں۔ آج تک ہماری کتب اربعہ کا ترجمہ اُردو میں نہ ہو سکا یہ خداوند عالم کا خاص فضل اور خصوصی توفیق ہے کہ اس کا سہرا بھی آپ ہی کے سر رہا۔

آج کل یہ ترجمہ میرے پیش نظر ہے نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے اور لقب ادیب اعظم کی توفیق و تصدیق ہے یہ ترجمہ مع اصل عبارت ہے اور آپ کی علمی صلاحیتوں کا بہترین شاہکار ہے میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریکات صمیمانہ پیش کرتا ہوں اور طول عمر کے لئے دعا کرتا ہوں تاکہ کتب اربعہ کا ترجمہ آپ کے قلم افادت رقم سے مومنین کرام کی خدمت میں پہنچ جائے۔ کافی جلد اوّل کا ترجمہ از سر نو نہایت شاندار طریقہ پر شائع ہو رہا ہے کتابت و طباعت کا بہترین انتظام ہو رہا ہے خداوند کریم مومنین کو ان تبرکات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

جناب مولانا نے جو قلمی خدمات انجام دی ہیں وہ ایک طرف ہے مگر دوسری طرف وہ ایک بنیادی خدمت

دین انجام دی ہے جس کی نظیر پاکستان میں نہیں ہے اور وہ ہے " جامعہ امامیہ مدرسۃ الواعظین کراچی " جس کا میں موسس ہوں اور مولانا کے مبارک ہاتھوں سے میری اس تاسیس کی تکمیل ہوئی ہے۔

میں نے اور برادرم سید مسیب علی صاحب زیدی نے جب اس جامعہ کی بنیاد کا ارادہ مولانا کی خدمت میں پیش کیا تو آپ اس کے تصور اور اس اہم تعمیری پروگرام کی تکمیل کرنا ممکن سا سمجھنے لگے مگر میں نے اور زیدی صاحب نے اپنی مکمل خدمات کا یقین دلایا مگر پھر بھی راضی نہ ہوتے تھے بالآخر قرآن مجید نے تفاؤل کے لئے حامی بھری۔ میں نے باوضو ہو کر تفاؤل کیا تو آیت نکلی۔ یاایھا الرسولُ بلغ ما انزل الیک

اب کیا تھا مولانا کو راضی ہونا پڑا۔ ورنہ حسب منشاءِ آیت تمام خدمات کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا چنانچہ میں نے آپ کو صدر اور زیدی صاحب کو سکریٹری تجویز کر کے کام شروع کر دیا اور مومنین کی بروقت توجہ نے اس کی تکمیل کر دی تو اب یہ تعمیری بنیادی یادگار قوم کے سامنے ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

غریق تقصیر

محمد بشیر انصاری بقلمہٖ

۲۴ رجون ۱۹۶۶ء از رضوی ہاؤس فیڈرل ایریا کراچی۔

از جناب سرکار شریعت مدار فخر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام علّامہ عصر مولانا و مقتدانا محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان و پرنسپل دار العلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ و عمت افاداتہ

شمس الواعظین ادیب اعظم حضرت مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی مدظلہ کا وجود ذی جود ملت جعفریہ کے لئے باعثِ صد عز و افتخار ہے جناب موصوف نصف صدی سے زائد عرصہ سے بذریعہ تحریر و تقریر قوم و ملت کی جو خدمات جلیلہ انجام دے رہے ہیں وہ عیاں را چہ بیان کی مصداق ہیں۔ تقریباً دو سو چھوٹی بڑی کتب تصنیف و تالیف فرمائی ہیں۔ مجلہ علمیہ ماہنامہ نور کراچی کی علمی نگارشات ان کے علاوہ ہیں جناب مولانا اب زندگی کے اس دور سے گزر رہے ہیں جن میں طبعی تقاضوں کے مطابق ان کو بڑے سکون و آرام کی ضرورت تھی مگر خدمت دین مبین کا جو صالح جذبہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے وہ ان کو راحت و آرام سے بیٹھنے نہیں دیتا۔ چنانچہ انھوں نے اس پیرانہ سالی کے عالم میں اصول کافی ایسی اہم کتاب (جو کہ جناب رسولؐ خدا اور آئمہ ہدیٰ کی مستند احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہے) کے ترجمہ کا بیڑا اٹھایا ہے جو نومبر ۱۹۶۴ء سے بنام الشافی ترجمہ اصولِ کافی بطور ضمیمہ ماہنامہ نور کراچی قوم کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ جہاں برادران اسلامی نے اپنی صحاح ستہ کے متعدد تراجم بلکہ شرح اردو زبان میں شائع کر دیئے ہیں وہاں ہماری قوم کے جمود و خمود کا یہ عالم ہے کہ آج تک ہماری کتب اربعہ میں سے کسی ایک کتاب کا بھی مکمل ترجمہ شائع نہ ہو سکا یہ درست ہے کہ کئی اہل علم حضرات نے اصول کافی کا ترجمہ شروع کیا۔ مگر وہ اس کی تکمیل کے لئے موفق نہ ہو سکے۔ کما لا یخفیٰ علی ارباب الاطلاع والشعور قرائن سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتبان قضا و قدر نے سعادت عظمیٰ ہمارے ادیب اعظم مدظلہ کے حصہ میں لکھ دی تھی سچ ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قلت وقت اور کثرتِ مشاغل نے اس ترجمہ شریفہ کے بالاستیعاب دیکھنے کی سعادت حاصل کرنے کی اجازت تو نہ دی ہاں البتہ اس کے چند مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا چشم بد دور اس ترجمہ کی عمدگی، شائستگی، شستگی اور شگفتگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو حضرت ادیب اعظم مدظلہ کے قلم فصاحت رقم کا نتیجہ ہے مزید برآں اصل متن کتاب بھی ہمراہ موجود ہے تاکہ اہل علم حضرات اصل کتاب کی عبارت سے بھی متمتع ہو سکیں پھر جا بجا مفید توضیحات بھی موجود ہیں جن سے ترجمہ کی افادیت میں اور اضافہ ہو گیا ہے قوم کو جناب مولانا کا شکر گزار ہونا چاہیئے اور ان کی اس تازہ پیشکش کی کما حقہٗ قدر و قیمت کرنا چاہیئے ارباب علم و ایمان کو چاہیئے کہ فرصت دل میں ماہنامہ نور کراچی کی خریداری قبول فرما کر اس علمی دستاویز کو محفوظ کرنے کا سامان کریں اور ان جواہرات علمیہ سے اپنے دامن مراد کو پُر کریں دعا ہے کہ خداوند عالم بطفیل چہاردہ معصومینؑ حضرت ادیب اعظم

مدظلہٗ کی صحت و سلامتی کے ساتھ تا دیر زندہ رکھے تاکہ وہ اس ترجمہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور قوم ان کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتی رہے۔

این دعا از من از جملہ جہاں آمین باد

از حضرت سرکار محترم قائد ملت خطیب اعظم الحاج علامہ السید محمد صاحب قبلہ دہلوی دامت برکاتہٗ

مجسمۂ علم و عمل حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ دام عزہٗ سے قوم کا کون سا فرد نا واقف ہے آپ کے علمی شاہکار یں دو سو سے زیادہ تصانیف ہیں جو مختلف عنوانات سے قوم کے سامنے آچکی ہیں اور عملی شاہکار میں مدرسۃ الواعظین کراچی ہے جو آپ کی سعی ایمانی کا مظہر ہے ۲۵ سال سے رسالہ نور میں آپ کے مضامین عالیہ کی بھرمار ہو رہی ہے

حضرت موصوف سے میں زمانۂ طالب علمی سے واقف ہوں اسی زمانہ میں آپ کی ذہانت صدا لگا رہی تھی کہ مدرسہ سے فارغ ہو جاؤں تو اپنے کرشمے دکھاؤں، فراغت مدرسہ کے بعد آپ کی تصانیف کی وہ ریل پیل رہی کہ باخبر مومنین کے مکانات ان سے خالی نہ رہے والمومنین والمومنات دونوں فیضیاب رہے دو سو کی گنتی گننا آسان ہے، مگر دو سو کتاب لکھنی اسی شیر دل علامہ کا کام تھا جسے خدا نے تحریر و تقریر دونوں سے ایک ساتھ نوازا ہے اس پر انکسار اور پھر محنت ان جناب کا حصہ ہے آپ کا آخری علمی جہاد ترجمہ اصول کافی ہے جس کے لئے عرصہ سے بڑھتے ہوئے قدم ہٹ رہے تھے لیکن ضرورت زمانہ اور شوق نشر کمالات اہلبیت علیہم السلام نے مجبور کر دیا کہ وہ اس خدمت عظمیٰ کو بجا لائیں۔ ترجمہ کیا اور خوب کیا، آخر کتاب کافی قرآن سے زیادہ اہم تو نہ تھی جب اس کے سینکڑوں ترجمے ہو چکے ہیں تو کتاب اللہ کے بعد یہ عترت کا میدان ترجمہ سے کیوں خالی رہ جاتا۔ حضرت مولانا شمع بن کر آگے بڑھے ہیں آئندہ اگر کسی اور صاحب نے کسی اور زمانہ کی توضیحات کے ساتھ ترجمہ کیا تو اس کی روشنی میں ان کو بے حد آسانی ہوگی قوم کا فریضہ ہے کہ وہ اس انمول جواہر کو سر پر رکھے اور جو مدد کر سکتا ہے اس جہاد میں دریغ نہ کرے نسخہ کا خریدار بن جانا ہی اس کی عملی مدد ہے۔

از جناب سرکار شریعت مدار فیضیغم پنجاب علامہ مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مدت دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ہماری کتب احادیث خصوصاً کتب اربعہ جن پر ہمارے عقائد و اعمال کا دار و مدار ہے بزبان اردو میں منظر عام پر آجائیں تاکہ ہمارے ملک کے لوگ بھی حضرات آئمہ طاہرین علیہم السلام کی مقدس اور پاکیزہ تعلیمات سے مستفیض ہوسکیں مگر عدیم الفرصتی اور عوائق دینوی کے باعث کوئی جوان بھی یہ ہمت نہ کرسکا ان طویل اور بسیط کتب کو اردو کا لباس پہنادے۔ مگر حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی متولی و منتظم مدرسۃ الواعظین (جامعہ امامیہ) کراچی کی ہمت لائق صد تحسین و آفرین ہے کہ اپنی پیرانہ سالی اور کثیر مشاغل کے باوجود علامہ کلینیؒ کی تالیف منیف یعنی کافی کے ترجمہ کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ جو تقریباً سب کتابوں سے زیادہ مفصل اور جامع ہے۔

آپ اسے باحتیاط قسطاً قسطاً رسالہ "نور" میں شائع فرمارہے ہیں جو ہر ماہ میری نظر سے گزرتا رہتا ہے ایک ادیب اور وہ بھی ادیب اعظم کے ترجمہ کے متعلق میں کیا عرض کرسکتا ہوں کہ وہ کس قدر سلیس بامحاورہ عام فہم اور جامع ہے اس پر طرہ یہ کہ اس کی جلد تکمیل کے لئے آپ نے رسالہ "نور" کے حجم میں بھی اضافہ فرمادیا۔ اور مزید برآں یہ کہ اس رسالہ کی کتابت بھی اس قدر صحیح اور حسین نہیں ہوتی ہے جس قدر صحیح اور حسین کتابت اور طباعت سے یہ ترجمہ مع اصل عبارت کے طبع ہو رہا ہے میری نظر میں ہر شیعہ گھر میں اس رسالہ کا آنا ضروری ہے تاکہ یہ مقدس کتاب ہر گھر میں باقیات الصالحات بن کر موجود رہے اور اس کے ذریعہ اپنے اور بیگانے تعلیمات اہلبیتؑ کے ان بہتے دریاؤں سے سیراب ہوتے رہیں چونکہ احادیث کے مؤلفین نے ہر قسم کی احادیث کو جمع فرمادیا ہے جس میں صحیح حسن، موثق ضعیف، احاد، متواتر، ہر قسم کی احادیث ہیں جس کا صحیح اندازہ اس کے ان راویوں کے سوانح حیات سے ہوسکتا ہے جن کے نام ہر حدیث کے ساتھ درج ہیں علماء کرام نے صرف انہی احادیث کو ماخذ قرار دیا ہے جو قابل اعتماد ثابت ہوتی ہیں اس لئے مجھے توقع ہے کہ اختتام ترجمہ کے بعد ادیب اعظم ایک ضمیمہ اور تتمہ ضرور شائع فرمادیں گے جس سے ناظرین یہ اندازہ کرسکیں گے کہ ان میں کون کون احادیث ہیں جو قابل اعتماد ہیں

میری دعا ہے کہ خداوند عالم حضرت ادیب اعظم کا سایہ قوم پر تادیر سلامت رکھے۔

باب اوّل (۱)

کتاب العقل والجہل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ اسْتَنْطَقَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ وَلَا أَكْمَلْتُكَ إِلَّا فِيمَنْ أُحِبُّ، أَمَا إِنِّي إِيَّاكَ آمُرُ وَإِيَّاكَ أَنْهَى وَإِيَّاكَ أُعَاقِبُ وَإِيَّاكَ أُثِيبُ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اسے قوت گویائی دے کر فرمایا آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی۔ پھر فرمایا اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی ہیں تجھ کو صرف اس شخص میں کامل کروں گا جس کو میں دوست رکھتا ہوں میں تیرے پختہ ہونے پر امر و نہی کرتا ہوں اور ثواب دیتا ہوں۔

توضیح اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مدار تکلیف بشری عقل ہے جب تک عقل پختہ نہ ہو۔ احکام الٰہیہ کا تعلق انسان سے نہیں ہوتا۔ دوسرے یہاں عقل سے مراد خلق تدبیری نہیں بلکہ تقدیری ہے۔ یعنی بطور استعارہ تمثیلیہ خلق کہا گیا ہے۔ تیسرے عقل صحیح کی تعریف یہ ہے کہ جہاں آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں آگے بڑھے۔ جہاں پیچھے ہٹنے کا حکم ہے وہاں پیچھے ہٹے۔ چوتھے کامل عقل کا مظہر انبیاء و مرسلین اور آئمہ طاہرین ہیں جن کی عقل وقت پیدائش ہی سے کامل ہوتی ہے۔ پانچویں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عقل ہے کیونکہ وہ ذریعۂ معرفت باری تعالیٰ ہے۔ چھٹے یہی عقل وجہ فضیلت ہے تمام مخلوق پر۔

۲۔ حدیث۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: هَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى آدَمَ عليه السلام فَقَالَ: يَا آدَمُ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُخَيِّرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ فَاخْتَرْهَا وَدَعِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: يَا جَبْرَئِيلُ وَمَا الثَّلَاثُ؟ فَقَالَ: الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ وَالدِّينُ فَقَالَ آدَمُ عليه السلام: إِنِّي قَدِ اخْتَرْتُ الْعَقْلَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لِلْحَيَاءِ وَالدِّينِ: انْصَرِفَا وَدَعَاهُ فَقَالَا: يَا جَبْرَئِيلُ إِنَّا أُمِرْنَا أَنْ نَكُونَ مَعَ الْعَقْلِ حَيْثُ كَانَ قَالَ: فَشَأْنَكُمَا وَعَرَجَ.

جب جبرئیل زمین پر آئے تو آدم سے کہا۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دو کے چھوڑنے کا اختیار دوں آدم نے پوچھا وہ تین کیا ہیں۔ جبرئیل نے کہا عقل حیا اور دین ہیں۔ آدم نے کہا میں نے عقل کو لے لیا۔ جبرئیل نے حیا اور دین سے کہا تم واپس جاؤ اور عقل کو چھوڑ دو انھوں نے کہا اے جبرئیل ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم عقل کے ساتھ ہیں۔ جہاں کہیں بھی وہ رہے۔ جبرئیل نے کہا ٹھیک ہے اور آسمان پر چلے گئے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا اور دین عقل کے ساتھ ہیں اگر عقل نہیں تو پھر انسان کا واسطہ حیا سے رہتا ہے نہ دین سے خدا کے دین کو چھوڑنا اس کی دلیل ہے کہ عقل رخصت ہو چکی۔

۳۔ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْعَقْلُ؟ قَالَ: مَا عُبِدَ بِهِ الرَّحْمَنُ وَاكْتُسِبَ بِهِ الْجِنَانُ قَالَ: قُلْتُ: فَالَّذِي كَانَ فِي مُعَاوِيَةَ؟ فَقَالَ: تِلْكَ النَّكْرَاءُ! تِلْكَ الشَّيْطَنَةُ وَهِيَ شَبِيهَةٌ بِالْعَقْلِ وَلَيْسَتْ بِالْعَقْلِ.

کسی نے صادق آل محمد سے پوچھا عقل کی تعریف کیا ہے۔ فرمایا جس سے رحمن کی عبادت کی جائے اور جنت کو حاصل کیا جائے پوچھا معاویہ میں کیا چیز تھی۔ فرمایا نکراء، نکراء سے مراد وہ چیز ہے جس سے دور بھاگنا چاہیئے۔ (چالاکی مکاری)

مطلب یہ ہے کہ اگر پیروی حق کی نہ کی جائے تو یہ نشان عقل نہیں۔ بلکہ عقل سے ملتی جلتی ایک چیز ہے جسے عربی زبان میں نکرہ کہتے ہیں جو شخص خدا کی عبادت نہیں کرتا وہ اپنے لئے زاد آخرت مہیا نہیں کرتا۔ اس نے عقل کے تقاضہ کو پورا نہیں کیا۔ عقل اس لئے خدا نے دی ہے کہ اس کی معرفت حاصل کر کے اس کے احکام پر عمل کیا جائے جس نے اس غرض کو پورا نہ کیا۔ اس نے عقل کی بجائے اغوائے

شیطانی سے کام لیا۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : صَدِيقُ كُلِّ امْرِءٍ عَقْلُهُ وَ عَدُوُّهُ جَهْلُهُ .

۴۔ ہر شخص کا دوست اس کی عقل ہے اور اس کا دشمن اس کی جہالت یعنی جو کوئی عقل رکھتا ہے پیروی حق کرتا ہے اور اس صورت میں دشمن کی دشمنی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اگر عقل نہیں ہے بلکہ جہالت ہے تو کوئی اسے نفع نہیں پہنچا سکتا

۵ - وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : إِنَّ عِنْدَنَا قَوْماً لَهُمْ مَحَبَّةٌ وَلَيْسَتْ لَهُمْ تِلْكَ الْعَزِيمَةُ يَقُولُونَ بِهَذَا الْقَوْلِ ، فَقَالَ : لَيْسَ أُولَئِكَ مِمَّنْ عَاتَبَ اللّٰهُ ، إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ : فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ .

۵۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ ہمارے پاس ایک ایسی جماعت ہے کہ ان کو آپ کی محبت تو ہے لیکن وہ بات نہیں جو دوستی کے لائق ہے کیوں کہ انھوں نے اپنے دین کو محکمات قرآن سے علم و یقین و بصیرت کے ساتھ نہیں لیا جس طرح ہم اقرار کرتے ہیں اس طرح نہیں کرتے کیا وہ لوگ مومن ہیں فرمایا یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کی ادب آموزی خدا نے کی ہے اللہ نے ایسے لوگوں سے خطاب نہیں کیا عقلمندوں سے خطاب کرتے ہوئے سورۂ حشر میں فرمایا ہے۔ اے بصیرت والو عبرت حاصل کرو۔ یعنے یہ قوم صحیح معنی میں مومن نہیں بلکہ اہل شک ہیں

۶ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام : مَنْ كَانَ عَاقِلاً كَانَ لَهُ دِينٌ وَ مَنْ كَانَ لَهُ دِينٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو صاحب عقل ہے اس کا ایمان حقیقی ہے وہ داخل جنت ہوگا

٧ ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن الحسن بن عليّ بن يقطين ، عن محمّد بن سنان ، عن أبي الجارود ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : إنّما يداقّ الله العباد في الحساب يوم القيامة على قدر ما آتاهم من العقول في الدنيا .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم روز قیامت اپنے بندوں سے محاسبہ اسی لحاظ سے کریگا جتنی عقل ان کو دنیا میں دی ہے

٨۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فُلَانٌ مِنْ عِبَادَتِهِ وَ دِينِهِ وَ فَضْلِهِ؟ فَقَالَ: كَيْفَ عَقْلُهُ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ: إِنَّ الثَّوَابَ عَلَى قَدْرِ الْعَقْلِ، إِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ خَضْرَاءَ نَضِرَةٍ كَثِيرَةِ الشَّجَرِ ظَاهِرَةِ الْمَاءِ، وَ إِنَّ مَلَكاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَرَّ بِهِ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَرِنِي ثَوَابَ عَبْدِكَ هٰذَا فَأَرَاهُ اللهُ [تعالى] ذٰلِكَ، فَاسْتَقَلَّهُ الْمَلَكُ فَأَوْحَى اللهُ [تعالى] إِلَيْهِ: أَنِ اصْحَبْهُ فَأَتَاهُ الْمَلَكُ فِي صُورَةِ إِنْسِيٍّ فَقَالَ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا رَجُلٌ عَابِدٌ بَلَغَنِي مَكَانُكَ وَ عِبَادَتُكَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ فَأَتَيْتُكَ لِأَعْبُدَ اللهَ مَعَكَ فَكَانَ مَعَهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: إِنَّ مَكَانَكَ لَنَزِهٌ وَ مَا يَصْلُحُ إِلَّا لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ لَهُ الْعَابِدُ: إِنَّ لِمَكَانِنَا هٰذَا عَيْباً فَقَالَ لَهُ: وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: لَيْسَ لِرَبِّنَا بَهِيمَةٌ فَلَوْ كَانَ لَهُ حِمَارٌ رَعَيْنَاهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ فَإِنَّ هٰذَا الْحَشِيشَ يَضِيعُ، فَقَالَ لَهُ [ذٰلِكَ] الْمَلَكُ: وَ مَا لِرَبِّكَ حِمَارٌ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لَهُ حِمَارٌ مَا كَانَ يَضِيعُ مِثْلُ هٰذَا الْحَشِيشِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى الْمَلَكِ إِنَّمَا أُثِيبُهُ عَلَى قَدْرِ عَقْلِهِ.

٨ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ فلاں شخص اپنی عبادت اور دین و فضل میں ایسا ایسا ہے فرمایا اس کی عقل کیسی ہے میں نے کہا یہ میں نہیں جانتا فرمایا ثواب بقدر عقل ملتا ہے۔ بنی اسرائیل میں ایک عابد اللہ کی عبادت ایک جزیرہ میں کر رہا تھا جو نہایت سرسبز و شاداب تھا۔ بکثرت درخت تھے اور صاف و شفاف پانی۔ ایک فرشتہ ادھر سے گزرا۔ کہنے لگا۔ یارب مجھے اس بندے کا ثواب دکھا دے خدا نے دکھا دیا فرشتہ کو بلحاظ عبادت کم معلوم ہوا خدا نے وحی کی کہ تو اس کی صحبت میں جا کر رہ۔ فرشتہ بشری صورت میں اس کے پاس گیا اس نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ایک عابد ہوں مجھ کو تیرے مکان عبادت کا حال معلوم ہوا کہ تیرے ساتھ اللہ کی عبادت کروں۔ پس وہ اس کے ساتھ دن بھر رہا۔ صبح کو فرشتہ نے کہا۔ یہ بڑی فرحت کی جگہ ہے عبادت کے لیے بہت موزوں ہے عابد نے کہا ہاں اچھی ہے مگر ایک بات خرابی کی ہے اس نے کہا وہ کیا ہے۔ کہا ہمارے رب کے پاس کوئی چوپایہ نہیں۔ اگر گدھا ہوتا تو ہم چراتے اور یہاں کی گھاس بے کار نہ جاتی۔ خدا نے فرشتہ کو وحی کی کہ ہم اس کو ثواب بقدر اس کی عقل کے دیں گے۔

٩۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَجُلٍ حُسْنُ حَالٍ فَانْظُرُوا فِي حُسْنِ عَقْلِهِ، فَإِنَّمَا يُجَازَى بِعَقْلِهِ.

۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔
جب تم کو کسی شخص کے متعلق اچھی عبادت کا حال معلوم ہو تو یہ دیکھو اس کی عقل کیسی ہے کیوں کہ بدلہ عقل کے مطابق دیا جائیگا

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام رَجُلاً مُبْتَلًى بِالْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ، وَ قُلْتُ: هُوَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: وَ أَيُّ عَقْلٍ لَهُ وَ هُوَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ، فَقُلْتُ لَهُ: وَ كَيْفَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ: سَلْهُ هَذَا الَّذِي يَأْتِيهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ فَإِنَّهُ يَقُولُ لَكَ: مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا جو وضو اور نماز میں مبتلائے وسواس تھا میں نے کہا وہ مرد عاقل ہے فرمایا۔ وای عقل لہ وھو یطیع الشیطان اس کے پاس عقل کہاں جو شیطان کی پیروی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ فرمایا اس سے پوچھو۔ یہ وسواس جو تیرے دل میں پیدا ہوتے ہیں یہ کہاں سے آتے ہیں وہ کہے گا یہ عمل شیطان ہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَا قَسَمَ اللهُ لِلْعِبَادِ شَيْئاً أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ، فَنَوْمُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ سَهَرِ الْجَاهِلِ وَ إِقَامَةُ الْعَاقِلِ أَفْضَلُ مِنْ شُخُوصِ الْجَاهِلِ وَلَا بَعَثَ اللهُ نَبِيّاً وَلَا رَسُولاً حَتَّى يَسْتَكْمِلَ الْعَقْلَ وَ يَكُونَ عَقْلُهُ أَفْضَلَ مِنْ جَمِيعِ عُقُولِ أُمَّتِهِ، وَ مَا يُضْمِرُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فِي نَفْسِهِ أَفْضَلُ مِنِ اجْتِهَادِ الْمُجْتَهِدِينَ، وَ مَا أَدَّى الْعَبْدُ فَرَائِضَ اللهِ حَتَّى عَقَلَ عَنْهُ وَلَا بَلَغَ جَمِيعُ الْعَابِدِينَ فِي فَضْلِ عِبَادَتِهِمْ مَا بَلَغَ الْعَاقِلُ وَالْعُقَلَاءُ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ، الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى: «وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ»

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا نے اپنے بندوں پر عقل سے افضل کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔ عاقل کا سونا۔ جاہل کے جاگنے سے بہتر ہے عاقل کا مقیم ہونا بہتر ہے۔ جاہل کے سفر حج وغیرہ کرنے سے۔ خدا نے جس رسول کو بھیجا وہ از روئے عقل کامل تھا اس کی عقل افضل ہوتی ہے تمام عابدوں کی عقلوں سے یا ان کی عبادات کی وجہ سے اور وہ اولو الالباب ہیں جن کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے۔ وما یتذکر الا اولوا الالباب

۱۲۔ أبُو عَبْدِاللّٰهِ الْأشْعَرِيّ، عَنْ بَعْضِ أصْحَابِنَا رَفَعَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ لِي أبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام: يا هِشَامُ إنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ و تعالى بَشَّرَ أهْلَ الْعَقْلِ وَ الْفَهْمِ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ: «فَبَشِّرْ عِبَادِهِ ٥ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أحْسَنَهُ أولئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ وَ أولئِكَ هُمْ أُولُو الْألْبَابِ».

امل ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ ابوالحسن موسٰے بن جعفر علیہما السلام نے مجھ سے بیان فرمایا کہ اے ہشام خدا اہل عقل فہم کے لئے اپنی کتاب میں فرماتا ہے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ہداہم اللّٰہ واولئک ھم اولوا الالباب۔ (اے محمدؐ) بشارت دے دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر میرا کلام سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور وہ عقلمند ہیں۔

يَا هِشَامُ: إنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أكْمَلَ لِلنَّاسِ الْحُجَجَ بِالْعُقُولِ وَ نَصَرَ النَّبِيِّينَ بِالْبَيَانِ وَ دَلَّهُمْ عَلَى رُبُوبِيَّتِهِ بِالْأدِلَّةِ فَقَالَ: «وَإلٰهُكُمْ إلٰهٌ وَاحِدٌ، لَا إلٰهَ إلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ٥ إنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ، وَمَا أنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأحْيَى بِهِ الْأرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأرْضِ، لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ».

اے ہشام خدا نے عقول کے ذریعہ سے اپنی حجت کو انسانوں پر تمام کیا اور بیان سے انبیاء کی نصرت اور دلائل سے اپنی ربوبیت کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی اور فرمایا بے شک آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور رات دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو دریا میں چلتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور آسمان سے جو پانی نازل ہوتا ہے اور اس سے زمین زندہ کی جاتی ہے اور ہر قسم کے چوپائے جو اس پر چلتے پھرتے ہیں اور ہواؤں کا چلنا اور آسمان و زمین کے درمیان بادل کا مسخر ہونا یہ سب ان لوگوں کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

يا هشام قد جعل اللّٰه ذلك دليلاً على معرفته بأنّ لهم مدبّراً، فقال: «وسخّر لكم الليل و النهار و الشمس و القمر و النجوم مسخّرات بأمره، إنّ في ذلك

لآيات لقوم يعقلون ». وقال: « هو الّذي خلقكم من تراب ثمّ من نطفة ثمّ
من علقة ثمّ يخرجكم طفلاً ثمّ لتبلغوا أشدّكم ثمّ لتكونوا شيوخاً ومنكم من يتوفّى
من قبل ولتبلغوا أجلاً مسمّى ولعلّكم تعقلون ». وقال: « إنّ في اختلاف اللّيل
والنهار وما أنزل الله من السماء من رزق فأحيى به الأرض بعد موتها و تصريف الرّياح
[والسحاب المسخّر بين السماء والأرض] لآيات لقوم يعقلون ». وقال: « يحيي
الأرض بعد موتها، قد بيّنّا لكم الآيات لعلّكم تعقلون ». وقال: « و جنات
من أعناب وزرع ونخيل، صنوان وغير صنوان يسقى بماء واحد و نفضّل بعضها على
بعض في الأكل، إنّ في ذلك لآيات لقوم يعقلون ». وقال: « ومن آياته يريكم
البرق خوفاً وطمعاً وينزّل من السماء ماء فيحيي به الأرض بعد موتها. إنّ في ذلك
لآيات لقوم يعقلون ». وقال: « قل تعالوا أتل ما حرّم ربّكم عليكم ألّا تشركوا
به شيئاً وبالوالدين إحساناً ولا تقتلوا أولادكم من إملاق، نحن نرزقكم و إيّاهم
ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا تقتلوا النفس الّتي حرّم الله إلّا بالحقّ،
ذلكم وصّيكم به لعلّكم تعقلون ». وقال: « هل لكم من ما ملكت أيمانكم
من شركاء فيما رزقناكم فأنتم فيه سواء تخافونهم كخيفتكم أنفسكم، كذلك نفصّل
الآيات لقوم يعقلون

اے ہشام خدا نے ان کو اپنی معرفت کی دلیل قرار دیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مدبر ہے۔ وہ فرماتا ہے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں ان میں عقلمندوں کے لئے خدا کی معرفت کی نشانیاں ہیں یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر علقہ سے پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر تمہیں شباب کی منزل تک پہنچاتا ہے پھر تم بڈھے ہو جاتے ہو اور بعض اس سے پہلے مر جاتے ہیں۔ تاکہ تم پہنچو مدت معین تک اور تاکہ تم سمجھو لو جو خدا مرنے کے بعد زمین کو زندہ کرتا ہے۔ ہم نے اپنی آیات تم سے بیان کر دیں تاکہ تم سمجھو۔

اور فرماتا ہے انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور خرمہ کے درخت ہیں ایک تنہ کے اور دو شاخوں کے جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور ہم نے ذائقہ میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے یہ نشانیاں ہیں اس قوم کے لئے جو سمجھ والی ہیں اور فرمایا اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جو تمہارے لئے امید و بیم کا باعث ہوتی ہے اور آسمان سے

پانی برساتا ہے جس سے زمین مرنے کے بعد زندہ ہو جاتی ہے اس میں آیات ہیں اس قوم کے لئے جو صاحب عقل ہیں۔

اور فرماتا ہے آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا نے تم پر کیا حرام کیا ہے کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بناؤ۔ والدین سے احسان کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دینے والے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بدکاریوں کے قریب نہ جاؤ۔ ظاہر ہوں یا چھپی ہوئی اور بے خطا کسی کی جان نہ لو۔ ہاں حق پر قتل کرو تو ٹھیک ہے۔ میری تم کو یہی ہدایت ہے تاکہ تم عقلمند بنو۔ اور فرمایا۔ آیا تمہارے شریک ہیں تمہارے تمام غلام اور کنیزیں اس چیز میں جو ہم نے تم کو رزق دیا ہے تو کیا تم اس مال کے تصرف میں سب برابر ہو کر تم ڈرتے ہو کیا تمہیں ان سے ایسا ہی خوف ہے جیسا تمہیں اپنے لوگوں کا حق و حصہ دینے میں خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو) ہم عقلمندوں کے لئے اپنی آیات یونہی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

یعنے جب تم اقرار کرتے ہو اس بات کا کہ تم اس امر پر راضی نہیں ہوتے کہ تمہارے کنیز اور غلام بغیر تمہارے حکم کے تمہارے اس مال میں تصرف کریں جو ہم نے تم کو دیا ہے تو خدا کیوں کر اس بات پر راضی ہوگا کہ اس کے بندے پیروی ظن کر کے اس کے کارخانۂ قدرت میں تصرف کریں جس میں اس نے کسی کا شریک نہیں بنایا۔

یا ہِشامُ : ثُمَّ وَعَظَ أَهْلَ الْعَقْلِ وَ رَغَّبَهُمْ فِي الْآخِرَةِ فَقَالَ: «وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ».

امام علیہ السلام نے فرمایا - اے ہشام خدا نے اپنی حجت پوری کرنے کے لئے عقلوں اور پیغمبروں کی ہدایت پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس کے بعد عقلوں کو نصیحت کی اور آخرت کی طرف رغبت دلائی۔ اس طرح کہ فرمایا نہیں ہے زندگانی دنیا مگر لہو و لعب، البتہ دار آخرت بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتے ہیں اور عقل سے کام لیتے ہیں۔

یا ہِشامُ : ثُمَّ خَوَّفَ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ عِقَابَهُ فَقَالَ تَعَالَىٰ: «ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ وَ إِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ وَ بِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ». و قال: «إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزاً مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ وَلَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ».

پھر بعد کے بعد اس نے ان لوگوں کو ڈرایا جو سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے فرمایا ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اے اہل مکہ تم

گزرتے ہو سفر میں اس طرف سے جہاں قوم لوط کو ہلاک کیا تھا۔ صبح و شام (یہ منظر دیکھتے ہو) تو کیا تم سمجھ سے کام نہ لوگے۔ ہم نازل کرنے والے ہیں اس گاؤں کے باشندوں پر آسمان سے عذاب کیونکہ وہ فاسق ہیں اور ہم نے اس عذاب سے روشن دلیلیں چھوڑی ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل والے ہیں۔

يَا هِشَامُ . إِنَّ الْعَقْلَ مَعَ الْعِلْمِ فَقَالَ : « وَ تِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ »

اے ہشام عقل علم کے ساتھ ہے جیسا کہ فرماتا ہے یہ مثالیں ہم نے ان لوگوں کے لیے بیان کی ہیں جو ذی عقل ہیں کیوں کہ ان کو نہیں سمجھتے مگر عقل والے۔

يا هشام ثمّ ذمّ الّذين لايعقلون فقال: « وإذا قيل لهم اتّبعوا ما أنزل الله قالوا بل نتّبع ما ألفينا عليه آباءنا أولو كان آباؤهم لا يعقلون شيئاً ولا يهتدون » وقال : « ومثل الّذين كفروا كمثل الّذي ينعق بما لايسمع إلّا دعاءً ونداءً صمٌّ بكمٌ عميٌ فهم لا يعقلون » . وقال : « ومنهم من يستمع إليك أفأنت تسمع الصمّ ولو كانوا لا يعقلون » و قال : « أم تحسب أنّ أكثرهم يسمعون أو يعقلون إن هم إلّا كالأنعام بل هم أضلّ سبيلا » . وقال : « لايقاتلونكم جميعاً إلّا في قرى محصّنة أو من وراء جدر بأسهم بينهم شديد تحسبهم جميعاً وقلوبهم شتّى ذلك بأنّهم قوم لا يعقلون » . وقال : « وتنسون أنفسكم وأنتم تتلون الكتاب أفلا تعقلون

اے ہشام پھر خدا نے مذمت کی ہے۔ ان لوگوں کی جو عقل نہیں رکھتے فرماتا ہے جب ان سے کہا گیا جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم تو پیروی کریں گے اس کی جس پر ہم نے اپنے آباد اجداد کو پایا ہے اگرچہ ان کے آباد اجداد نے کچھ بھی نہیں سمجھا اور نہ ہدایت پائی۔ اور فرمایا۔ کافروں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ندا کرتے ہیں ان (بکریوں) کو جو آواز کے سوا کچھ نہیں سنتیں۔ وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے اور فرماتا ہے بعض ایسے ہیں کہ اے رسول تمہاری بات سنتے ہیں۔ مگر (راہ پر نہیں آتے) پس تو کیا تم بہروں کو سناتے ہو چاہے وہ عقل نہ رکھتے ہوں اور فرماتا ہے تو کیا تم اے رسول یہ گمان کرتے ہو کہ اکثر لوگ جو تمہاری بات سنتے اور سمجھتے ہیں تو ایسا نہیں وہ چوپاؤں

کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سبیل، زیادہ گمراہ۔ اے ہشام پھر فرماتا ہے یہودی تم سے جنگ نہیں کرتے مگر ایسے قریوں میں جو خندقوں سے محفوظ ہیں یا دیواروں کے پیچھے۔ کیوں کہ وہ اپنوں سے بھی بہت ڈرتے ہیں تم ان کو باہم دوست جانتے ہو حالانکہ ان کے اندر اختلاف ہے اور وہ عقل نہیں رکھتے اور فرماتا ہے سورہ بقرہ میں تم اپنے نفسوں کو بھولے جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

يَا هِشَامُ : ثُمَّ ذَمَّ اللهُ الْكَثْرَةَ فَقَالَ : « وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ » وَ قَالَ : « وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللهُ : قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ » و قَالَ : « وَ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا ، لَيَقُولُنَّ اللهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ »

اے ہشام خدا نے کثرت کی مذمت کی ہے فرماتا ہے اگر تم اس اکثریت کا اتباع کرو۔ جو روئے زمین پر ہے تو وہ تم کو خدا کے راستہ سے گمراہ کر دے گی پھر فرماتا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ کہہ دو حمد ہے اللہ کے لئے اور اکثر ان میں سے نہیں جانتے اور خدا نے فرمایا۔ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے کس نے پانی برسایا جس سے مرنے کے بعد زمین کو زندہ کیا گیا۔ تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ کہو حمد ہے اللہ کے لئے۔ لیکن ان کے اکثر نہیں سمجھتے۔

يَا هِشَامُ ثُمَّ مَدَحَ الْقِلَّةَ فَقَالَ : « وَ قَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ » وَ قَالَ : « وَقَلِيلٌ مَا هُمْ » . قَالَ : « وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ » . و قَالَ « وَ مَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ » وقَالَ: « وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ » وقَالَ: « وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ » وقَالَ: « وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَشْعُرُونَ »

حضرت نے فرمایا۔ اے ہشام خدا نے کثرت کی مذمت کے بعد قلت کی مدح فرمائی ہے۔ فرماتا ہے: میرے شکر گزار بندے کم ہیں (سبا) اور ایمان و عمل صالح رکھنے والے کم ہیں (ص) ایک بندۂ مومن جو آل فرعون میں سے تھا کہا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے (مومن) اور سورۂ ہود میں ہے کہ نوح پر کم لوگ ایمان لائے لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے اور ان کے اکثر سمجھ نہیں رکھتے۔

يَا هِشَامُ ثُمَّ ذَكَرَ أُولِي الْأَلْبَابِ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ وَ حَلَّاهُمْ بِأَحْسَنِ الْحِلْيَةِ، فَقَالَ: « يُؤْتِي

الحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ ».
و قالَ: «والرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَ مَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الأَلْبَابِ ».
و قالَ: «إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الأَلْبَابِ». وقال:
«أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الأَلْبَابِ». و قال:
«أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِداً وَ قَائِماً يَحْذَرُ الآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الأَلْبَابِ». وقال: «كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا
آيَاتِهِ وَ لِيَتَذَكَّرَ أُولُو الأَلْبَابِ». و قال: «وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ ، وَ أَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
الْكِتَابَ هُدًى وَ ذِكْرَىٰ لِأُولِي الأَلْبَابِ». و قال: «وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ»

اے ہشام پھر خدا نے صاحبان عقل کا ذکر بہترین صورت میں کیا ہے اور بہترین زیور فضل و کمال سے ان کو آراستہ کیا ہے اور فرمایا ہے خدا جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جسے حکمت دی گئی ہے اسے خیر کثیر دی گئی اور نہیں ذکر کرتے مگر اولو الالباب اور پھر فرماتا ہے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے رات دن کے بار بار آنے جانے میں صاحبان عقل کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ اے رسول تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق ہے وہ اس اندھے کی طرح نہیں جو کچھ نہیں سمجھتا۔ تذکرہ کرنے والے تو صاحبان عقل ہی ہیں جو رات کی تاریکی میں سجود و قیام کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرنیوالا ہے اور وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید کرتا ہے۔ کہہ دو اے رسول جو لوگ جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے کیا وہ برابر ہیں۔ بے شک صاحبان عقل ہی تذکرہ کرتے ہیں اور فرمایا۔ اے رسول جو کتاب ہم نے تم پر نازل کی ہے وہ مبارک ہے اور غرض نزول یہ ہے کہ لوگ اس کی آیات میں غور و تامل کریں اور تذکرہ کرتے ہیں اس کا صاحبان عقل، ہم نے موسیٰ کو ہدایت بھری کتاب دی اور وارث بنایا۔ بنی اسرائیل کی اس کتاب کا جو ہدایت و نصیحت ہے عقلمندوں کے لئے ذکر کرو کیوں کہ ذکر کرنا مومنین کو نفع دیتا ہے۔

يَا هِشَامُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: «إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ»
يَعْنِي: عَقْلٌ : وَ قَالَ : «وَ لَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ» قال

اے ہشام خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے نصیحت اس کے لیے سود مند ہے جو دل یعنی عقل رکھتا ہے۔ ہم نے لقمان کو حکمت دی (امام نے فرمایا اس سے مراد عقل مندی اور ہوش مندی ہے

يَا هِشَامُ إِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ : تَوَاضَعْ لِلْحَقِّ تَكُنْ أَعْقَلَ النَّاسِ وَ إِنَّ الْكَيِّسَ لَدَى الْحَقِّ يَسِيرٌ، يَا بُنَيَّ إِنَّ الدُّنْيَا بَحْرٌ عَمِيقٌ، قَدْ غَرِقَ فِيهَا عَالَمٌ كَثِيرٌ فَلْتَكُنْ سَفِينَتُكَ فِيهَا تَقْوَى اللهِ، وَحَشْوُهَا الْإِيمَانَ وَ شِرَاعُهَا التَّوَكُّلَ وَ قَيِّمُهَا الْعَقْلَ وَ دَلِيلُهَا الْعِلْمَ وَ سُكَّانُهَا الصَّبْرَ.

اے ہشام لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، احکام کتاب اللہ کے آگے فروتنی کر تاکہ تو لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہو بے شک عقلمند لوگ خدائے حکیم کے نزدیک کم ہیں (کیوں کہ اکثر لوگوں نے کتاب اللہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کرلی ہے) اے فرزند دنیا ایک گہرے سمندر کی مانند ہے جس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے پس چاہیئے کہ تیری کشتی اس پر شور دریا میں تقویٰ ہو اور متاع کشتی توجہ الی اللہ اور اس کا بادبان توکل علی اللہ ہو۔ اور اس کی کارفرما عقل ہو اور ناخدا علم اور پتوار صبر ہو۔

يَا هِشَامُ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دَلِيلاً وَ دَلِيلُ الْعَقْلِ التَّفَكُّرُ ، وَ دَلِيلُ التَّفَكُّرِ الصَّمْتُ ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ مَطِيَّةٌ وَ مَطِيَّةُ الْعَقْلِ التَّوَاضُعُ وَ كَفَى بِكَ جَهْلاً أَنْ تَرْكَبَ مَا نُهِيتَ عَنْهُ.

اے ہشام ہر شے کے لئے ایک دلیل ہوتی ہے اور دلیل عقل فکر ہے عواقب امور میں اور رہنمائی فکر خموشی میں ہے ہر شے کا ایک مددگار ہے عقل کا مددگار فروتنی ہے کیونکہ تکبر کرنا الذی مانا۔ عقلمندی کی راہ سے ہٹا دیتا ہے اور بے عقلی کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ جس چیز سے خدا نے منع کیا ہے تو اسے بجا لائے۔

يَا هِشَامُ مَا بَعَثَ اللهُ أَنْبِيَاءَهُ وَ رُسُلَهُ إِلَى عِبَادِهِ إِلَّا لِيَعْقِلُوا عَنِ اللهِ فَأَحْسَنُهُمْ اسْتِجَابَةً أَحْسَنُهُمْ مَعْرِفَةً ، وَ أَعْلَمُهُمْ بِأَمْرِ اللهِ أَحْسَنُهُمْ عَقْلاً ، وَ أَكْمَلُهُمْ عَقْلاً أَرْفَعُهُمْ دَرَجَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

اے ہشام خدا نے بندوں کی طرف اپنے انبیاء و مرسلین کو اس لئے بھیجا ہے کہ وہ عقلمندی کے ساتھ اللہ سے یعنی قرآن سے علم حاصل کریں اور از روئے استجابت و معرفت امر اللہ میں سب سے بہتر ہوں اور عقلا میں کامل ہوں اور دنیا و آخرت

میں از روئے درجات بلند ہوں۔

یا ہشامُ إنّ للهِ علَی النّاسِ حُجّتَینِ: حُجّةً ظاهِرةً وحُجّةً باطِنةً، فأمّا الظّاهِرةُ فالرُّسلُ والأنبیاءُ والأئمّةُ علیهم السلام، وأمّا الباطِنةُ فالعقولُ.

یا هِشامُ إنّ العاقِلَ الّذي لایَشغَلُ الحلالُ شُکرَهُ، ولایَغلِبُ الحرامُ صَبرَهُ.

اے ہشام عقلمند وہ ہے کہ حلال روزی کی کمی اس کے شکر کو کم نہیں کرتی ہے اور حرام کی زیادتی اس کے صبر کو کم نہیں کرتی یعنی حرام چیزوں کی زیادتی دیکھ کر وہ ان میں تصرف کو روا نہیں رکھتا۔

یا هِشامُ مَنْ سَلّطَ ثلاثاً علی ثلاثٍ فکأنّما أعانَ علی هَدمِ عَقلِهِ: مَنْ أظلَمَ نورَ تَفکُّرِهِ بطُولِ أمَلِهِ، و مَحا طرائِفَ حِکمَتِهِ بفُضولِ کَلامِهِ و أطفَأَ نورَ عِبرَتِهِ بشَهَواتِ نَفسِهِ فکأنّما أعانَ هَواهُ علی هَدمِ عَقلِهِ، و مَنْ هَدَمَ عَقلَهُ أفسَدَ علَیهِ دِینَهُ و دُنیاهُ.

اے ہشام جس نے تین چیزوں کو تین پر مسلط کیا اس نے اپنی عقل کے خراب ہونے میں مدد کی اور جس نے طول عمل سے اپنی فکر کو تاریک کیا اس نے اپنے فضول کلام سے اپنی حکمت کے نوادر کو اپنے سے الگ کیا اور اپنے نورِ غیرت کو بجھا دیا۔ گویا اس نے عقل کی خرابی پر اپنی خواہشوں کی مدد کی اور جس نے اپنی عقل کو خراب کیا اس نے اپنے دین و دنیا کو تباہ کیا۔

یا هِشامُ کیفَ یَزکو عِندَاللهِ عَمَلُكَ و أنتَ قد شَغَلتَ قَلبَكَ عَنْ أمرِ رَبِّكَ و أطَعتَ هَواكَ علی غَلَبَةِ عَقلِكَ.

اے ہشام کیوں کر پاک صاف رہے گا تیرا عمل۔ درآنحالیکہ تونے حکم رب سے دل کو ہٹا لیا ہے اور عقل کے تباہ کرنے میں خواہش نفس کی پیروی کی ہے۔

یا هِشامُ الصّبرُ علَی الوَحدَةِ علامَةُ قُوّةِ العَقلِ، فمَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ اعتَزَلَ أهلَ الدُّنیا

وَالرَّاغِبِينَ فِيهَا وَ رَغِبَ فِيمَا عِنْدَ اللهِ وَ كَانَ اللهُ أُنْسَهُ فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَهُ فِي الْوَحْدَةِ وَ غِنَاهُ فِي الْعَيْلَةِ وَ مُعِزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ

اے ہشام تنہائی پر صبر کرنا قوت عقل کی علامت ہے جس نے (کتاب) خدا سے علم حاصل کیا تو وہ اہل دنیا اور اس کی طرف رغبت کرنے والوں سے الگ ہو گیا اور خدا کی طرف رجوع کی پس خدا وحشت میں اس کا انیس اور وحدت میں اس کا ساتھی اور مفلسی میں اس کی تونگری اور بغیر قبیلہ اس کے لئے عزت ہوا۔

يَا هِشَامُ نُصِبَ الْحَقُّ لِطَاعَةِ اللهِ، وَلَا نَجَاةَ إِلَّا بِالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةُ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالتَّعَلُّمُ بِالْعَقْلِ يُعْتَقَدُ وَلَا عِلْمَ إِلَّا مِنْ عَالِمٍ رَبَّانِيٍّ، وَمَعْرِفَةُ الْعِلْمِ بِالْعَقْلِ

اے ہشام خدا اپنی کتاب میں کہتا ہے اس کتاب میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس قلب یا عقل ہو۔ اے ہشام حق طاعت خدا میں ہے اور نہیں ہے نجات مگر اطاعت خدا میں اور طاعت ہوتی ہے علم سے اور علم ہوتا ہے حاصل کرنے سے اور حاصل کیا جاتا ہے عقل سے اور نہیں علم لینا چاہیئے مگر عالم ربانی سے اور معرفت علم کا تعلق عقل سے ہے۔

يَا هِشَامُ قَلِيلُ الْعَمَلِ مِنَ الْعَالِمِ مَقْبُولٌ مُضَاعَفٌ وَكَثِيرُ الْعَمَلِ مِنْ أَهْلِ الْهَوَى وَالْجَهْلِ مَرْدُودٌ
يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ رَضِيَ بِالدُّونِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْحِكْمَةِ، وَلَمْ يَرْضَ بِالدُّونِ مِنَ الْحِكْمَةِ مَعَ الدُّنْيَا، فَلِذَلِكَ رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ

اے ہشام عالم کا قلیل عمل مقبول اور دو چند ہے اور اہل ہوا و جہل کا کثیر عمل بھی مردود ہے۔
اے ہشام عقل مند آدمی حکمت و دانائی پا کر کم سے کم متاع دنیا پر راضی ہو جاتا ہے اور نہیں راضی ہوتا کم خردمندی پر جو زیادتی سامان دنیا کے ساتھ ہو۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعُقَلَاءَ تَرَكُوا فُضُولَ الدُّنْيَا فَكَيْفَ الذُّنُوبَ وَ تَرْكُ الدُّنْيَا مِنَ الْفَضْلِ وَتَرْكُ الذُّنُوبِ مِنَ الْفَرْضِ

اے ہشام دنیا کے سامان کی زیادتی کو عقل مند لوگوں نے ترک کیا۔ پس صدور گناہ ان سے کیوں ہو، ترک دنیا فضیلت ہے اور ترک گناہ فرض۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ نَظَرَ إِلَى الدُّنْيَا وَ إِلَى أَهْلِهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِالْمَشَقَّةِ وَ نَظَرَ إِلَى الْآخِرَةِ فَعَلِمَ أَنَّهَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِالْمَشَقَّةِ فَطَلَبَ بِالْمَشَقَّةِ أَبْقَاهُمَا.

اے ہشام عقل مند آدمی نے نظر کی دنیا اور اس کے اہل کی طرف، پس معلوم ہوا کہ دنیا نہیں ملتی مگر مشقت سے اور پھر نظر کی آخرت کی طرف پس معلوم ہوا کہ وہ بھی مشقت سے حاصل ہوتی ہے پس اس نے طلب کیا مشقت کے ساتھ ان دونوں میں زیادہ باقی رہنے والی کو یعنی آخرت کو

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعُقَلَاءَ زَهِدُوا فِي الدُّنْيَا وَ رَغِبُوا فِي الْآخِرَةِ، لِأَنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّ الدُّنْيَا طَالِبَةٌ مَطْلُوبَةٌ وَ الْآخِرَةَ طَالِبَةٌ وَ مَطْلُوبَةٌ فَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مِنْهَا رِزْقَهُ وَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَتْهُ الْآخِرَةُ فَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ فَيُفْسِدُ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتَهُ.

اے ہشام عقل مندوں نے زہد فی دنیا اختیار کیا اور آخرت کی طرف رغبت کی کیونکہ انھوں نے یہ جان لیا کہ دنیا طالبہ اور مطلوبہ ہے اور آخرت بھی طالبہ اور مطلوبہ ہے پس جس نے آخرت کو طلب کیا دنیا اس کی طالب بنی یہاں تک کہ اس کا رزق دنیا سے پورا ہوا اور جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت نے اس کو طلب کیا جب اس کو موت آئی تو اس کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوئیں

يَا هِشَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِلَا مَالٍ وَ رَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَسَدِ وَ السَّلَامَةَ فِي الدِّينِ فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مَسْأَلَتِهِ بِأَنْ يُكَمِّلَ عَقْلَهُ، فَمَنْ عَقَلَ قَنِعَ بِمَا يَكْفِيهِ وَ مَنْ قَنِعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَغْنَى وَ مَنْ لَمْ يَقْنَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يُدْرِكِ الْغِنَى أَبَداً.

اے ہشام جو چاہتا ہے کہ آرزوؤں سے چھٹکارا ملے اور حسد سے دل دور رہے اور امر دین میں سلامتی حاصل ہو اسے چاہیے کہ اللہ کی طرف رجوع کر کے یہ سوال کرے کہ وہ اس کی عقل کو کامل بنا دے جس کی عقل کامل ہوئی اس نے قناعت کی بقدر کفایت چیز پر اور جس نے قناعت کی اس پر وہ مستغنی ہو گیا اور جس نے بقدر ضرورت اکتفا نہ کی۔ اس نے استغنا کو کبھی نہ پایا۔

يَا هِشَامُ إِنَّ اللهَ حَكَى عَنْ قَوْمٍ صَالِحِينَ: أَنَّهُمْ قَالُوا: "رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ" حِينَ عَلِمُوا أَنَّ الْقُلُوبَ تَزِيغُ وَتَعُودُ إِلَى عَمَاهَا وَرَدَاهَا. إِنَّهُ لَمْ يَخَفِ اللهَ مَنْ لَمْ يَعْقِلْ عَنِ اللهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ عَنِ اللهِ لَمْ يَعْقِدْ قَلْبَهُ عَلَى مَعْرِفَةٍ ثَابِتَةٍ يُبْصِرُهَا وَيَجِدُ حَقِيقَتَهَا فِي قَلْبِهِ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ كَذَلِكَ إِلَّا مَنْ كَانَ قَوْلُهُ لِفِعْلِهِ مُصَدِّقاً وَسِرُّهُ لِعَلَانِيَتِهِ مُوَافِقاً. لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ اسْمُهُ لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْبَاطِنِ الْخَفِيِّ مِنَ الْعَقْلِ إِلَّا بِظَاهِرٍ مِنْهُ وَنَاطِقٍ عَنْهُ.

اے ہشام خدا نے حکایت کی ہے نیک لوگوں کی بایں طور کہ انھوں نے کہا کہ اے ہمارے رب، ہمارے دلوں کو کج نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہم کو ہدایت کی۔ اے معبود ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر بے شک تو بڑا بخشنے والا ہے جب انھوں نے یہ جان لیا کہ قلوب کج ہوتے ہیں اور بے بصری اور ہلاکت کی طرف لوٹتے ہیں تو یہ سمجھ لیا کہ جس نے اللہ سے عقل حاصل نہیں کی۔ یعنی کتاب خدا سے علم حاصل نہیں کیا وہ اللہ سے نہیں ڈرتا جس نے خردمندی کو کتاب خدا سے حاصل نہ کیا اور اپنے دل میں معرفت پائندہ کو جگہ نہ دی جس سے مدد حاصل کرتا اور حقیقت کو پالیتا، یہ تو وہی کریگا جس کا قول اس کے فعل کی تصدیق کرتا ہو اور ظاہر باطن کے مطابق ہو کیونکہ خدا نے لوگوں کی رہنمائی نہیں کی باطن خفی پر جس سے مراد عقل ہے مگر محکمات قرآن سے یعنی رسول سخن عترت سے ہدایت فرماتے تھے اور منع کرتے تھے اختلاف اور پیروی ظن سے۔

يَا هِشَامُ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ وَمَا تَمَّ عَقْلُ امْرِئٍ حَتَّى يَكُونَ فِيهِ خِصَالٌ شَتَّى: الْكُفْرُ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونَانِ وَالرُّشْدُ وَالْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولَانِ وَفَضْلُ مَالِهِ مَبْذُولٌ وَفَضْلُ قَوْلِهِ مَكْفُوفٌ وَنَصِيبُهُ مِنَ الدُّنْيَا الْقُوتُ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ دَهْرَهُ، الذُّلُّ أَحَبُّ إِلَيْهِ مَعَ اللهِ مِنَ الْعِزِّ مَعَ غَيْرِهِ وَالتَّوَاضُعُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الشَّرَفِ، يَسْتَكْثِرُ قَلِيلَ الْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِهِ وَيَسْتَقِلُّ كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ مِنْ نَفْسِهِ وَيَرَى النَّاسَ كُلَّهُمْ خَيْراً مِنْهُ وَأَنَّهُ شَرُّهُمْ فِي نَفْسِهِ وَهُوَ تَمَامُ الْأَمْرِ.

اے ہشام امیر المومنین فرمایا کرتے تھے کہ عقل سے بہتر عبادت خدا کی کسی نے نہیں کی۔ آدمی کی عقل کامل نہیں ہوتی جب تک اس میں چند خصلتیں نہ ہوں۔ ۱۔ اس کو کفر و شر سے امن ہو ۲۔ اس سے نیکی اور خیر کی امید ہو ۳۔ ضرورت سے زیادہ مال کو راہ خدا میں

خرچ کرے۔ ۴۔ دنیا سے اس کا حصہ قوت لایموت ہو۔ علم کی تحصیل سے سیر نہ ہو۔ ۶۔ راہِ خدا میں ذلت اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو اس عزت سے جو غیر سے ملے، غیر کا تھوڑا احسان زیادہ جانے اور ۸۔ اپنا احسان دوسرے کے ساتھ کم سمجھے۔ سب کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو ان سے بدتر جانے۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ لَا يَكْذِبُ وَ إِنْ كَانَ فِيهِ هَوَاهُ.

عقل مند جھوٹ نہیں بولتا، ہر چند خواہش طبع ہو۔

يَا هِشَامُ لَا دِينَ لِمَنْ لَا مُرُوَّةَ لَهُ وَلَا مُرُوَّةَ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهُ وَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ قَدْراً الَّذِي لَا يَرَى الدُّنْيَا لِنَفْسِهِ خَطَراً (۱) أَمَا إِنَّ أَبْدَانَكُمْ لَيْسَ لَهَا ثَمَنٌ إِلَّا الْجَنَّةُ فَلَا تَبِيعُوهَا بِغَيْرِهَا.

اے ہشام جس کے لئے مروت نہیں۔ اس کے لئے دین نہیں، اور مروت اسی کے لئے نہیں جس کے پاس عقل نہیں، ازروئے قدر و منزلت سب سے بڑا آدمی وہ ہے جو اپنے لئے دنیا کو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا، آگاہ ہو کر تمہارے ابدان کی قیمت جنت کے سوا کچھ نہیں پس ان کو جنت کے سوا کسی کے بدلہ میں نہ بیچو۔

يا هشام إنّ أمير المؤمنين عليه السلام كان يقول: إنّ من علامة العاقل أن يكون فيه ثلاث خصال: يجيب إذا سُئل، وينطق إذا عجز القوم عن الكلام، ويشير بالرأي الّذي يكون فيه صلاح أهله، فمن لم يكن فيه من هذه الخصال الثلاث شيء فهو أحمق. إنّ أمير المؤمنين عليه السلام قال: لا يجلس في صدر المجلس إلّا رجل فيه هذه الخصال الثلاث أو واحدة منهنّ، فمن لم يكن فيه شيء منهنّ فجلس فهو أحمق.

اے ہشام! امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے عقل مند کی علامت یہ ہے کہ اس میں تین خصلتیں ہوں۔ جب سوال کیا جائے تو جواب دے اور جب قوم عاجز ہو تو بولے اور مشورہ دے ایسی رائے سے جس سے اس کے اہل کی اصلاح ہو جس میں تین خصلتیں نہ ہوں یا ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ وہ احمق ہے امیر المومنین نے فرمایا مجلس کے صدر میں نہ بیٹھے مگر وہ شخص جس میں یہ تین خصلتیں ہوں یا کم سے کم ان میں سے ایک ہو اور جس میں ایک بھی نہ ہو۔ وہ احمق ہے۔

و قال الحسن بن علي عليه السلام: إذا طلبتم الحوائج فاطلبوها من أهلها، قيل يابن رسول الله ومن أهلها؟ قال: الذين قصّ الله في كتابه وذكرهم، فقال: إنّما يتذكّر أولوا الألباب، قال: هم أولوا العقول. وقال علي بن الحسين عليه السلام: مجالسة الصالحين داعية إلى الصلاح وآداب العلماء زيادة في العقل وطاعة ولاة العدل تمام العزّ واستثمار المال تمام المروّة وإرشاد المستشير قضاء لحقّ النعمة وكفّ الأذى من كمال العقل وفيه راحة البدن عاجلاً وآجلاً.

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم حاجتوں کو طلب کرو تو اس کے اہل سے طلب کرو کسی نے کہا یابن رسول اللہ اہل کون ہیں فرمایا وہ لوگ ہیں جن کا ذکر خدا نے کیا ہے کہ اولوالالباب نصیحت حاصل کرتے ہیں اور حضرت نے فرمایا وہ صاحبان عقل ہیں۔

حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنا صلاح و دوستی کا سبب ہوتا ہے اور آداب علماء باعث زیادتی عقل ہے اور عادل حکمرانوں کی اطاعت سبب عزت ہے اور اپنے مال کو نفقہ اہل وعیال میں خرچ کرنا مروت ہے اور طالب مشورت کو راہ نیک دکھانا حق نعمت ہے اور ایذا رسانی سے باز رہنا کمال عقل اور راحت بدن ہے جلد یا بدیر۔

یا هشام إنّ العاقل لا يحدّث من يخاف تكذيبه ولا يسأل من يخاف منعه ولا يعد ما لا يقدر عليه ولا يرجو ما يعنّف برجائه ولا يقدم على ما يخاف فوته بالعجز عنه.

اے ہشام عقلمند بات نہیں کرتا اس سے جس کے جھٹلانے سے ڈرتا ہے اور نہیں سوال کرتا اس سے جس کے منع کرنے سے ڈرتا ہے اور جس پر قابو نہ ہو اس کا وعدہ نہیں کرتا اور نہیں امید کرتا اس چیز کی جس کی امید باعث سرزنش ہو اور نہیں قدم اٹھاتا ایسی چیز کی طرف کہ عجز کی بناء پر اس کے فوت ہونے کا خوف ہو۔

- عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد رفعه قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: العقل غطاء ستير والفضل جمال ظاهر فاستر خلل خلقك بفضلك وقاتل هواك بعقلك، تسلم لك المودّة وتظهر لك المحبّة.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا عقل ایک پردہ میں پنہاں ہے اور بخشش مال بخوبی نمایاں ہے پس اپنے خلق کی خرابی کو بخشش سے چھپالے اور اپنی بدخواہشوں کو اپنی عقل سے قتل کر تیرے لئے باطنی محبت قائم رہیگی اور لوگوں کی ظاہر دوستی

نمایاں ہوگی

۱۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ
قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَعِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ فَجَرَى ذِكْرُ الْعَقْلِ وَالْجَهْلِ فَقَالَ
أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: اعْرِفُوا الْعَقْلَ وَجُنْدَهُ وَالْجَهْلَ وَجُنْدَهُ تَهْتَدُوا قَالَ سَمَاعَةُ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ
لَا نَعْرِفُ إِلَّا مَا عَرَّفْتَنَا، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْعَقْلَ وَهُوَ أَوَّلُ خَلْقٍ
مِنَ الرُّوحَانِيِّينَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ مِنْ نُورِهِ فَقَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ، فَقَالَ اللهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى: خَلَقْتُكَ خَلْقاً عَظِيماً وَكَرَّمْتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي، قَالَ: ثُمَّ خَلَقَ الْجَهْلَ مِنَ
الْبَحْرِ الْأُجَاجِ ظُلْمَانِيّاً فَقَالَ لَهُ: أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ: ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهُ: اسْتَكْبَرْتَ
فَلَعَنَهُ، ثُمَّ جَعَلَ لِلْعَقْلِ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ جُنْداً فَلَمَّا رَأَى الْجَهْلُ مَا أَكْرَمَ اللهُ بِهِ الْعَقْلَ وَمَا أَعْطَاهُ
أَضْمَرَ لَهُ الْعَدَاوَةَ فَقَالَ الْجَهْلُ: يَا رَبِّ، هَذَا خَلْقٌ مِثْلِي خَلَقْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَقَوَّيْتَهُ وَأَنَا ضِدُّهُ
وَلَا قُوَّةَ لِي بِهِ فَأَعْطِنِي مِنَ الْجُنْدِ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ: نَعَمْ فَإِنْ عَصَيْتَ بَعْدَ ذَلِكَ أَخْرَجْتُكَ وَ
جُنْدَكَ مِنْ رَحْمَتِي قَالَ: قَدْ رَضِيتُ فَأَعْطَاهُ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ جُنْداً فَكَانَ مِمَّا أَعْطَى الْعَقْلَ مِنَ الْخَمْسَةِ
وَالسَّبْعِينَ الْجُنْدَ:

۱۴۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کی خدمت میں آپ کے دوستوں کی ایک جماعت موجود تھی اور عقل و جہل کا ذکر ہو رہا تھا حضرت نے فرمایا عقل اور اسکے لشکر کو اور جہل اور اس کے لشکر کو پہچانو ہدایت پا جاؤ گے سماعہ نے کہا میری جان آپ پر فدا ہو ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے بتایا ہے حضرت نے فرمایا خدائے عز و جل نے عقل کو پیدا کیا اور وہ روحانیین میں سب سے پہلی مخلوق ہے جس کو اپنے نور سے یمین عرش سے پیدا کیا اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ خدا نے فرمایا میں نے تجھ کو خلقت عظیم کے ساتھ پیدا کیا اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت دی۔ پھر جہل کو پیدا کیا۔ کھاری دریا سے جو ظلماتی تھا اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گیا

پھر کہا آگے آ۔ وہ آگے نہ آیا۔ خدا نے کہا تو نے تکبر کیا اور اس پر لعنت کی۔ پھر خدا نے عقل کے لئے پچہتر خوبیوں کا لشکر عطا کیا۔ جب جہل نے عقل کا یہ عزت و اکرام دیکھا تو عقل کی عداوت اس کے دل میں سما گئی۔ جہل نے کہا اے معبود تو نے میری طرح عقل کو بھی پیدا کیا ہے تو نے اسکو صاحبِ کرامت و قوت بنا دیا۔ میں اس کی ضد ہوں میرے لئے کوئی قوت نہیں۔ پس جیسا لشکر اسے دیا ہے اپنی رحمت سے مجھے بھی دے۔ خدا نے فرمایا۔ اچھا اگر تو نے اس لشکر کی نافرمانی کی تو میں تجھے اور تیرے لشکر کو اپنی رحمت سے دور کر دوں گا۔ اس نے کہا میں راضی ہوں پس خدا نے اسے بھی پچہتر فوجی دیئے۔

الخير وهو وزير العقل وجعل ضدّه الشر وهو وزير الجهل ؛ والايمان وضدّه الكفر ؛
و التصديق و ضدّه الجحود ؛ و الرجاء و ضدّه القنوط ؛ والعدل و ضدّه الجور ؛
و الرضا و ضدّه السخط ؛ والشكر و ضدّه الكفران ؛ والطمع و ضدّه اليأس ؛
والتوكّل و ضدّه الحرص ؛ و الرأفة و ضدّها القسوة ؛ والرحمة وضدّها الغضب ؛
والعلم و ضدّه الجهل ؛ و الفهم و ضدّه الحمق ؛ والعفّة وضدّها التهتك ؛
و الزهد و ضدّه الرغبة ؛ والرفق وضدّه الخرق ؛ والرهبة و ضدّه الجرأة ؛
والتواضع و ضدّه الكبر ؛ والتؤدة وضدّها التسرّع ؛ والحلم و ضدّها السفه ؛
والصمت وضدّه الهذر ؛ والاستسلام وضده الاستكبار ؛ والتسليم وضدّه الشك ؛
والصبر وضدّه الجزع ؛ والصفح و ضدّه الانتقام ؛ والغنى و ضدّه الفقر ؛
والتذكّر وضدّه السهو ؛ و الحفظ و ضدّه النسيان ؛ والتعطّف و ضدّه القطيعة ؛
والقنوع وضدّه الحرص ؛ و المؤاساة و ضدّها المنع ؛ و المودّة وضدّها العداوة ؛
والوفاء و ضدّه الغدر ؛ والطاعة وضدّها المعصية ؛ والخضوع وضدّه التطاول ؛
والسلامة و ضدّها البلاء ؛ و الحبّ و ضدّه البغض ؛ والصدق وضدّه الكذب ؛
والحقّ وضدّه الباطل ؛ والأمانة وضدّها الخيانة ؛ والاخلاص وضدّه الشوب ؛
والشهامة وضدّها البلادة ؛ و الفهم وضدّه الغباوة ؛ و المعرفة وضدّها الانكار ؛

والمداراة وضدّها المكاشفة ؛ وسلامة الغيب وضدها المماكرة ؛ و الكتمان وضدّه الافشاء ؛ والصلاة وضدّها الاضاعة ، والصوم وضدّه الافطار ؛ والجهاد وضدّه النكول ؛ والحج وضدّه نبذ الميثاق ؛ وصون الحديث وضده النميمة ؛ وبر الوالدين وضده العقوق ؛ والحقيقة وضدّها الرياء ؛ والمعروف وضدّه المنكر ؛ والستر وضدّه التبرّج . والتقيّة وضدّها الاذاعة ؛ والانصاف وضدّه الحميّة ؛ والتهيئة وضدّها البغي ؛ والنظافة وضدّها القذر ؛ والحياء وضدّها الجلع ؛ والقصد وضدّه العدوان ؛ والراحة وضدّها التعب ؛ والسهولة وضدّها الصعوبة ؛ والبركة وضدّها المحق ؛ والعافية وضدّها البلاء ؛ والقوام وضدّه المكاثرة ؛ والحكمة وضدّها الهواء ؛ والوقار وضدّه الخفّة . والسعادة وضدّها الشقاوة ؛ والتوبة وضدّها الاصرار ؛ والاستغفار وضدّه الاغترار ؛ والمحافظة وضدّها التهاون ؛ و الدعاء وضدّه الاستنكاف ، والنشاط وضدّه الكسل ؛ والفرح وضدّه الحزن ؛ والالفة وضدّها الفرقة ؛ والسخاء وضدّه البخل .

پس عقل کی فوج جن کچھتر سے بنائی گئی وہ یہ ہیں :-

خیر جو زیر عقل ہے اس کی ضد شر ہے جو وزیر جہل ہے ایمان جس کی ضد کفر ہے۔ تصدیق جس کی ضد انکار ہے امید جس کی ضد مایوسی ہے۔ عدل جس کی ضد ظلم ہے۔ رضا جس کی ضد غصہ ہے شکر جس کی ضد کفران ہے۔ طمع (امور خیر میں زیادتی کی خواہش) اس کی ضد یاس ہے۔ توکل جس کی ضد حرص ہے۔ مہربانی یا نرم دل جس کی ضد سخت دلی ہے۔ رحمت جس کی ضد غضب ہے۔ علم جس کی ضد جہل ہے۔ فہم جس کی ضد حماقت ہے۔ تفقہ جس کی ضد بہتک ہے زہد جس کی ضد رغبت ہے خوش خوئی جس کی ضد بدخوئی ہے ڈرنا جس کی ضد جرأت ہے یعنی بدی سے ڈرنا جس کی ضد بے باکی ہے فروتنی جس کی ضد دعوی و بزرگی ہے اور فکر و سخن میں آہستگی۔ اس کی ضد جلد بازی ہے اور حلم کی ضد خشادہی ہے اور خاموشی کی ضد ہرزہ گوئی ہے۔ اور قبولیت کی ضد سرکشی ہے۔ تسلیم کی شک ہے ، صبر کی ضد بے قراری ہے۔ درگذر کی ضد انتقام ہے۔ استغنا کی ضد فقر ہے۔ تذکر کی ضد سہو ہے حفظ کی ضد نسیان ، مہربانی کی ضد قطع تعلق اور قناعت کی ضد حرص ہے ۔

محتاجوں سے ہمدردی۔ اس کی ضد ہمدردی کو روک دینا ہی اور محبت کی ضد عداوت ہے اور وفا کی ضد غدر اور طاعت کی ضد معصیت ہے اور گریہ وزاری کی ضد سرکشی اور سلامتی کی ضد بلا اور محبت کی ضد بُغض اور سچ کی ضد جھوٹ اور حق کی ضد باطل اور امانت کی ضد خیانت ہے اور بے غرض کہنے کی ضد غرض آلود بات کرنا ہے اور چیزوں کا جلد تصور کرنا اس کی ضد کو دن بننا ہے۔ فہم کی ضد غبی ہونا ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے اور کسی کی بدی سے چشم پوشی کی ضد اس کا ظاہر کر دینا ہے حاضر و غائب میں کسی ایک روش پر رہنا اس کی ضد ہے دو رنگی ہونا، اور اپنے راز کو چھپانا، اس کی ضد ہے ظاہر کرنا اور نماز کو ادا کرنا، اس کی ضد غفلت سے پیروی آئمہ کو ضائع کرنا ہے اور روزہ رکھنا اس کی ضد ہے شکم پرستی، جنگ کرنا دشمن دین سے اس کی ضد ہے حق سے رُوگردانی اور حج کی ضد ہے پیمان الٰہی کو پس پشت ڈالنا اور لوگوں کی باتوں پر نگاہ رکھنا اس کی ضد ہے چغل خوری اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اس کی ضد ہے ان کی نافرمانی اور حقیقت کی ضد ہے ریا اور معروف کی ضد منکر ہے اور ستر کی ضد اظہار خوبی اور تقیہ کی ضد ہے اظہار حق بے باکی سے کرنا اور انصاف کی ضد ہے لوگوں کے درمیان تفاوت قائم کرنا۔ بے وجہ اور دشمن سے رضا جوئی جس میں دونوں کے لئے بہتری ہو اس کی ضد زیادہ روی ہے اور پاکیزگی ضد چرک ہے شرم کی ضد بے شرمی ہے اور میانہ روی کی ضد حد سے گزرنا ہے، راحت کی ضد تعب اور سہولت کی ضد صعوبت اور برکت کی ضد نحوست، اور عافیت کی ضد بلا اور دوام کی ضد مُکاثرہ۔ ضد حکمت خواہش ہائے بد اور وقار کی ضد سبکی اور سعادت کی ضد شقاوت، توبہ کی ضد اصرار ہے استغفار کی ضد ہے اغترار با وجود گناہ نعمت ہائے الٰہی کھانا اور نگہداری امر و نہی کی ضد ہے سہل انگاری اور دعا کی ضد ہے اس سے روگردانی اور نشاط کی ضد ہے کاہلی، خوشی کی ضد حزن ہے الفت کی ضد فرقت اور سخاوت کی ضد بخل ہے۔

وَلَا تَجْتَمِعُ هٰذِهِ الْخِصَالُ كُلُّهَا مِنْ أَجْنَادِ الْعَقْلِ إِلَّا فِي نَبِيٍّ، أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ أَوْ مُؤْمِنٍ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَ أَمَّا سَائِرُ ذٰلِكَ مِنْ مَوَالِينَا فَإِنَّ أَحَدَهُمْ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ فِيهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْجُنُودِ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ وَ يَنْقَى مِنْ جُنُودِ الْجَهْلِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَكُونُ فِي الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ، وَ إِنَّمَا يُدْرَكُ ذٰلِكَ بِمَعْرِفَةِ الْعَقْلِ وَ جُنُودِهِ وَ بِمُجَانَبَةِ الْجَهْلِ وَ جُنُودِهِ، وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَ إِيَّاكُمْ لِطَاعَتِهِ وَ مَرْضَاتِهِ.

اجناد عقل کی یہ تمام قسمیں نہیں جمع ہوتیں مگر نبی یا وصی نبی میں اس مومن میں جس کے ایمان قلبی کا امتحان خدا نے لیا ہو رہے باقی ہمارے موالی تو ان میں سے کوئی ایسا نہیں جس میں جنود عقل سے کوئی چیز نہ پائی جاتی ہو مگر جنود جہل سے بھی اس میں کچھ ہوگا۔ لہذا وہ بلند درجہ میں انبیاء اور اوصیا کے ساتھ ہوگا اور وہ یہ درجہ پائے گا عقل اور اس کے لشکر کی معرفت اور جہل سے دور کردینے کی بناء پر خدا ہم کو اور تم کو اپنی اطاعت اور مرضی کی توفیق دے۔

۱۵ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَا كَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْعِبَادَ بِكُنْهِ عَقْلِهِ قَطُّ، وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ.

۱۵ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہیں کلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے بندوں سے ان کی عقل کے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہم گروہ انبیا کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقلوں کے کلام کریں۔

۱۶ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ قُلُوبَ الْجُهَّالِ تَسْتَفِزُّهَا الْأَطْمَاعُ وَ تَرْتَهِنُهَا الْمُنَى وَ تَسْتَعْلِقُهَا الْخَدَائِعُ

۱۶ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جاہل کے دل ان شکاری جانوروں کی طرح ہیں کہ طمع ان کو اپنی جگہ سے نکالتی ہے اور وہ شیطانی فریب کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

۱۷ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أَكْمَلُ النَّاسِ عَقْلاً أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً

۱۷ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انھوں نے جعفر بن محمد الاشعری سے اور انھوں نے

عبید اللہ الدہقان سے۔ عبید اللہ الدہقان نے دُرُست۔ اور دُرُست نے ابراہیم بن الحمید سے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کا خُلق اچھا ہے وہی لوگوں میں کامل العقل ہے۔

۱۸ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام فَتَذَاكَرْنَا الْعَقْلَ وَالْأَدَبَ فَقَالَ: يَا أَبَا هَاشِمٍ الْعَقْلُ حِبَاءٌ مِنَ اللَّهِ، وَالْأَدَبُ كُلْفَةٌ، فَمَنْ تَكَلَّفَ الْأَدَبَ قَدَرَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَكَلَّفَ الْعَقْلَ لَمْ يَزْدَدْ بِذَلِكَ إِلَّا جَهْلاً.

۱۸ ابوہاشم جعفری سے مروی ہے کہ ہم امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے پس عقل اور عقلمندی کا تذکرہ ہونے لگا۔ حضرت نے فرمایا اے ابوہاشم عقل بخشش الٰہی ہے جو کسی کو کم ملی ہے اور کسی کو زیادہ اور خردمندی اختیاری ہے۔ جو بڑھانا چاہے گا بڑھا لے گا اور جو دعوت عقل وفہم کرے گا اور علم کو اپنے سے بلند پایہ انسان سے حاصل نہ کرے وہ جہالت کو بڑھائے گا۔

۱۹ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ لِي جَاراً كَثِيرَ الصَّلَاةِ كَثِيرَ الصَّدَقَةِ، كَثِيرَ الْحَجِّ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ: فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ، كَيْفَ عَقْلُهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَ لَهُ عَقْلٌ، قَالَ: فَقَالَ: لَا يَرْتَفِعُ بِذَلِكَ مِنْهُ.

۱۹ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو بہت نمازیں پڑھتا ہے، بہت صدقہ دیتا ہے اور بہت حج کرتا ہے۔ فرمایا اے اسحاق اس کی عقل کیسی ہے۔ میں نے کہا اسے عقل نہیں۔ فرمایا۔ تو وہ ان عبادات سے فائدہ نہیں پائے گا۔

۲۰ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيِّ، عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام: لِمَاذَا بَعَثَ اللَّهُ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عليه السلام بِالْعَصَا وَيَدِهِ الْبَيْضَاءِ وَآلَةِ

السِّحْرِ؟ وَبَعَثَ عِيسَى عليه السلام بِآلَةِ الطِّبِّ؟ وَبَعَثَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الأَنْبِيَاءِ بِالْكَلَامِ وَالْخُطَبِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ لَمَّا بَعَثَ مُوسَى عليه السلام كَانَ الْغَالِبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ السِّحْرَ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ بِمَا لَمْ يَكُنْ فِي وُسْعِهِمْ مِثْلُهُ وَ مَا أَبْطَلَ بِهِ سِحْرَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّ اللهَ بَعَثَ عِيسَى عليه السلام فِي وَقْتٍ قَدْ ظَهَرَتْ فِيهِ الزَّمَانَاتُ وَ احْتَاجَ النَّاسُ إِلَى الطِّبِّ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ بِمَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ مِثْلُهُ وَ بِمَا أَحْيَا لَهُمُ الْمَوْتَى وَ أَبْرَأَ الأَكْمَهَ وَالأَبْرَصَ بِإِذْنِ اللهِ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ

۲۰ ابو یعقوب بغدادی سے روایت ہے کہ ابن سکیت نے امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیوں بھیجا خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو عصا اور ید بیضا اور دیگر چیزیں دے کر جو جادو جیسی تھیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو آلات طب جیسی چیزوں کے ساتھ بھیجا۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا درود ہو ان پر اور تمام انبیاء پر کلام و خطابت کے ساتھ بھیجا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جس زمانہ میں خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا اس زمانہ میں لوگوں پر سحر کا بڑا غلبہ تھا پس موسیٰ علیہ السلام نے دکھلائی ان کو خدا کی طرف سے ایسی چیز کہ اس کی مثل لانا ان کی طاقت سے باہر تھا ان معجزات سے ان کے سحر زائل ہو گئے اور خدا کی حجت ان پر ثابت ہو گئی اور عیسیٰ کے زمانہ میں طب کا بڑا زور تھا پس خدا نے ان کو وہ چیز دی جو لوگوں کے پاس نہ تھی پس انھوں نے مُردوں کو زندہ کیا اور برصوں اور مجذوموں کو اچھا کیا۔ باذن خدا اور اس طرح خدا کی حجت ان پر تمام ہوئی۔

۲۱ وَ إِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وآلہ فِي وَقْتٍ كَانَ الْغَالِبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ الْخُطَبَ وَالْكَلَامَ وَأَظُنُّهُ قَالَ: الشِّعْرَ. فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ مِنْ مَوَاعِظِهِ وَ حِكَمِهِ مَا أَبْطَلَ بِهِ قَوْلَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ: تَاللهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ قَطُّ فَمَا الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ الْيَوْمَ؟ قَالَ. فَقَالَ عليه السلام: الْعَقْلُ يُعْرَفُ بِهِ الصَّادِقُ عَلَى اللهِ فَيُصَدِّقُهُ وَالْكَاذِبُ عَلَى اللهِ فَيُكَذِّبُهُ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ: هَذَا وَاللهِ هُوَ الْجَوَابُ.

اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے زمانہ میں جب کہ لوگوں پر خطبوں اور کلام کا بہت زیادہ

اثر تھا۔ پس خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مواعظ دیئے اور اپنا کلام جس نے ان لوگوں کے قول کو باطل کر دیا اور خدا کی حجت ان لوگوں پر قائم کر دی۔ ابن سکیت نے یہ سن کر کہا میں نے آپ جیسا عالم کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہا یہ بھی ارشاد ہو کہ اب خدا کی حجت اس کی مخلوق پر کون ہے۔ فرمایا عقل جس سے پہچانا جاتا ہے اس صادق کو جو اللہ کی طرف سے ہدایت لاتا ہے پس عقل اس کی تصدیق کرتی ہے اور جھوٹے کو پہچان کر اس کی تکذیب کرتی ہے ابن سکیت نے کہا۔ بیشک یہی جواب ہے۔

٢١ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعْشَى، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مَوْلًى لِبَنِي شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ اللَّهُ يَدَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْعِبَادِ فَجَمَعَ بِهَا عُقُولَهُمْ وَكَمَلَتْ بِهِ أَحْلَامُهُمْ.

۲۱ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب ہمارا قائم خروج کرے گا تو خدا اپنی رحمت کا ہاتھ لوگوں کے سر پر رکھے گا جس سے ان کی عقلیں درست اور افہام کامل ہوں گے۔

٢٢ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ النَّبِيُّ، وَالْحُجَّةُ فِيمَا بَيْنَ الْعِبَادِ وَبَيْنَ اللَّهِ الْعَقْلُ.

۲۲ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی خدا کے بندوں پر اس کی حجت ہے اور اللہ اور بندوں کے درمیان عقل حجت ہے۔

٢٣ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: دِعَامَةُ الْإِنْسَانِ الْعَقْلُ، وَالْعَقْلُ مِنْهُ الْفِطْنَةُ وَالْفَهْمُ وَالْحِفْظُ وَالْعِلْمُ، وَبِالْعَقْلِ يَكْمُلُ، وَهُوَ دَلِيلُهُ وَمُبْصِرُهُ وَمِفْتَاحُ أَمْرِهِ، فَإِذَا كَانَ تَأْيِيدُ عَقْلِهِ مِنَ النُّورِ كَانَ عَالِماً، حَافِظاً، ذَاكِراً، فَطِناً، فَهِماً، فَعَلِمَ بِذَلِكَ كَيْفَ وَلِمَ وَحَيْثُ، وَعَرَفَ مَنْ نَصَحَهُ وَمَنْ غَشَّهُ، فَإِذَا عَرَفَ ذَلِكَ عَرَفَ مَجْرَاهُ وَمَوْصُولَهُ وَمَفْصُولَهُ، وَأَخْلَصَ الْوَحْدَانِيَّةَ لِلَّهِ وَالْإِقْرَارَ بِالطَّاعَةِ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ مُسْتَدْرِكاً لِمَا فَاتَ، وَوَارِداً عَلَى مَا هُوَ آتٍ، يَعْرِفُ مَا هُوَ فِيهِ، وَلِأَيِّ شَيْءٍ هُوَ هَاهُنَا، وَمِنْ أَيْنَ يَأْتِيهِ، وَإِلَى مَا هُوَ صَائِرٌ، وَذَلِكَ كُلُّهُ مِنْ

تَأْيِيدِ الْعَقْلِ

۲۳ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ستون انسانیت عقل ہے اور خردمندی سے چار چیزیں حاصل ہوتی ہیں اوّل محکمات قرآنی سے باطل اماموں کے عیب بتانا اور دوسرے امامان حق کے مرتبہ کو سمجھنا تیسرے اپنی حد کو نگاہ رکھنا متشابہات قرآن وغیرہ میں چوتھے یاد کرنا مسائل دین کا امامان حق سے اور عقل سے آدمی کامل ہوتا ہے عقل رہنمائے انسان ہوتی ہے چراغ چشم ہے اور کلید کار بستہ پس عقل کی مدد سے انسان دلائل ربوبیت اور محکمات قرآن کا عالم ہوتا ہے اور مسائل دین کی حفاظت کرتا ہے اور شناور امامان حق کرتا ہے اور ان کے مرتبہ کا سمجھنے والا ہوتا ہے پس وہ جان لیتا ہے کہ پیغمبر کے بعد اس کی اُمت کا حال کیا ہوا اور کیوں ہوا اور کہاں ہوا اور وہ جانتا ہے کہ کس سے ملے اور کس سے الگ رہے تو اس نے حق کے مجرانے وصول کو پہچان لیا۔ پھر اس نے توحید رب کو خلوص سے لیا اور اس کی اطاعت کا اقرار کیا۔ جب ایسا تو اس نے فوت شدہ چیز کو پالیا اور آنے والی حالت کو سمجھ لیا اور یہ بھی جان لیا کہ وہ کن حالات میں ہے اور کس وجہ سے ہے کہاں سے آیا اور کہاں جا رہا ہے یہ سب بتائید عقل ہے۔

۲۴ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعَقْلُ دَلِيلُ الْمُؤْمِنِ.

۲۴ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عقل مومن کی رہنما ہے۔

۲۵ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: يَا عَلِيُّ لَا فَقْرَ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالَ أَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ.

۲۵ ۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ جہالت سے بڑھ کر محتاجی نہیں عقل سے زیادہ مفید تر کوئی چیز نہیں۔

۲۶ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ. ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَدْبِرْ

فَأَدْبَرَ. فَقالَ: وَ عِزَّتي وَ جَلالي ما خَلَقْتُ خَلقاً أَحْسَنَ مِنكَ، إِيّاكَ آمُرُ وَ إِيّاكَ أَنْهىٰ وَ إِيّاكَ أُثيبُ وَ إِيّاكَ أُعاقِبُ.

۲۶ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے عقل کو پیدا کیا۔ پس اس سے کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ پھر کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹی۔ پھر فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ اچھی پیدا نہیں کی میں تجھ ہی کو امر و نہی کا حکم دیتا ہوں اور تجھ ہی سے ثواب دوں گا اور تجھ ہی سے عذاب دوں گا۔

۲۷ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبي مَسْرُوقٍ النَّهْديِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خالِدٍ، عَنْ إِسْحاقَ بْنِ عَمّارٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبي عَبْدِاللّٰهِ عليه السلام: الرَّجُلُ آتيهِ وَ أُكَلِّمُهُ بِبَعْضِ كَلامي فَيَعْرِفُهُ كُلَّهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ آتيهِ فَأُكَلِّمُهُ بِالْكَلامِ فَيَسْتَوْفي كَلامي كُلَّهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ عَلَيَّ كَما كَلَّمْتُهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ آتيهِ فَأُكَلِّمُهُ فَيَقُولُ: أَعِدْ عَلَيَّ فَقالَ: يا إِسْحاقُ وَ ما تَدْري لِمَ هٰذا؟ قُلْتُ: لا، قالَ: الَّذي تُكَلِّمُهُ بِبَعْضِ كَلامِكَ فَيَعْرِفُهُ كُلَّهُ فَذاكَ مَنْ عُجِنَتْ نُطْفَتُهُ بِعَقْلِهِ وَ أَمَّا الَّذي تُكَلِّمُهُ فَيَسْتَوْفي كَلامَكَ ثُمَّ يُجيبُكَ عَلىٰ كَلامِكَ فَذاكَ الَّذي رُكِّبَ عَقْلُهُ فيهِ في بَطْنِ أُمِّهِ وَ أَمَّا الَّذي تُكَلِّمُهُ بِالْكَلامِ فَيَقُولُ: أَعِدْ عَلَيَّ فَذاكَ الَّذي رُكِّبَ عَقْلُهُ فيهِ بَعْدَ ما كَبُرَ فَهُوَ يَقُولُ لَكَ: أَعِدْ عَلَيَّ.

۲۷ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ایک شخص کے پاس آتا ہوں اور اس سے کلام کرتا ہوں۔ تھوڑا سا وہ میرے کل کلام کا مطلب سمجھ جاتا ہے اور بیان کر دیتا ہے جو کچھ میں نے اس سے بیان کیا۔ دوسرا وہ ہے کہ جب میں اس سے پوری بات بیان کر دیتا ہوں تب سمجھتا ہے اور تیسرا وہ ہے کہ جب میں اس سے بیان کرتا ہوں تو وہ اعادہ چاہتا ہے فرمایا: جو بعض کلام سے پوری بات سمجھ جاتا ہے۔ وہ وہ ہے جس کے نطفہ میں عقل خمیر ہے اور دوسرا وہ ہے جس کو عقل ملی ہے بطن مادر میں اور تیسرا وہ ہے جس کو بڑا ہونے پر عقل ملی ہے۔

۲۸ ـ عدّة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد، عن بعض من رفعه، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا رأيتم الرجل كثير الصلاة كثير الصيام فلا تباهوا به حتّى تنظروا كيف عقله؟

۲۸۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم کسی کو نماز روزہ کرنے والا پاؤ تو اس پر فخر نہ کرو۔ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اس کی عقل کیسی ہے۔

۲۹۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، رَفَعَهُ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: يَا مُفَضَّلُ لَا يُفْلِحُ مَنْ لَا يَعْقِلُ وَلَا يَعْقِلُ مَنْ لَا يَعْلَمُ وَسَوْفَ يَنْجُبُ مَنْ يَفْهَمُ وَيَظْفَرُ مَنْ يَحْلُمُ وَالْعِلْمُ جُنَّةٌ وَالصِّدْقُ عِزٌّ وَالْجَهْلُ ذُلٌّ وَالْفَهْمُ مَجْدٌ وَالْجُودُ نُجْحٌ وَحُسْنُ الْخُلُقِ مَجْلَبَةٌ لِلْمَوَدَّةِ وَالْعَالِمُ بِزَمَانِهِ لَا تَهْجُمُ عَلَيْهِ اللَّوَابِسُ وَالْحَزْمُ مَسَاءَةُ الظَّنِّ وَبَيْنَ الْمَرْءِ وَالْحِكْمَةِ نِعْمَةُ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلُ شَقِيٌّ بَيْنَهُمَا وَاللهُ وَلِيُّ مَنْ عَرَفَهُ وَعَدُوُّ مَنْ تَكَلَّفَهُ وَالْعَاقِلُ غَفُورٌ وَالْجَاهِلُ خَتُورٌ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُكْرَمَ فَلِنْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُهَانَ فَاخْشُنْ وَمَنْ كَرُمَ أَصْلُهُ لَانَ قَلْبُهُ وَمَنْ خَشُنَ عُنْصُرُهُ غَلُظَ كَبِدُهُ وَمَنْ فَرَّطَ تَوَرَّطَ وَمَنْ خَافَ الْعَاقِبَةَ تَثَبَّتَ عَنِ التَّوَغُّلِ فِيمَا لَا يَعْلَمُ وَمَنْ هَجَمَ عَلَى أَمْرٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ جَدَعَ أَنْفَ نَفْسِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَمْ يَفْهَمْ وَمَنْ لَمْ يَفْهَمْ لَمْ يَسْلَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْلَمْ لَمْ يُكْرَمْ، وَمَنْ لَمْ يُكْرَمْ يُهْضَمْ وَمَنْ يُهْضَمْ كَانَ أَلْوَمَ وَمَنْ كَانَ كَذَلِكَ كَانَ أَحْرَى أَنْ يَنْدَمَ.

۲۹۔ مفضل ابن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا نہیں فلاح پائے گا وہ جسے عقل نہیں اور نہیں اس کو عقل جس کے پاس علم نہیں۔ جو فہم رکھتا ہے وہ شرافت حاصل کرے گا اور جو حلیم ہے وہ فتح پائے گا۔ علم سپر ہے راستی عزت ہے۔ جہل ذلت ہے اور فہم اور مال سے سخاوت کرنا باعثِ نجات ہے اور حُسن خلق جالب مودت ہے عالم زمانہ پر وسواس شیطانی کا غلبہ نہیں ہوتا اور پختہ کاری یہ ہے کہ لوگوں کی ظاہری حالت سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ اکثر لوگوں کا باطن خراب ہوتا ہے آدمی اور حکمت کے درمیان۔ عالم دانا نعمت ہے اور جاہل شقی ہے ان کے درمیان خدا دوست ہے جس نے اس کی معرفت حاصل کی اور پیروی ظن نہ کی۔ اور دشمن ہے اس کا جس نے اسے رب العالمین نہ سمجھا خردمند بخشنے والا بے ادبی کا ہے اور جاہل فریب دینے والا ہے اگر تو گرامی قدر ہونا چاہتا ہے تو نرمی کر اور اگر چاہتا ہے کہ لوگ تجھے ذلیل سمجھیں تو سختی کر جس کی نسل بزرگ ہوتی ہے اس کا دل نرم ہوتا ہے جس کی ذات بد ہوتی ہے اس کا دل سخت ہوتا ہے جو بولنے میں جلدی کرتا ہے وہ نجات سے دور رہتا ہے جو عافیت اندیش ہے وہ جس چیز کو نہیں جانتا اس سے دور رہنے میں خودداری کرتا ہے اور جو بغیر علم کسی چیز میں دخل دیتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے جو (نہیں جانتا کہ امام حق کون ہے)۔ وہ نہیں سمجھتا اور جو نہیں سمجھتا

وہ شبہات سے محفوظ نہیں رہتا اور جو ایسا نہیں وہ عزت دار نہیں عبداللہ کرم ہے اور جو ایسا ہے وہ لوگوں کے درمیان سرزنش کیا ہوا ہے اور جو ایسا ہے وہ ملامت کیا ہوا ہے اور جو ایسا ہے اس کا نتیجہ ندامت ہے۔

٢٠۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنِ اسْتَحْكَمَتْ لِي فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ احْتَمَلْتُهُ عَلَيْهَا وَ اغْتَفَرْتُ فَقْدَ مَا سِوَاهَا وَلَا أَغْتَفِرُ فَقْدَ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ ، لِأَنَّ مُفَارَقَةَ الدِّينِ مُفَارَقَةُ الْأَمْنِ فَلَا يَتَهَنَّأُ بِحَيَاةٍ مَعَ مَخَافَةٍ ، وَ فَقْدُ الْعَقْلِ فَقْدُ الْحَيَاةِ وَلَا يُقَاسُ إِلَّا بِالْأَمْوَاتِ.

٢٠۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جس میں نیک خصلتوں میں سے ایک خصلت بھی پاؤں گا تو میں اپنے خیمیوں میں شمار کروں گا اس ایک خصلت کی وجہ سے اور معاف کر دوں گا اس کے ماسوا کو اور نہیں معاف کروں گا فقدان عقل کو اور فقدان دین کو کیوں کہ دین سے مفارقت خوف ہے اور اس خوف کے ساتھ زندگی خوش گوار نہیں اور عقل کا نہ ہونا زندگی کا نہ ہونا ہے جس کا قیاس مردوں پر کرنا چاہیئے۔

٢١۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ دَلِيلٌ عَلَى ضَعْفِ عَقْلِهِ.

٢١۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا انسان کا اپنے نفس پر مغرور ہونا اس کی عقل کی کمزوری کی دلیل ہے۔

٢٢۔ أَبُو عَبْدِاللهِ الْعَاصِمِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَهُ أَصْحَابُنَا وَ ذُكِرَ الْعَقْلُ قَالَ : فَقَالَ عليه السلام لَا يُعْبَأُ بِأَهْلِ الدِّينِ مِمَّنْ لَا عَقْلَ لَهُ قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ مِمَّنْ يَصِفُ هَذَا الْأَمْرَ قَوْماً لَا بَأْسَ بِهِمْ عِنْدَنَا وَلَيْسَتْ لَهُمْ تِلْكَ الْعُقُولُ فَقَالَ : لَيْسَ هَؤُلَاءِ مِمَّنْ خَاطَبَ اللهُ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْعَقْلَ فَقَالَ لَهُ : أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، وَ قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ، فَقَالَ : وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْكَ أَوْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ ، بِكَ آخُذُ وَ بِكَ أُعْطِي.

۲۲ ۔ حسن ابن جہم سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے سامنے عقل کا ذکر آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اہل دین کے لئے وہ لوگ ساقط الاعتبار ہیں جن کو عقل نہیں۔ میں نے کہا۔ ہم شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن میں بظاہر کوئی عیب نظر نہیں آتا، لیکن وہ صاحب عقل نہیں۔ فرمایا تو یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا ہے کہ جب اس نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا۔ آگے آ۔ پس وہ آگے آئی، پھر کہا پیچھے ہٹ، پس وہ پیچھے ہٹی، پھر فرمایا قسم ہے اپنے عزت وجلال کی میں نے تجھ سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے میں تیری ہی وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیرے ہی وجہ سے عطا کروں گا۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْإِيمَانِ وَالْكُفْرِ إِلَّا قِلَّةُ الْعَقْلِ قِيلَ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَاابْنَ رَسُولِ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ يَرْفَعُ رَغْبَتَهُ إِلَى مَخْلُوقٍ فَلَوْأَخْلَصَ نِيَّتَهُ لِلهِ لَأَتَاهُ الَّذِي يُرِيدُ فِي أَسْرَعَ مِنْ ذَلِكَ.

۲۳ ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر ایمان کے درمیان نہیں ہے فرق مگر قلتِ عقل کا۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیسے یابن رسول اللہ۔ فرمایا۔ کبھی بندہ اپنی حاجت کو دوسرے بندہ کی طرف لے جاتا ہے پس اگر اس امر میں اس کی نیت خالص ہوتی ہے اور اللہ کی طرف اس کی رجوع باقی رہتی ہے تو اللہ جلد اس کی حاجت کو بر لاتا ہے۔

۲۴ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ، عن أبي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: بِالْعَقْلِ اسْتُخْرِجَ غَوْرُ الْحِكْمَةِ وَ بِالْحِكْمَةِ اسْتُخْرِجَ غَوْرُ الْعَقْلِ وَ بِحُسْنِ السِّيَاسَةِ يَكُونُ الْأَدَبُ الصَّالِحُ قَالَ: وَ كَانَ يَقُولُ: التَّفَكُّرُ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيرِ كَمَا يَمْشِي الْمَاشِي فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ بِحُسْنِ التَّخَلُّصِ وَ قِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

الف [عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِاللهِ الْبَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ إِنَّ أَوَّلَ الْأُمُورِ وَ مَبْدَأَهَا وَ قُوَّتَهَا وَ عِمَارَتَهَا الَّتِي لَا يَنْتَفِعُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِهِ الْعَقْلُ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ زِينَةً لِخَلْقِهِ وَ نُوراً لَهُمْ فَبِالْعَقْلِ عَرَفَ الْعِبَادُ خَالِقَهُمْ

وَأَنَّهُمْ مَخْلُوقُونَ وَأَنَّهُ الْمُدَبِّرُ لَهُمْ وَأَنَّهُمُ الْمُدَبَّرُونَ وَأَنَّهُ الْبَاقِي وَهُمُ الْفَانُونَ، وَاسْتَدَلُّوا بِعُقُولِهِمْ عَلَى مَا رَأَوْا مِنْ خَلْقِهِ، مِنْ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَشَمْسِهِ وَقَمَرِهِ وَلَيْلِهِ وَنَهَارِهِ، أَنَّ لَهُ وَلَهُمْ خَالِقاً وَمُدَبِّراً لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزُولُ وَعَرَفُوا بِهِ الْحَسَنَ مِنَ الْقَبِيحِ وَأَنَّ الظُّلْمَةَ فِي الْجَهْلِ وَأَنَّ النُّورَ فِي الْعِلْمِ فَهَذَا مَا دَلَّهُمْ عَلَيْهِ الْعَقْلُ.

قِيلَ لَهُ: فَهَلْ يَكْتَفِي الْعِبَادُ بِالْعَقْلِ دُونَ غَيْرِهِ؟ قَالَ: إِنَّ الْعَاقِلَ لِدَلَالَةِ عَقْلِهِ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ قِوَامَهُ وَزِينَتَهُ وَهِدَايَتَهُ عَلِمَ أَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّهُ وَ عَلِمَ أَنَّ لِخَالِقِهِ مَحَبَّةً وَأَنَّ لَهُ كَرَاهَةً وَأَنَّ لَهُ طَاعَةً وَأَنَّ لَهُ مَعْصِيَةً فَلَمْ يَجِدْ عَقْلَهُ يَدُلُّهُ عَلَى ذَلِكَ وَعَلِمَ أَنَّهُ لَا يُوصَلُ إِلَيْهِ إِلَّا بِالْعِلْمِ وَطَلَبِهِ وَ أَنَّهُ لَا يَنْتَفِعُ بِعَقْلِهِ إِنْ لَمْ يُصِبْ ذَلِكَ بِعِلْمِهِ فَوَجَبَ عَلَى الْعَاقِلِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ الَّذِي لَا قِوَامَ لَهُ إِلَّا بِهِ.

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ حُمْرَانَ وَ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَمَّالِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا غِنَاءَ أَخْصَبُ مِنَ الْعَقْلِ وَلَا فَقْرَ أَحَطُّ مِنَ الْحُمْقِ وَلَا اسْتِظْهَارَ فِي أَمْرٍ بِأَكْثَرَ مِنَ الْمَشُورَةِ فِيهِ]

وَهَذَا آخِرُ كِتَابِ الْعَقْلِ [وَالْجَهْلِ]

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عقل سے حکمت حاصل ہوتی ہے اور حکمت سے عقل اور اچھی نگہبان سے ادب صالح حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تفکر عقل مند کے قلب کی حیات ہے جیسا کہ چلتا ہے چلنے والا تاریکیوں میں نور کے ساتھ خوبی نجات اور کمی ورنگ کو لے کر

كِتَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(بَابُ)

فَرْضِ الْعِلْمِ وَ وُجُوبِ طَلَبِهِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

١ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَلَا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ.

کتاب فضل علم

فرضِ علم و وجوب طلبِ علم و ترغیبِ علم

باب دوم (٢)

١ـ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ.

٢ـ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: سُئِلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: هَلْ يَسَعُ النَّاسَ تَرْكُ الْمَسْأَلَةِ عَمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ: لَا.

(۳) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کیا یہ درست ہے کہ انسان کو جس چیز کے معلوم کرنے کی ضرورت ہو اس کے متعلق سوال ترک کر دے۔ فرمایا نہیں۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ اعْلَمُوا أَنَّ كَمَالَ الدِّينِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ بِهِ، أَلَا وَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ أَوْجَبُ عَلَيْكُمْ مِنْ طَلَبِ الْمَالِ، إِنَّ الْمَالَ مَقْسُومٌ مَضْمُونٌ لَكُمْ، قَدْ قَسَمَهُ عَادِلٌ بَيْنَكُمْ وَضَمِنَهُ وَسَيَفِي لَكُمْ، وَالْعِلْمُ مَخْزُونٌ عِنْدَ أَهْلِهِ، وَقَدْ أُمِرْتُمْ بِطَلَبِهِ مِنْ أَهْلِهِ فَاطْلُبُوهُ.

۴۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگو سمجھ لو کہ کمال دین، طلب علم اور اس پر عمل کرنے میں ہے آگاہ ہو کہ علم کا طلب کرنا تمہارے لئے مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے کیونکہ مال تمہارے لئے تقسیم شدہ ہے اور خدا اس کا ضامن ہے یعنی رزق کا وہ تم تک ضرور پہنچے گا اور علم محفوظ ہے اس کے اہل کے پاس اور اس کی طلب کا تم کو حکم دیا گیا ہے پس جو اس کے اہل ہیں (آئمہ طاہرین)۔ ان سے طلب کرو۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ.
وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ.

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے آگاہ ہو کہ اللہ طالبان علم کو دوست رکھتا ہے۔

٦ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: تَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ مَنْ لَمْ يَتَفَقَّهْ مِنْكُمْ فِي الدِّينِ فَهُوَ أَعْرَابِيٌّ إِنَّ اللهَ يَقُولُ [فِي كِتَابِهِ] : وَلِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ.

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دینی مسائل کو یاد کرو جو تم میں ایسا نہ کرے گا تو وہ بدو عرب کی مانند ہوگا۔ خدا قرآن میں کہتا ہے علم دین لوگ حاصل کریں اور ڈرائیں اپنی قوم کو جب وہ ان کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ عذر کریں۔

۷۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالتَّفَقُّهِ فِي دِينِ اللهِ وَلَا تَكُونُوا أَعْرَاباً فَإِنَّهُ مَنْ لَمْ يَتَفَقَّهْ فِي دِينِ اللهِ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يُزَكِّ لَهُ عَمَلاً.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہارے لئے علم دین حاصل کرنا لازم ہے اور تم بدو عرب نہ بنو کیوں کہ وہ علم دین حاصل نہیں کرتے تم اِن میں سے نہ بنو جن پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ کرے گا اور اس کے لئے کوئی عمل پاکیزہ نہ جانے گا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَوَدِدْتُ أَنَّ أَصْحَابِي ضُرِبَتْ رُؤُوسُهُمْ بِالسِّيَاطِ حَتَّى يَتَفَقَّهُوا.

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ میرے اصحاب کے سروں پر کوڑے مارے جائیں تاکہ وہ علم دین حاصل کریں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ، لَزِمَ بَيْتَهُ وَلَمْ يَتَعَرَّفْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ إِخْوَانِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: كَيْفَ يَتَفَقَّهُ هَذَا فِي دِينِهِ؟

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی نے کہا کہ ایک شخص ہے جس نے آپ کی امامت کو پہچان لیا ہے اور خانہ نشین ہو گیا ہے اپنے بھائیوں میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ فرمایا اس کو علم کیسے حاصل ہو گا۔ درآنحالیکہ معلومات کا دروازہ اس نے اپنے اوپر بند کر لیا۔

باب سوئم (۳)

صفت علم و فضیلت علم و علماء

صِفَةِ الْعِلْمِ وَفَضْلِهِ وَفَضْلِ الْعُلَمَاءِ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ قَدْ أَطَافُوا بِرَجُلٍ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: عَلَّامَةٌ فَقَالَ: وَمَا الْعَلَّامَةُ؟ فَقَالُوا لَهُ: أَعْلَمُ النَّاسِ بِأَنْسَابِ الْعَرَبِ وَوَقَائِعِهَا وَأَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْأَشْعَارِ وَالْعَرَبِيَّةِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: ذَاكَ عِلْمٌ لَا يَضُرُّ مَنْ جَهِلَهُ وَلَا يَنْفَعُ مَنْ عَلِمَهُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله: إِنَّمَا الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ وَمَا خَلَاهُنَّ فَهُوَ فَضْلٌ.

۱۔ امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ مسجد میں تھے تو لوگوں کو ایک شخص کے گرد جمع پایا۔ فرمایا۔ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا ہے یہ علامہ ہے فرمایا کیسا علامہ، انھوں نے کہا۔ یہ انساب عرب کا سب سے بہتر جاننے والا ہے اور ان کے وقائع کا عالم ہے اور ایام جاہلیت کے اشعار عربیہ سے واقف ہے حضرت نے فرمایا یہ ایسا علم ہے کہ جس کے نہ جاننے سے کوئی نقصان نہیں اور جاننے سے کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں آیات محکمات کے متعلق، فریضہ

عادلہ کے متعلق اور سنتِ قائمہ کے متعلق اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضلِ الٰہی ہے۔

٢۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِرْهَماً وَلَا دِينَاراً وَ إِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَظّاً وَافِراً، فَانْظُرُوا عِلْمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ؟ فَإِنَّ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلَفٍ عُدُولاً يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَ تَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

٢۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا۔ اس نے کافی نصیب پالیا۔ پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ یہ علم ہم اہلبیت کا ہے کیونکہ جو علم پیغمبر نے امت کے لئے چھوڑا ہے اس کے وارث ہم اہلبیت رسول ہیں جو عادل ہیں جو رد کرتے ہیں غالین کی تحریف اور اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔

٣۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْراً فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ.

٣۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے علم دین عطا کرتا ہے

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ: الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ التَّفَقُّهُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَ تَقْدِيرُ الْمَعِيشَةِ.

٤۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کمال نام ہے علم دین حاصل کرنے، مصیبت پر صبر کرنے اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرنے کا۔

۵ ۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: الْعُلَمَاءُ أُمَنَاءُ، وَالْأَتْقِيَاءُ حُصُونٌ وَالْأَوْصِيَاءُ سَادَةٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: الْعُلَمَاءُ مَنَارٌ وَالْأَتْقِيَاءُ حُصُونٌ وَالْأَوْصِيَاءُ سَادَةٌ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق نے علماء اسرار الٰہیہ کے امانتدار ہیں اور اتقیاء مستحکم قلعے ہیں کہ دشمنوں کے حملوں سے بچاتے ہیں اور اوصیاء سردار اُمت ہیں۔ دوسری روایت میں ہے علماء مینار ہدایت ہیں اتقیاء قلعہ ہیں اور اوصیاء سردار ہیں۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكِنْدِيِّ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَتَفَقَّهُ مِنْ أَصْحَابِنَا، يَا بَشِيرُ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ إِذَا لَمْ يَسْتَغْنِ بِفِقْهِهِ احْتَاجَ إِلَيْهِمْ فَإِذَا احْتَاجَ إِلَيْهِمْ أَدْخَلُوهُ فِي بَابِ ضَلَالَتِهِمْ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ.

۶۔ بشیر الدہان سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہمارے اصحاب میں بہتری نہیں ہے اس کے لئے جو علم دین حاصل نہیں کرتا۔ اے بشیر جو شخص علم دین حاصل نہیں کرتا وہ دوسروں کی طرف محتاج ہوتا ہے اور جب محتاج ہوتا ہے تو وہ اس کو گمراہی کے دروازے میں داخل کر دیتے ہیں اور پھر وہ کچھ نہیں جانتا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ عَالِمٍ مُطَاعٍ، أَوْ مُسْتَمِعٍ وَاعٍ.

۷۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عیش میں بہتری نہیں ہے مگر دو شخصوں کے لئے ایک وہ جو سنتا ہے اور عمل کرتا ہے دوسرے وہ جو سنتا ہے اور اپنے دل میں محفوظ رکھتا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ

أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ عَابِدٍ

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو عالم اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے وہ ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

٩۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: رَجُلٌ رَاوِيَةٌ لِحَدِيثِكُمْ يَبُثُّ ذٰلِكَ فِي النَّاسِ وَ يُشَدِّدُهُ فِي قُلُوبِهِمْ وَ قُلُوبِ شِيعَتِكُمْ وَ لَعَلَّ عَابِداً مِنْ شِيعَتِكُمْ لَيْسَتْ لَهُ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؛ قَالَ: الرَّاوِيَةُ لِحَدِيثِنَا يُشَدِّدُ بِهِ قُلُوبَ شِيعَتِنَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ.

٩۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص آپ کی احادیث کی روایت کرتا ہے اور اس کو لوگوں میں مشہور کرتا ہے اور لوگوں کے اور آپ کے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسرا شخص عابد ہے۔ مگر وہ روایت نہیں کرتا آپ کی احادیث کو۔ ان میں کون افضل ہے۔

فرمایا ہماری احادیث کا روایت کرنے والا۔ اور ہمارے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرنے والا ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

٥(بَابُ أَصْنَافِ النَّاسِ)٥

١۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ وَمُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ مِمَّنْ يُوثَقُ بِهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَالْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ آلُوا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى ثَلَاثَةٍ: آلُوا إِلَى عَالِمٍ عَلَى هُدىً مِنَ اللهِ قَدْ أَغْنَاهُ اللهُ بِمَا عَلِمَ عَنْ عِلْمِ غَيْرِهِ وَ جَاهِلٍ مُدَّعٍ لِلْعِلْمِ لَا عِلْمَ لَهُ مُعْجَبٍ بِمَا عِنْدَهُ وَ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا وَ فَتَنَ غَيْرَهُ وَ مُتَعَلِّمٍ مِنْ عَالِمٍ عَلَى سَبِيلِ هُدىً مِنَ اللهِ وَ نَجَاةٍ ثُمَّ هَلَكَ مَنِ ادَّعَى وَ خَابَ مَنِ افْتَرَى.

باب چہارم (۴)

بیان اصناف مردم

۱۔ امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ لوگوں نے بعد رسول اللہ تین قسم کے لوگوں کو اپنا والی بنایا۔ ایک وہ عالم جو اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہے اور اللہ نے اس کو علم غیر سے بے پروا کر دیا ہے دوسرے جاہل مدعی علم جس کے پاس علم نہیں۔ مگر جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر مغرور ہے۔ دنیا نے اسے دھوکا دیا ہے اور اس نے لوگوں کو، تیسرے وہ ہے جو ایسے عالم سے علم حاصل کرتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہدایت پر ہے وہ صاحب نجات ہے پس جس نے جھوٹا دعوئے علم کیا وہ ہلاک ہو گیا جس نے افترا پردازی کی وہ نقصان میں رہا۔

۲۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: النَّاسُ ثَلَاثَةٌ: عَالِمٌ وَ مُتَعَلِّمٌ وَ غُثَاءٌ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ آدمی تین قسم کے ہیں۔ عالم، متعلم اور بیہودہ کار (جو حق و باطل کو نہیں جانتے)

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: أُغْدُ عَالِماً أَوْ مُتَعَلِّماً أَوْ أَحِبَّ أَهْلَ الْعِلْمِ وَلَا تَكُنْ رَابِعاً فَتَهْلِكَ بِبُغْضِهِمْ.

۳۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہر صبح کو تین میں سے ایک بنو یا عالم یا متعلم یا اہل علم کے دوست، چوتھا مت بنو ورنہ تم ان کی عداوت میں ہلاک ہو جاؤ گے۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَغْدُو النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ عَالِمٍ وَ مُتَعَلِّمٍ وَ غُثَاءٍ، فَنَحْنُ الْعُلَمَاءُ وَ شِيعَتُنَا الْمُتَعَلِّمُونَ، وَسَائِرُ النَّاسِ غُثَاءٌ.

۴۔ جمیل سے مروی ہے کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں:۔ عالم، متعلم اور بیہودہ کار۔ پس ہم عالم ہیں ہمارے شیعہ متعلم اور لوگ بیہودہ کار۔

بَابُ ثَوَابِ الْعَالِمِ وَالْمُتَعَلِّمِ

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ؛ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ سَلَكَ طَرِيقاً يَطْلُبُ فِيهِ عِلْماً سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقاً إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِهِ وَ إِنَّهُ يَسْتَغْفِرُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

باب پنجم (۵)
ثواب عالم و متعلم

۱۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرتا ہے اللہ اس کو جنت کی طرف لے جاتا ہے اور ملائکہ اپنے پروں کو طالب علم کے لئے بچھاتے ہیں کیونکہ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور آسمان اور زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ دریا

کی مچھلیاں طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں۔
اور فرمایا کہ عالم دین کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور چاندنی رات میں اور علماء وارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں چھوڑتے اپنی امت کے لئے درہم و دینار، بلکہ چھوڑتے ہیں علم دین کو۔ پس جس نے اس کو حاصل کیا، اس نے بڑا نصیبہ پایا۔

توضیح۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نظام سرمایہ داری قائم کرنے دنیا میں نہیں آتے۔ بلکہ علم دین کی تعلیم کے لئے دنیا میں آتے ہیں جو مال خدا نے ان کے اور ان کی اولاد کے بسر اوقات کے لئے مخصوص کیا ہوتا ہے وہ انبیاء کے بعد ان کی اولاد کو ورثہ میں پہنچتا ہے تاکہ وہ ذلت کی زندگی بسر نہ کریں اور دوسروں کے محتاج بن کر اپنی خودداری اور اپنے روحانی اقتدار کو نہ کھو بیٹھیں ہمارے رسولؐ نے جو ترکہ چھوڑا وہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تھا اگر حدیث لانورث ولا نورث کو صحیح تسلیم کیا جائے تو رسولؐ نے اپنے باپ کے ترکہ سے ان کی کنیز ام ایمن کو کیسے ورثہ میں پایا اور رسولؐ کے ورثہ میں ازواج نے مکانات کیسے حاصل کئے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرٌ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ وَلَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ وَعَلِّمُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَلَّمَكُمُوهُ الْعُلَمَاءُ.

۲۔ **ترجمہ**۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بے شک وہ جو تعلیم دیتے ہیں علم کی تم میں سے ان کا اجر ویسا ہی ہے جیسا طالب علم کا ہے اور اس کے لئے فضل خداوندی ہے پس جنھوں نے علم حاصل کیا صاحبان علم سے اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دی جیسا کہ تم کو علماء نے تعلیم دی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ عَلَّمَ خَيْراً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ عَلَّمَهُ غَيْرَهُ يَجْرِي ذٰلِكَ لَهُ؟ قَالَ: إِنْ عَلَّمَهُ النَّاسَ كُلَّهُمْ جَرَى لَهُ، قُلْتُ: فَإِنْ مَاتَ. قَالَ: وَإِنْ مَاتَ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی کو علم دین دیا۔ اس کو عمل کرنے والے کا سا اجر ملے گا۔ میں نے کہا اگر وہ اپنے غیر کو سکھلائے تو فرمایا اگر وہ تمام لوگوں کو سکھاتا رہیگا تو بھی یہی صورت رہیگی ہر ایک کا ثواب اس کو ملے گا۔ میں نے کہا اگر مرد اول مر جائے اور دوسرا اسکی تعلیم لوگوں کو یاد دلائے تو بھی ثواب ملے گا۔ فرمایا تو بھی ثواب ملے گا۔

۴۔ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولٰئِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً وَمَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولٰئِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو امر دین میں سے کسی ایک چیز کی تعلیم کردے اس کا وہی اجر ہوگا جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے اس کے اجر سے کوئی شے کم نہ ہوگی اور جو گمراہی کی کوئی بات تعلیم دے گا تو اس کا وہی گناہ ہوگا۔ جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے کوئی شے کم نہ ہوگی

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوهُ وَلَوْ بِسَفْكِ الْمُهَجِ وَخَوْضِ اللُّجَجِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَوْحَىٰ إِلَىٰ دَانِيَالَ أَنَّ أَمْقَتَ عَبِيدِي إِلَيَّ الْجَاهِلُ الْمُسْتَخِفُّ بِحَقِّ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّارِكُ لِلِاقْتِدَاءِ بِهِمْ وَأَنَّ أَحَبَّ عَبِيدِي إِلَيَّ التَّقِيُّ الطَّالِبُ لِلثَّوَابِ الْجَزِيلِ اللَّازِمُ لِلْعُلَمَاءِ التَّابِعُ لِلْحُلَمَاءِ، الْقَابِلُ عَنِ الْحُكَمَاءِ.

۵۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ طلب علم دین میں کیا فائدہ ہے تو البتہ طلب کرتے اس کو جان کے زوال کی صورت میں مصائب کے گردابوں میں غوطہ لگانے کی صورت میں خدا نے دانیال پیغمبر کو وحی کی کہ میرا سب سے زیادہ دشمن وہ جاہل ہے جو اہل علم کے حق کو چھپاتا ہے اور ان کی پیروی کو ترک کرتا ہے اور میرا سب سے زیادہ محبوب بندہ ثواب عظیم کا طالب ہے وہ علماء کے ساتھ رہتا ہے حکماء کا تابع ہے اور حکماء کی باتوں کا قبول کرنیوالا ہے۔

٦۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَمِلَ بِهِ وَ عَلَّمَ لِلَّهِ دُعِيَ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ عَظِيماً فَقِيلَ: تَعَلَّمَ لِلَّهِ وَ عَمِلَ لِلَّهِ وَعَلَّمَ لِلَّهِ.

٦۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے جس نے علم دین کو سیکھا یا اس پر عمل کیا اور فی سبیل اللہ تعلیم دی تو ملکوت سموات میں وہ بڑی عزت کے ساتھ پکارا گیا اور اس کے لئے کہا گیا کہ اس نے خوشنودی خدا کے لئے عمل کیا اور خوشنودی خدا کے لئے دوسروں کو سکھایا۔

باب ششم (٦)

صفت علماء

(بَابُ صِفَةِ الْعُلَمَاءِ)

١۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَ تَزَيَّنُوا مَعَهُ بِالْحِلْمِ وَالْوَقَارِ وَ تَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُونَهُ الْعِلْمَ وَ تَوَاضَعُوا لِمَنْ طَلَبْتُمْ مِنْهُ الْعِلْمَ، وَلَا تَكُونُوا عُلَمَاءَ جَبَّارِينَ فَيَذْهَبَ بَاطِلُكُمْ بِحَقِّكُمْ.

(١) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علم دین کو حاصل کرو اور حلم و وقار سے اس کو زینت دو اور فروتنی کرو ان کے سامنے جن سے علم طلب کرتے ہو اور جبر پسند عالم نہ بنو ورنہ تمہاری باطل پرستی حق سے تم کو ہٹا دے گی۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ» قَالَ : يَعْنِي بِالْعُلَمَاءِ مَنْ صَدَّقَ فِعْلُهُ قَوْلَهُ ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فِعْلُهُ قَوْلَهُ فَلَيْسَ بِعَالِمٍ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ آیہ انما یخشی اللہ۔الخ کے متعلق کہ مراد وہ علماء ہیں کہ جن کا فعل ان کے قول کے مطابق ہو۔ اور جن کا فعل مطابق قول نہ ہو۔ وہ عالم نہیں۔

٣ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَقِيهِ حَقِّ الْفَقِيهِ : مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ ، وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللهِ ، وَلَمْ يَتْرُكِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَهُّمٌ ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَفَكُّرٌ.

۳۔ فرمایا امیر المومنین نے آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ سچا عالم دین کون ہے وہ ہے جو مایوس نہ کرے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے، اور نہ بے خوف بنائے ان کو عذاب خدا سے اور نہ اجازت دے ان کو خدا کی نافرمانی کی۔ اور قرآن کی تلاوت ترک نہ کرے دوسری کتابوں کی طرف رغبت سے۔ آگاہ ہو نہیں ہے نیکی اس علم میں جس میں دانشمندی نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس قرآن میں جس میں تدبر نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جس میں تفکر نہ ہو۔

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَهُّمٌ ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا فِقْهَ فِيهَا ، أَلَا لَا خَيْرَ فِي نُسُكٍ لَا وَرَعَ فِيهِ.

ایک دوسری روایت میں ہے نہیں ہے بہتری اس علم میں جس میں فہم نہ ہو۔ نہیں ہے بہتری اس قرأت میں جس میں تدبر نہ ہو۔ نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جو علم دین کی واقفیت کے بغیر ہو اور نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جس میں پرہیزگاری نہ ہو۔

٤۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ جَمِيعاً، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: إِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْفِقْهِ الْحِلْمَ وَالصَّمْتَ.

۴۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ علم دین کی علامت یہ ہے کہ عالم دین صاحب حلم و خموشی ہے۔

٥۔ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَا يَكُونُ السَّفَهُ وَالْغِرَّةُ فِي قَلْبِ الْعَالِمِ

۵۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا سفہ اور غرہ قلب عالم میں نہیں ہوتے یعنی شیطانی فریب میں عالم نہیں آتا۔

٦۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام: يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّينَ لِي إِلَيْكُمْ حَاجَةٌ اقْضُوهَا لِي، قَالُوا: قُضِيَتْ حَاجَتُكَ يَا رُوحَ اللهِ، فَقَامَ فَغَسَلَ أَقْدَامَهُمْ فَقَالُوا: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا يَا رُوحَ اللهِ! فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالْخِدْمَةِ الْعَالِمُ إِنَّمَا تَوَاضَعْتُ هَكَذَا لِكَيْمَا تَتَوَاضَعُوا بَعْدِي فِي النَّاسِ كَتَوَاضُعِي لَكُمْ ثُمَّ قَالَ عِيسَى عليه السلام: بِالتَّوَاضُعِ تُعْمَرُ الْحِكْمَةُ لَا بِالتَّكَبُّرِ وَ كَذَلِكَ فِي السَّهْلِ يَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِي الْجَبَلِ.

۶۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے فرمایا میری ایک حاجت ہے اسے پورا کرو۔ انھوں نے کہا۔ اے روح اللہ ہم ضرور پورا کریں گے پس حضرت اٹھے اور ان کے پیر دھونے لگے انھوں نے کہا۔ اے روح اللہ یہ کام تو ہمارے لئے زیادہ زیبا تھا ہم اس خدمت کے زیادہ حقدار تھے فرمایا۔ میں نے از راہ تواضع کیا ہے تاکہ میرے بعد تم بھی اسی طرح فروتنی اختیار کرو فرمایا تواضع سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔ نہ کہ تکبر سے اسی طرح زمین ہموار میں نباتات اگتی ہے نہ کہ پہاڑ پر۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: يَا طَالِبَ الْعِلْمِ إِنَّ لِلْعَالِمِ ثَلَاثَ عَلَامَاتٍ: الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالصَّمْتَ، وَلِلْمُتَكَلِّفِ ثَلَاثَ عَلَامَاتٍ: يُنَازِعُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَيَظْلِمُ مَنْ دُونَهُ بِالْغَلَبَةِ وَيُظَاهِرُ الظَّلَمَةَ.

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم دین کی تین علامتیں ہیں، علم، حلم اور خاموشی اور بہ تکلف عالم بننے والے کی تین علامتیں ہیں۔ معصیت میں اپنے مافوق کے ساتھ جھگڑا کرتا ہے اپنے سے کم پر غلبہ چاہتا ہے اور ظالموں کی مدد کرتا ہے۔

(بَابُ حَقِّ الْعَالِمِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ حَقِّ الْعَالِمِ أَنْ لَا تُكْثِرَ عَلَيْهِ السُّؤَالَ وَلَا تَأْخُذَ بِثَوْبِهِ وَإِذَا دَخَلْتَ عَلَيْهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً وَخُصَّهُ بِالتَّحِيَّةِ دُونَهُمْ وَاجْلِسْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا تَجْلِسْ خَلْفَهُ وَلَا تَغْمِزْ بِعَيْنِكَ وَلَا تُشِرْ بِيَدِكَ وَلَا تُكْثِرْ مِنَ الْقَوْلِ: قَالَ فُلَانٌ وَقَالَ فُلَانٌ، خِلَافاً لِقَوْلِهِ وَلَا تَضْجَرْ بِطُولِ صُحْبَتِهِ فَإِنَّمَا مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ النَّخْلَةِ تَنْتَظِرُهَا حَتَّى يَسْقُطَ عَلَيْكَ مِنْهَا شَيْءٌ وَالْعَالِمُ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ.

باب ہفتم (۷)

عالم کا حق

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم کا حق یہ ہے کہ اس سے بہت زیادہ سوال نہ کرو اور اس کا دامن نہ پکڑو۔ اگر وہ مجلس سے اٹھنا چاہے اور جب اس کے پاس جاؤ اور کچھ لوگ اس کے پاس بیٹھے ہوں تو سب کو سلام کرو اور خصوصیت سے

اس کو سلام کرو۔ اس کے سامنے بیٹھو، پیچھے نہ بیٹھو اور اپنی آنکھ سے اشارہ نہ کرو اور ہاتھ سے بھی اشارہ نہ کرو اور زیادہ نہ بولو۔ کہ فلاں فلاں نے آپ کے قول کے خلاف یہ کہا ہے اور طول صحبت سے اس کو پریشان نہ کرو۔ عالم کی مثال درخت کی سی ہے کہ تم انتظار کرتے رہو کہ اس سے کوئی شے تمہارے اوپر گرے۔ عالم کا اجر روزہ دار، نماز گذار اور فی سبیل اللہ غازی سے زیادہ ہے۔

(بَابُ فَقْدِ الْعُلَمَاءِ)

١۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَبَّ إِلَى إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ فَقِيهٍ .

باب ہشتم (۸)

موت علماء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس کے لئے عالم دین کی موت ہر مومن کی موت سے زیادہ محبوب ہے

٢۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ الْفَقِيهُ ثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مومن عالم دین مرجاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے جسے کوئی شے بند نہیں کرسکتی۔

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَبِقَاعُ الْأَرْضِ الَّتِي

كَانَ يَعْبُدُ اللهَ عَلَيْهَا وَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ الَّتِي كَانَ يَصْعَدُ فِيهَا بِأَعْمَالِهِ ، وَثُلِمَ فِي الْإِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ الْفُقَهَاءَ حُصُونُ الْإِسْلَامِ كَحِصْنِ سُورِ الْمَدِينَةِ لَهَا.

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی مومن فقیہہ مر جاتا ہے تو ملائکہ اس کے لئے روتے ہیں اور زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر اس نے خدا کی عبادت کی ہو اور وہ آسمان کے دروازے جن سے اس کے اعمال اوپر کو گئے ہیں اور اس کے مرنے سے اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے جسے کوئی شے بند نہیں کر سکتی کیونکہ علمائے دین اسلام کے اسی طرح کے قلعے ہیں جس طرح شہر پناہ والی دیواریں شہر کے گرد ہوتی ہیں۔

٤۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَبُّ إِلَى إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ فَقِيهٍ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عالم دین کی موت ہے

٥۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام : إِنَّ أَبِي كَانَ يَقُولُ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ بَعْدَ مَا يُهْبِطُهُ وَلَكِنْ يَمُوتُ الْعَالِمُ فَيَذْهَبُ بِمَا يَعْلَمُ فَتَلِيهِمُ الْجُفَاةُ فَيَضِلُّونَ وَ يُضِلُّونَ وَلَا خَيْرَ فِي شَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے علم کو نازل کرنے کے بعد نہیں روکا۔ مگر جب کوئی عالم دین مر جاتا ہے وہ اپنے ساتھ اپنا علم لے جاتا ہے اس کی جگہ لے لیتے ہیں وہ ظن پرست اور باطل نواز جو خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جن کی اصل نہیں ہوتی۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّهُ يُسَخِّي نَفْسِي فِي سُرْعَةِ الْمَوْتِ وَالْقَتْلِ

فِينَا قَوْلُ اللهِ: «أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا» وَهُوَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ.

۶۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تکلیف ہوتی ہے میرے نفس کو سرعت موت اور قتل سے اور ہمارے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا نہیں دیکھا انھوں نے کہ ہم آتے ہیں اور خراب کرتے ہیں اطراف زمین کو اور اس سے مراد ہے علماء کا مرنا۔

(بَابُ مُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَصُحْبَتِهِمْ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى عَيْنِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ قَوْماً يَذْكُرُونَ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنْ تَكُنْ عَالِماً نَفَعَكَ عِلْمُكَ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلاً عَلَّمُوكَ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُظِلَّهُمْ بِرَحْمَتِهِ فَيَعُمَّكَ مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْماً لَا يَذْكُرُونَ اللهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنْ تَكُنْ عَالِماً لَمْ يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ وَإِنْ كُنْتَ جَاهِلاً يَزِيدُوكَ جَهْلاً وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُظِلَّهُمْ بِعُقُوبَةٍ فَيَعُمَّكَ مَعَهُمْ.

باب نہم (۹)

مجالستہ علماء اور ان کی صحبت

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے فرزند مجالس علماء کو اپنی نظر میں رکھ۔ اگر تو ایسے لوگوں کو پائے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھ، اگر تو عالم ہے تو تجھ کو تیرا علم نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم دیں گے اور شاید اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور اگر وہ لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے پاس مت بیٹھو اگر تو عالم ہے تو تیرا علم نفع نہ دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھ میں اور جہالت پیدا کر دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر اپنا عذاب نازل کرے جو تجھے بھی گھیر لے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مُحَادَثَةُ الْعَالِمِ عَلَى الْمَزَابِلِ خَيْرٌ مِنْ مُحَادَثَةِ الْجَاهِلِ عَلَى الزَّرَابِيِّ

۲۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ عالموں کے ساتھ مزبلوں (کوڑا گھر) پر بیٹھنا بہتر ہے۔ جاہل کے ساتھ مسندوں پر بیٹھنے سے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: قَالَتِ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى: يَا رُوحَ اللهِ! مَنْ نُجَالِسُ؟ قَالَ مَنْ يُذَكِّرُكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ وَ يَزِيدُ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَ يُرَغِّبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ.

۳۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ حواریوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں۔ فرمایا جن کی صورت سے ذکر خدا یاد آئے، جن کی گفتگو سے تمہارا علم زیادہ ہو، جن کے عمل سے آخرت کی طرف رغبت ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مُجَالَسَةُ أَهْلِ الدِّينِ شَرَفُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

۴۔ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ اہل دین کے پاس بیٹھنا شرف دنیا و آخرت ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَجْلِسٌ أَجْلِسُهُ إِلَى مَنْ أَثِقُ بِهِ أَوْثَقُ فِي نَفْسِي مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میں بیٹھتا ہوں مرد دانا کی مجلس میں جس پر مجھے اعتماد ہو یہ بیٹھنا مجھے پسند آتا ہے۔ اس کی ایک سال کی عبادت سے۔

باب دہم (۱۰)

عالم سے سوال اور مذاکرہ

(بَابُ سُؤَالِ الْعَالِمِ وَ تَذَاكُرِهِ)

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَجْدُورٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَغَسَّلُوهُ فَمَاتَ قَالَ: قَتَلُوهُ أَلَّا سَأَلُوا فَإِنَّ دَوَاءَ الْعِيِّ السُّؤَالُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ چیچک والا جنب ہوا۔ لوگوں نے اسے نہلا دیا۔ جس سے وہ مر گیا۔ فرمایا انھوں نے اسے قتل کیا کسی عالم سے کیوں نہ پوچھا۔ آگاہ ہو کہ مسائل دین سے نادانی ایک درد ہے جس کی دوا صرف سوال ہے۔

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالُوا: قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام لِحُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ فِي شَيْءٍ سَأَلَهُ: إِنَّمَا يَهْلِكُ النَّاسُ لِأَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ.

٢۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حمران بن اعین سے فرمایا لوگ اس لئے ہلاک ہوتے ہیں کہ وہ سوال نہیں کرتے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ عَلَيْهِ قُفْلٌ وَ مِفْتَاحُهُ الْمَسْأَلَةُ.

٣۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علم دین پر تالہ لگا ہوا ہے جس کی کنجی سوال کرنا ہے۔

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: لَا يَسَعُ النَّاسَ حَتَّى يَسْأَلُوا وَيَتَفَقَّهُوا وَيَعْرِفُوا إِمَامَهُمْ وَيَسَعُهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تَقِيَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ معلومات میں وسعت پیدا نہ ہوگی جب تک لوگ پوچھیں گے نہیں علم دین حاصل نہ کریں گے اور اپنے امام کو پہچانیں گے نہیں ان کو چاہیئے کہ بحالت تقیہ بھی جو امام کہیں اس کو لیں۔

٥ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: أُفٍّ لِرَجُلٍ لَا يُفَرِّغُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ لِأَمْرِ دِينِهِ فَيَتَعَاهَدُهُ وَيَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۵۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وائے ہو اس شخص پر جو فارغ نہیں بناتا اپنے نفس کو ہر کام سے روز جمعہ امر دین کے لئے تاکہ مسائل دین لوگوں سے پوچھے اور اپنی آخرت کو درست کرے۔ ایک روایت میں بجائے اُفٍّ لِرَجُلٍ کے اُخْرَىٰ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ہے

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ بَيْنَ عِبَادِي مِمَّا تَحْيَى عَلَيْهِ الْقُلُوبُ الْمَيْتَةُ إِذَا هُمُ انْتَهَوْا فِيهِ إِلَى أَمْرِي.

۶۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی طرف رجوع کریں۔

٧ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ رَحِمَ اللهُ عَبْداً أَحْيَا الْعِلْمَ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا إِحْيَاؤُهُ؟ قَالَ: أَنْ يُذَاكِرَ بِهِ

أَهْلَ الدِّينِ وَ أَهْلَ الْوَرَعِ.

۷۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا۔ خدا رحم کرے اس بندہ پر جو علم کو زندہ کرے۔ میں نے کہا اس کی زندگی کیا ہے فرمایا اسے اہلِ دین اور اہلِ ورع کا ذکر کرنا چاہیئے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، تَذَاكَرُوا وَ تَلَاقَوْا وَ تَحَدَّثُوا فَإِنَّ الْحَدِيثَ جِلَاءٌ لِلْقُلُوبِ إِنَّ الْقُلُوبَ لَتَرِينُ كَمَا يَرِينُ السَّيْفُ وَ جِلَاؤُهَا الْحَدِيثُ

۸۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے علم دین کا آپس میں ذکر کرو اور ایک دوسرے سے ملاقات کرو۔ اور آپس میں بات چیت کرو کہ یہ چیز قلوب میں جلا پیدا کرتی ہے۔ قلوب بھی اسی طرح چمکدار رہتے ہیں جس طرح تلوار کا زنگ دور کرنے سے تلوار اور حدیث اس کو جلا بخشتی ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّيْقَلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ دِرَاسَةٌ وَالدِّرَاسَةُ صَلَاةٌ حَسَنَةٌ.

۹۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا کہ مذاکرہ علم ہوتا ہے اور درس کا ثواب مقبول نماز کے برابر ہے

باب یازدہم (۱۱)
بذل علم

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْخُذ

عَلَى الْجُهَّالِ عَهْداً بِطَلَبِ الْعِلْمِ حَتَّى أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِ عَهْداً بِبَذْلِ الْعِلْمِ لِلْجُهَّالِ ، لِأَنَّ الْعِلْمَ كَانَ قَبْلَ الْجَهْلِ.

۱۔فرمایا حضرت ابوعبداللہ السلام نے کہ میں نے کتاب علی علیہ السلام میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا جاہلوں سے عہد طلب علم کا جب تک علماء سے عہد نہیں لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو کیونکہ علم قبل جہالت ہے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَمُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام فِي هٰذِهِ الْآيَةِ : «وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ» قَالَ لِيَكُنِ النَّاسُ عِنْدَكَ فِي الْعِلْمِ سَوَاءً.

۲۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، مت روگردانی کرو لوگوں سے، فرمایا حضرت نے مراد یہ ہے کہ لوگ تمہارے نزدیک علم میں برابر ہو جائیں۔

۳۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: زَكَاةُ الْعِلْمِ أَنْ تُعَلِّمَهُ عِبَادَ اللَّهِ .

۳۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علم کی زکوٰۃ وہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام خَطِيباً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تُحَدِّثُوا الْجُهَّالَ بِالْحِكْمَةِ فَتَظْلِمُوهَا ، وَلَا تَمْنَعُوهَا أَهْلَهَا فَتَظْلِمُوهُمْ .

۴۔فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا۔ جہال سے دانائی کی باتیں کرو ورنہ یہ ان پر ظلم ہوگا اور اہل علم کو صحبت سے رد کو مت۔

باب دوازدہم (۱۲)

بغیر علم بات کہنے کی ممانعت

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ: قَالَ [لِي] أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَنْهَاكَ عَنْ خَصْلَتَيْنِ فِيهِمَا هَلَاكُ الرِّجَالِ: أَنْهَاكَ أَنْ تَدِينَ اللهَ بِالْبَاطِلِ وَتُفْتِيَ النَّاسَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

(۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تم کو دو ایسی خصلتوں سے منع کرتا ہوں جن سے لوگ ہلاک ہو گئے میں نہی کرتا ہوں، احکام دین کی تردید باطل سے نہ کرو۔ اور جو نہیں جانتے اس کے متعلق لوگوں کو فتوے نہ دو۔

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِيَّاكَ وَخَصْلَتَيْنِ فَفِيهِمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ: إِيَّاكَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ بِرَأْيِكَ أَوْ تَدِينَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

(۲) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو دو عادتوں سے بچاؤ کہ ان کی وجہ سے لوگ ہلاک ہو گئے اپنی رائے سے فتویٰ نہ دو اور جو بات نہیں جانتے اس میں پیروی ظن نہ کرو۔

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ وَلَحِقَهُ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِفُتْيَاهُ.

(۳) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے بغیر علم کے اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب لعنت کرتے ہیں اور جس نے اس کے فتوے پر عمل کیا ہے اس کا گناہ بھی اسی کے سر آتا ہے۔

٤ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانِ الْأَحْمَرِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا عَلِمْتُمْ فَقُولُوا وَمَا لَمْ تَعْلَمُوا فَقُولُوا:

اللهُ أَعْلَمُ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْتَزِعُ الآيَةَ مِنَ القُرْآنِ يَخِرُّ فِيهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو نہیں جانتے اس کے متعلق فتویٰ نہ دو اور کہو اللہ اعلم ہے ایک آدمی جو متشابہات قرآن کی وہ تفسیر بیان کرتا ہے جو حقیقت سے اتنی دور ہوتی ہے جیسے زمین آسمان سے تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُهُ أَنْ يَقُولَ: اللهُ أَعْلَمُ، وَلَيْسَ لِغَيْرِ العَالِمِ أَنْ يَقُولَ ذَلِكَ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم کو چاہیے کہ جب اس سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہے اللہ بہتر جانتا ہے اور غیر عالم یہ کہنے کا بھی حقدار نہیں کیونکہ اس سے لوگوں کو دھوکا اس کا عالم ہونے کا ہوتا ہے

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ: لَا أَدْرِي وَلَا يَقُلْ: اللهُ أَعْلَمُ، فَيُوقِعَ فِي قَلْبِ صَاحِبِهِ شَكّاً وَ إِذَا قَالَ المَسْؤُولُ: لَا أَدْرِي فَلَا يَتَّهِمُهُ السَّائِلُ

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب معلوم نہ ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ میں نہیں جانتا۔ یہ نہ کہے کہ اللہ جانتا ہے ورنہ سائل کے دل میں شک پڑے گا کہ یہ جانتا ہے اور جب کہے گا کہ میں نہیں جانتا تو سائل اس کو متہم نہ کرے گا۔

۷۔ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مَا حَقُّ اللهِ عَلَى العِبَادِ؟ قَالَ: أَنْ يَقُولُوا مَا يَعْلَمُونَ وَ يَقِفُوا عِنْدَ مَا لَا يَعْلَمُونَ

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے۔ فرمایا وقت ضرورت جو جانتے ہوں بیان کریں اور جو نہیں جانتے اس سے رک جائیں۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ يُونُسَ [بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ] عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ خَصَّ عِبَادَهُ بِآيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِهِ أَنْ لَا يَقُولُوا حَتّٰى يَعْلَمُوا، وَلَا يَرُدُّوا مَا لَمْ يَعْلَمُوا وَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ» وَ قَالَ: «بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ».

٨۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے اپنی کتاب میں دو باتوں کی طرف، ایک بے جانے کچھ نہ کہو (اور) دوسرے جو معلوم نہیں اس کی روایت نہ کرو فرماتا ہے کیا ان سے یہ عہد نہیں لیا کہ خدا کے بارہ میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو اور فرمایا بلکہ انھوں نے تکذیب کی اس چیز کی جو ان کے احاطۂ علم سے باہر تھی اور جس کی تاویل ان کو نہیں آتی تھی۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: مَا ذَكَرْتُ حَدِيثاً سَمِعْتُهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام إِلَّا كَادَ أَنْ يَتَصَدَّعَ قَلْبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ـ قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَ أُقْسِمُ بِاللهِ مَا كَذَبَ أَبُوهُ عَلَى جَدِّهِ وَلَا جَدُّهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله ـ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ عَمِلَ بِالْمَقَايِيسِ فَقَدْ هَلَكَ وَ أَهْلَكَ وَ مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ وَ الْمُحْكَمَ مِنَ الْمُتَشَابِهِ فَقَدْ هَلَكَ وَ أَهْلَكَ.

٩۔ ابن شبرمہ سے مروی ہے کہ میں جب اس حدیث کو یاد کرتا ہوں جس کو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تو میرا قلب کانپ جاتا ہے حضرت نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے میرے جد سے اور انھوں نے رسول اللہ سے نقل فرمایا ہے ابن شبرمہ نے کہا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ ان کے باپ نے جھوٹ بولا اور نہ ان کے دادا نے۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس نے قیاس پر عمل کیا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسرے کو بھی ہلاک کیا اور جس نے ایسی حالت میں فتویٰ دیا کہ نہ ناسخ کو منسوخ سے تمیز کرتا ہے نہ محکم کو متشابہ سے تو وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

باب سیزدہم (۱۳)

بغیر علم عمل کرنے والا

١. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ بَصِيرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ الطَّرِيقِ لَا يَزِيدُهُ سُرْعَةُ السَّيْرِ إِلَّا بُعْداً

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر عقل و فہم کے عمل کرنے والا غلط راستے پر چلنے والے کی مانند ہے کہ جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور رہے گا۔

٢. مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ حَسَنٍ الصَّيْقَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: لَا يَقْبَلُ اللهُ عَمَلاً إِلَّا بِمَعْرِفَةٍ وَلَا مَعْرِفَةَ إِلَّا بِعَمَلٍ فَمَنْ عَرَفَ دَلَّتْهُ الْمَعْرِفَةُ عَلَى الْعَمَلِ وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ فَلَا مَعْرِفَةَ لَهُ: أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ نہیں قبول کرتا کسی عمل کو بغیر معرفت کے اور معرفت مفید نہیں بغیر عمل جس کو معرفت ہے تو وہ رہنمائی کرتی ہے عمل کی طرف اور جو عمل نہیں کرتا۔ اس کے لئے معرفت ہی نہیں آگاہ ہو کہ ایمان کا تعلق ہے ایک دوسرے سے۔

٣. عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَمَّنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: مَنْ عَمِلَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے عمل کیا تو اس نے نکوکاری سے زیادہ حصہ کو فاسد کر دیا۔

باب چہاردہم (۱۴)

استعمالِ علم

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ فِي كَلَامٍ لَهُ: الْعُلَمَاءُ رَجُلَانِ: رَجُلٌ عَالِمٌ آخِذٌ بِعِلْمِهِ فَهَذَا نَاجٍ، وَعَالِمٌ تَارِكٌ لِعِلْمِهِ فَهَذَا هَالِكٌ، وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَتَأَذَّوْنَ مِنْ رِيحِ الْعَالِمِ التَّارِكِ لِعِلْمِهِ، وَإِنَّ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ نَدَامَةً وَحَسْرَةً رَجُلٌ دَعَا عَبْداً إِلَى اللهِ فَاسْتَجَابَ لَهُ وَقَبِلَ مِنْهُ فَأَطَاعَ اللهَ فَأَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَأَدْخَلَ الدَّاعِيَ النَّارَ بِتَرْكِهِ عِلْمَهُ وَاتِّبَاعِهِ الْهَوَى وَطُولِ الْأَمَلِ، أَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَطُولُ الْأَمَلِ يُنْسِي الْآخِرَةَ.

۱۔ میں نے سنا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم دو شخص ہیں ایک وہ جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل کیا پس وہ نجات پانے والا ہے دوسرے وہ جو اپنے علم کا تارک ہے یہ جہنمی ہے ایسے عالم کی بدبو سے اہل دوزخ کو اذیت پہنچے گی اور اہل دوزخ میں شدید ترین ندامت و حسرت اس شخص کو ہوگی جس نے بندہ کو اللہ کی طرف بلایا اس نے دعوت کو قبول کیا اللہ کی اطاعت کی خدا اس کو تو جنت میں داخل کرے گا اور داعی کو بسبب ترک علم اور ہوا و ہوس کی پیروی اور امیدوں کی درازی کے داخل نار کرے گا۔ خواہشات نفس کی پیروی انسان کو امر حق سے روک دیتی ہے اور امیدوں کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْعِلْمُ مَقْرُونٌ إِلَى الْعَمَلِ، فَمَنْ عَلِمَ عَمِلَ وَمَنْ عَمِلَ عَلِمَ وَالْعِلْمُ يَهْتِفُ بِالْعَمَلِ، فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ عَنْهُ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ علم ملا ہوا ہے عمل سے جس نے علم حاصل کیا تو اس نے عمل بھی کیا اور جس نے عمل کیا اس نے علم بھی حاصل کیا۔ علم آواز دیتا ہے عمل کو پس اگر عمل نے جواب دیا تو ٹھہر جاتا ہے ورنہ اس سے رخصت ہو جاتا ہے یعنی عمل کے ساتھ علم کی وقعت ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

٣۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَالِمَ إِذَا لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ زَلَّتْ مَوْعِظَتُهُ عَنِ الْقُلُوبِ كَمَا يَزِلُّ الْمَطَرُ عَنِ الصَّفَا.

٣۔ فرمایا صادق آل محمد نے۔ عالم جب اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اس کے وعظ کا اثر لوگوں کے دل سے زائل ہو جاتا ہے جیسے بارش کا صاف پانی چٹان سے۔

٤۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَأَجَابَ ثُمَّ عَادَ لِيَسْأَلَ عَنْ مِثْلِهَا فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: مَكْتُوبٌ فِي الْإِنْجِيلِ لَا تَطْلُبُوا عِلْمَ مَا لَا تَعْلَمُونَ وَلَمَّا تَعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ، فَإِنَّ الْعِلْمَ إِذَا لَمْ يُعْمَلْ بِهِ لَمْ يَزْدَدْ صَاحِبُهُ إِلَّا كُفْراً وَلَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللهِ إِلَّا بُعْداً

٤۔ ایک شخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور چند مسائل دریافت کئے آپ نے ان کا جواب دے دیا وہ پھر ویسے ہی سوال کرنے کے لئے آگیا آپ نے فرمایا انجیل میں ہے کہ جو علم نہیں جانتے اس کو حاصل کرو اور جب جان لو تو اس پر عمل کرو۔ کیونکہ جب علم کے موافق عمل نہیں ہوتا تو صاحب علم کا کفر زیادہ ہوتا ہے اور خدا سے اس کی دوری بڑھ جاتی ہے۔

٥۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بِمَ يُعْرَفُ النَّاجِي؟ قَالَ: مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَأَثْبِتْ لَهُ الشَّهَادَةَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقاً فَإِنَّمَا ذَلِكَ مُسْتَوْدَعٌ.

۵۔ مفضل بن عمر نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا کہ روز قیامت نجات پانے والے کی پہچان کیا ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے مطابق ہو کہ یہ گواہی ہوگی ہمیشہ خدا اور جس کا فعل اس کے قول کے موافق نہیں تو اس کا ایمان عارضی ہوگا۔

٦۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كَلَامٍ لَهُ خَطَبَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ، إِنَّ الْعَالِمَ الْعَامِلَ بِغَيْرِهِ كَالْجَاهِلِ الْحَائِرِ الَّذِي لَا يَسْتَفِيقُ عَنْ جَهْلِهِ، بَلْ قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ أَعْظَمُ وَالْحَسْرَةَ أَدْوَمُ عَلَى هَذَا الْعَالِمِ الْمُنْسَلِخِ مِنْ عِلْمِهِ مِنْهَا عَلَى هَذَا الْجَاهِلِ الْمُتَحَيِّرِ فِي جَهْلِهِ، وَكِلَاهُمَا حَائِرٌ بَائِرٌ، لَا تَرْتَابُوا فَتَشُكُّوا وَلَا تَشُكُّوا فَتَكْفُرُوا وَلَا تُرَخِّصُوا لِأَنْفُسِكُمْ فَتُدْهِنُوا وَلَا تُدْهِنُوا فِي الْحَقِّ فَتَخْسَرُوا، وَإِنَّ مِنَ الْحَقِّ أَنْ تَفَقَّهُوا وَمِنَ الْفِقْهِ أَنْ لَا تَغْتَرُّوا، وَإِنَّ أَنْصَحَكُمْ لِنَفْسِهِ أَطْوَعُكُمْ لِرَبِّهِ وَأَغَشَّكُمْ لِنَفْسِهِ أَعْصَاكُمْ لِرَبِّهِ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ يَأْمَنْ وَيَسْتَبْشِرْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ يَخِبْ وَيَنْدَمْ.

٦۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا لوگو جب تم علم حاصل کر لو تو عمل بھی کرو تاکہ ہدایت پاؤ جو عالم اپنے علم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ اس جاہل حائر کی مانند ہے جس کو جہالت سے افاقہ نہیں ہوتا۔ میں نے کتاب خدا میں دیکھا ہے کہ ایسے عالم پر جس سے علم علیحدہ ہو گیا ہو۔ خدا کی بڑی حجت تمام ہوگی اور ہمیشہ حسرت کا شکار رہے گا اور اس کے اہل جو جہالت کی وجہ سے حسرت و یاس میں رہتے ہیں۔ دونوں درماندہ اور جہنمی ہیں۔ شک کو طلب نہ کرو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور خدا کی شکایت نہ کرو۔ کافر ہو جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کو اجازت نہ دو کہ وہ پیروی ظن کریں ورنہ سہل انکاری کرنے لگو گے اور امر حق میں سہل انکاری سے خسارہ پاؤ گے حق بات یہ ہے کہ علم دین حاصل کرو تاکہ ٹھوکر نہ کھاؤ۔ بے شک تم میں از روئے نفس اخلاص مند وہ ہے جو اللہ کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا ہے اور بدترین انسان وہ ہے جو اپنے رب کی معصیت کرنے والا ہے جو اللہ کی اطاعت کریگا اسکو بشارت دی جاتی ہے کہ وہ امن میں رہیگا جو اللہ کی نافرمانی کریگا وہ ناکام و نادم رہے گا

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْعِلْمَ فَاسْتَعْمِلُوهُ وَلْتَتَّسِعْ قُلُوبُكُمْ، فَإِنَّ الْعِلْمَ إِذَا كَثُرَ فِي قَلْبِ رَجُلٍ لَا يَحْتَمِلُهُ، قَدَرَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ، فَإِذَا خَاصَمَكُمُ الشَّيْطَانُ فَأَقْبِلُوا عَلَيْهِ بِمَا تَعْرِفُونَ فَإِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً، فَقُلْتُ وَمَا الَّذِي نَعْرِفُهُ؟ قَالَ: خَاصِمُوهُ بِمَا ظَهَرَ لَكُمْ مِنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب تم احادیث کو سنو تو ان پر عمل بھی کرو اور اپنے قلوب میں کشادگی پیدا کرو۔ علم جب کسی شخص میں زیادہ ہو تا ہے تو شیطان اس پر قابو نہیں پاتا۔ جب شیطان تم سے دشمنی کرے تو جو معرفت تم نے حاصل کی ہے اس کی مدد سے اس کا مقابلہ کرو۔ بیشک شیطان کا مکر کمزور ہے میں نے پوچھا ہم کس چیز کی معرفت حاصل کریں۔ فرمایا اس چیز سے شیطان کا مقابلہ کرو جو تم پر قدرت خدا سے ظاہر ہوتی ہے۔

باب پانزدہم (۱۵)

علم کو ذریعہ بنانا مال کھانے اور فخر کرنے کا

۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَىٰ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ: طَالِبُ دُنْيَا وَطَالِبُ عِلْمٍ، فَمَنِ اقْتَصَرَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَىٰ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ سَلِمَ، وَمَنْ تَنَاوَلَهَا مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا هَلَكَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ أَوْ يُرَاجِعَ، وَمَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ وَعَمِلَ بِعِلْمِهِ نَجَا، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ الدُّنْيَا فَهِيَ حَظُّهُ.

رسول اللہ نے فرمایا دو حریص سیر نہیں ہوتے طالب دنیا اور طالب علم جس نے از دنیا سے حلال روزی پر قناعت کی۔ اس نے نجات پائی اور جس نے مال حرام کھایا۔ وہ ہلاک ہوا لیکن ایسی صورت میں کہ توبہ کرے۔ یا جن کا مال لیا ہے انھیں لوٹا دے۔ امید نجات ہو سکتی ہے جس نے علم کو اس کے اہل سے لیا اور عمل بھی کیا۔ اس نے نجات پائی جس نے دنیا پانے کا ارادہ کیا اسے وہی ملی۔

٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ خَيْرَ الْآخِرَةِ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کر کے نفع دنیا کا ارادہ کیا۔ آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور جس نے آخرت کی بہتری چاہی۔ خدا نے اس کو دنیا و آخرت میں بہتری عطا کی

٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْإِصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ.

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کر کے نفع چاہا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

٤ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَالِمَ مُحِبّاً لِدُنْيَاهُ فَاتَّهِمُوهُ عَلَى دِينِكُمْ فَإِنَّ كُلَّ مُحِبٍّ لِشَيْءٍ يَحُوطُ مَا أَحَبَّ (1) وَقَالَ صلى الله عليه وآله: أَوْحَى اللهُ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام: لَا تَجْعَلْ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ عَالِماً مَفْتُوناً بِالدُّنْيَا فَيَصُدَّكَ عَنْ طَرِيقِ مَحَبَّتِي فَإِنَّ أُولَئِكَ قُطَّاعُ طَرِيقِ عِبَادِيَ الْمُرِيدِينَ، إِنَّ أَدْنَى مَا أَنَا صَانِعٌ بِهِمْ أَنْ أَنْزِعَ حَلَاوَةَ مُنَاجَاتِي عَنْ قُلُوبِهِمْ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تم کسی عالم کو امور دنیا میں منہمک پاؤ تو امور دین میں اس پر اعتماد نہ کرو۔ ہر محب کو

وہی ملتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کی طرف کہ میرے اور اپنے درمیان ایسے عالم کو قرار نہ دو جو دنیا کا عاشق ہو کیونکہ وہ تم کو میری محبت کے راستے سے روک دے گا یہ لوگ میرے خاص بندوں کے لیے رہزن ہیں کم سے کم جو میں ان کے ساتھ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنی مناجات کی حلاوت کو ان کے دل سے نکال لیتا ہوں۔

٥ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: الْفُقَهَاءُ أُمَنَاءُ الرُّسُلِ مَا لَمْ يَدْخُلُوا فِي الدُّنْيَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا دُخُولُهُمْ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: اتِّبَاعُ السُّلْطَانِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَاحْذَرُوهُمْ عَلَى دِينِكُمْ.

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقہاء رسولوں کے امین ہیں جب تک دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پوچھا دنیا میں ان کے داخلے کی صورت کیا ہے فرمایا سلطان جابر کی پیروی۔ جب وہ ایسا کریں تو تم اپنے دین کو ان سے بچاؤ۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عن أبي جعفر عليه السلام قَالَ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ الرِّئَاسَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَهْلِهَا.

۶۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم کو اس لیے حاصل کیا کہ وہ علماء کی مجلس میں فخر کریں یا جاہلوں کی مجلس میں بحث کریں یا اس غرض سے کہ لوگ اس کی طرف توجہ کریں تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم میں ہے ریاست کا سزاوار نہیں ہے مگر علم والا۔

باب شانزدہم (۱۶)

عالم پر لزوم حجت اور اس پر سخت گیری

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ يَا حَفْصُ يُغْفَرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْباً قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لِلْعَالِمِ

ذَنْبٌ وَاحِدٌ.

۱۔ حفص بن غیاث نے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جاہل کے ستر گناہ عالم کے ایک گناہ سے پہلے معاف کر دیے جائیں گے (کیونکہ جاہل نہ جان کر گناہ کرتا ہے اور عالم جان بوجھ کر۔

۲۔ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام: قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَىٰ نَبِيِّنَا وَآلِهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيْلٌ لِلْعُلَمَاءِ السُّوءِ كَيْفَ تَلَظّٰى عَلَيْهِمُ النَّارُ؟

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ علمار سوء کے لئے آتش جہنم کے شعلے بری طرح اس کی خبر لیں گے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هٰهُنَا ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ حَلْقِهِ ـ لَمْ يَكُنْ لِلْعَالِمِ تَوْبَةٌ، ثُمَّ قَرَأَ: «إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ».

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب سانس یہاں تک آئے گا اور اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف تو عالم کی توبہ اس وقت قبول نہ ہوگی، پھر یہ آیت پڑھی۔ خدا سے جو لوگ توبہ کریں جو جہالت سے برے کام کرتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ» قَالَ: هُمْ قَوْمٌ وَصَفُوا عَدْلاً بِأَلْسِنَتِهِمْ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق پس اوندھے منہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے وہ اور قریش جنھوں نے بغیر حق امامت کو پایا اور ان کے گمراہ پجاری۔ امام نے فرمایا۔ وہ وہ ہیں جنھوں نے محکمات قرآنی کو پہچانا پھر اس کے بعد پیروی ظن کر کے گمراہی کی باتیں کرنے لگے۔

باب ہفدہم (۱۷)

نوادر

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: رَوِّحُوا أَنْفُسَكُمْ بِبَدِيعِ الْحِكْمَةِ فَإِنَّهَا تَكِلُّ كَمَا تَكِلُّ الْأَبْدَانُ.

امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ اپنے نفوس کو حکمت و دانائی کی باتوں سے سکون پہنچاؤ کیونکہ یہ نفوس کو (جہالت و نادانی) سے اس طرح ہلکا کردیتی ہیں جسطرح اجسام (بوجھ سے) ہلکے ہو جاتے ہیں۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ النَّيْسَابُورِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ، عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَخِي شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: يَا طَالِبَ الْعِلْمِ! إِنَّ الْعِلْمَ ذُو فَضَائِلَ كَثِيرَةٍ: فَرَأْسُهُ التَّوَاضُعُ وَعَيْنُهُ الْبَرَاءَةُ مِنَ الْحَسَدِ وَأُذُنُهُ الْفَهْمُ وَلِسَانُهُ الصِّدْقُ وَحِفْظُهُ الْفَحْصُ وَقَلْبُهُ حُسْنُ النِّيَّةِ وَعَقْلُهُ مَعْرِفَةُ الْأَشْيَاءِ وَالْأُمُورِ وَيَدُهُ الرَّحْمَةُ وَرِجْلُهُ زِيَارَةُ الْعُلَمَاءِ وَهِمَّتُهُ السَّلَامَةُ وَحِكْمَتُهُ الْوَرَعُ وَمُسْتَقَرُّهُ النَّجَاةُ وَقَائِدُهُ الْعَافِيَةُ وَمَرْكَبُهُ الْوَفَاءُ وَسِلَاحُهُ لِينُ الْكَلِمَةِ وَسَيْفُهُ الرِّضَا وَقَوْسُهُ الْمُدَارَاةُ وَجَيْشُهُ مُحَاوَرَةُ الْعُلَمَاءِ وَمَالُهُ الْأَدَبُ وَذَخِيرَتُهُ اجْتِنَابُ الذُّنُوبِ وَزَادُهُ الْمَعْرُوفُ وَمَاؤُهُ الْمُوَادَعَةُ وَدَلِيلُهُ الْهُدَى وَرَفِيقُهُ مَحَبَّةُ الْأَخْيَارِ.

۲- امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا طالب علم کے لئے کثیر فضیلتیں ہیں۔ اس کا سر تواضع ہے۔ آنکھ حسد سے دور رہنا ہے اس کا کان مسائل دین کو سمجھنا ہے اس کی زبان سچ ہے، حفاظت علم تلاش حق ہے اس کا دل اچھی نیت ہے اس کی عقل اشیاء و امور کی معرفت ہے اس کا ہاتھ رحم ہے اس کا پاؤں زیارت علماء اس کی ہمت سلامتی نفس ہے اس کی حکمت پرہیزگاری ہے اس کی جائے قرار نجات ہے اس کا رہنما عافیت ہے اس کی سواری وفا ہے اس کے ہتھیار نرم گفتگو ہے اس کی تلوار رضائے خدا ہے اس کی کمان ہمدردی ہے اس کی مجلس صحبت علماء ہے اس کا مال ادب ہے اس کا

ذخیرہ گناہوں سے اجتناب ہے اس کا زادِ راہ نیکی ہے اور اس کی آبرو جھگڑے کا ترک کرنا ہے اس کا راہبر ہدایت ہے اس کا رفیق نیکوں کی طرف رغبت ہے۔

٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: نِعْمَ وَزِيرُ الْإِيمَانِ الْعِلْمُ، وَ نِعْمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الْحِلْمُ، وَنِعْمَ وَزِيرُ الْحِلْمِ الرِّفْقُ، وَنِعْمَ وَزِيرُ الرِّفْقِ الصَّبْرُ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا۔ ایمان کا اچھا وزیر علم ہے اور علم کا اچھا وزیر حلم ہے اور حلم کا اچھا وزیر لوگوں سے اچھا برتاؤ ہے اور رفق کا وزیر عبرت حاصل کرنا ہے۔

٤- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعِلْمُ؟ قَالَ: الْإِنْصَاتُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ الِاسْتِمَاعُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ الْحِفْظُ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: الْعَمَلُ بِهِ، قَالَ ثُمَّ مَهْ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ نَشْرُهُ.

۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا پوچھنے لگا علم کیا ہے فرمایا خاموش رہنا۔ پوچھا۔ پھر کیا فرمایا کان لگا کر احادیث و آیات کا سننا۔ پوچھا پھر کیا۔ فرمایا ان کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا پوچھا پھر کیا فرمایا ان کا نشر کرنا۔

٥- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: طَلَبَةُ الْعِلْمِ ثَلَاثَةٌ فَاعْرِفْهُمْ بِأَعْيَانِهِمْ وَ صِفَاتِهِمْ: صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلْجَهْلِ وَالْمِرَاءِ، وَ صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلِاسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ وَ صِنْفٌ يَطْلُبُهُ لِلْفِقْهِ وَالْعَقْلِ، فَصَاحِبُ الْجَهْلِ وَالْمِرَاءِ، مُؤْذٍ مُمَارٍ مُتَعَرِّضٌ لِلْمَقَالِ فِي أَنْدِيَةِ الرِّجَالِ بِتَذَاكُرِ الْعِلْمِ وَ صِفَةِ الْحِلْمِ، قَدْ تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوعِ وَ تَخَلّٰى مِنَ الْوَرَعِ فَدَقَّ اللهُ مِنْ هٰذَا خَيْشُومَهُ وَ قَطَعَ مِنْهُ حَيْزُومَهُ؛ وَصَاحِبُ الِاسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ ذُو خِبٍّ وَمَلَقٍ يَسْتَطِيلُ عَلَى مِثْلِهِ مِنْ أَشْبَاهِهِ وَيَتَوَاضَعُ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنْ دُونِهِ فَهُوَ لِحُلْوَانِهِمْ هَاضِمٌ وَ لِدِينِهِ حَاطِمٌ، فَأَعْمَى اللهُ عَلَىٰ هٰذَا خُبْرَهُ وَقَطَعَ مِنْ آثَارِ الْعُلَمَاءِ أَثَرَهُ.

وَ صَاحِبُ الْفِقْهِ وَالْعَقْلِ ذُو كَآبَةٍ وَ حُزْنٍ وَ سَهَرٍ قَدْ تَحَنَّكَ فِي بُرْنُسِهِ وَ قَامَ اللَّيْلَ فِي حِنْدِسِهِ يَعْمَلُ وَ يَخْشَى وَجِلاً دَاعِياً مُشْفِقاً مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ عَارِفاً بِأَهْلِ زَمَانِهِ مُسْتَوْحِشاً مِنْ أَوْثَقِ إِخْوَانِهِ فَشَدَّ اللهُ مِنْ هٰذَا أَرْكَانَهُ وَ أَعْطَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَانَهُ . وَ حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْقَزْوِينِيُّ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْقَلُ بِقَزْوِينَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْعَلَوِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ

۵۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے۔ طالبان حق تین قسم کے ہیں میں ان کے ایمان وصفات کو جانتا ہوں۔ ایک گروہ وہ ہے جو علم کو طلب کرتا ہے لوگوں سے جاہلانہ بحث کے لئے، دوسرا گروہ علم حاصل کرتا ہے تکبر و فریب کے لئے اور تیسرا گروہ اس کو حاصل کرتا ہے فقہ اور عقل کے لئے۔ پس جاہل اور جھگڑالو لوگوں کو ستانے والا اور ان سے لڑنے والا ہوتا ہے لوگوں کے جلسوں میں صاحبان علم وحلم کا وصف اس لئے بیان کرتا ہے کہ وہ اسکی لچر باتوں پر اعتراض نہ کریں۔ وہ خضوع و خشوع کے لباس میں نظر آتا ہے۔ درآنحالیکہ پرہیزگاری سے خالی ہوتا ہے خدا اس کو ذلیل کرتا ہے اور زبان قطع کرتا ہے۔ صاحبان تکبر و فریب کی دو حالتیں ہیں یا وہ صاحبانِ علم کے سامنے ہرزہ سرائیاں کرتے ہیں اور پرشور شر شیخیاں مارتے ہیں یا امراء کی چاپلوسی کرکے اُن کے حلوے پراٹھے پر ہاتھ مارتے ہیں اور اپنے دین کو برباد کرتے ہیں۔ پس خدا نے ان کی باتوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور اہل علم کے نزدیک ان کی باتوں کو بے اثر بنادیا۔ جو صاحبان علم دین وعقل ہیں وہ بظاہر رنج و اندوہ میں ہیں۔ راتوں کو بیدار رہنے والے ہیں خوشنودی خدا کے لئے ٹاٹ کا لباس پہنتے ہیں اور تاریکی شب میں عبادت کرتے ہیں اور اس خیال سے کہ عبادت قبول نہ ہو۔ خائف و ترساں رہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں ڈرتے ہوئے کہ مبادا ان کی دعا قبول نہ ہو اور اپنے زمانہ کے اہل باطل کو پہچان کر ان سے الگ رہتے ہیں اور اپنے بھائیوں تک پر اعتماد نہیں کرتے ان کی بے وفائی دیکھ کر۔ پس خدا نے اس پرہیزگاری کو دیکھ کر ان کے اصول دین کو مستحکم بنادیا اور روز قیامت ان کو امان دی۔

الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ رُوَاةَ الْكِتَابِ كَثِيرٌ وَ إِنَّ رُعَاتَهُ قَلِيلٌ وَ كَمْ مِنْ مُسْتَنْصِحٍ لِلْحَدِيثِ مُسْتَغِشٍّ لِلْكِتَابِ، فَالْعُلَمَاءُ يَحْزُنُهُمْ تَرْكُ الرِّعَايَةِ وَ الْجُهَّالُ يَحْزُنُهُمْ حِفْظُ الرِّوَايَةِ فَرَاعٍ يَرْعَى حَيَاتَهُ وَ رَاعٍ يَرْعَى هَلَكَتَهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اخْتَلَفَ الرَّاعِيَانِ وَ تَغَايَرَ الْفَرِيقَانِ.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کتاب خدا کے راوی تو بہت ہیں اور قرآن پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ بہت سے خالص سمجھتے ہیں حدیث کو اور غیر خالص جانتے ہیں قرآن کو۔ جب اس کو مخالف حدیث پاتے ہیں پس علماء ذکر کرتے ہیں رعایت قرآن میں اور مذمت کرتے ہیں اس کے مخالفوں کی اور جہاں فکر کرتے ہیں۔ روایت کے متعلق پس تابعین دو قسم کے ہیں ایک جاودانی زندگی کا چاہنے والے دوسرے ہلاکت ابدی کے خواستگار (اس لئے یہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے (ایک وہ جو قرآن پر عامل ہیں اور جو حدیث موافق قرآن نہ ہو اس کو ترک کر دیتے ہیں۔ دوسرا گروہ حدیث کو مقدم جانتا ہے چاہے مخالف قرآن ہو۔ جیسے حدیث لانورث ولانورث۔

٧ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ حَفِظَ مِنْ أَحَادِيثِنَا أَرْبَعِينَ حَدِيثاً بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِماً فَقِيهاً.

۷۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے ہماری ۴۰ حدیثیں حفظ کر لیں تو اللہ اس کو روز قیامت عالم اور فقیہ اٹھائے گا۔

٨ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ » قَالَ : قُلْتُ مَا طَعَامُهُ؟ قَالَ عِلْمُهُ الَّذِي يَأْخُذُهُ ، عَمَّنْ يَأْخُذُهُ؟

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیۂ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ (۲۴/ سورۂ عبس) کے متعلق فرمایا، راوی نے پوچھا طعام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا۔ اس کا علم جس سے بھی حاصل کرے۔

٩ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْوُقُوفُ عِنْدَ الشُّبْهَةِ خَيْرٌ مِنَ الْاِقْتِحَامِ فِي الْهَلَكَةِ وَتَرْكُكَ حَدِيثاً لَمْ تُرْوَهُ خَيْرٌ مِنْ رِوَايَتِكَ حَدِيثاً لَمْ تُحْصِهِ.

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ شبہ کے موقع پر کردار و گفتار سے باز رہنا اس سے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو خطرہ میں

ڈالا جائے۔ اور نقل نہ کرنا ایسی حدیث کا تیرے لئے بہتر ہے اس صورت میں روایت کرنے سے کہ اس کے تمام اجزاء تیرے دماغ میں محفوظ نہ ہوں۔

۱۰۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ أَنَّهُ عَرَضَ عَلَى أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام بَعْضَ خُطَبِ أَبِيهِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَوْضِعاً مِنْهَا قَالَ لَهُ: كُفَّ وَاسْكُتْ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: لَا يَسَعُكُمْ فِيمَا يَنْزِلُ بِكُمْ مِمَّا لَا تَعْلَمُونَ إِلَّا الْكَفُّ عَنْهُ وَالتَّثَبُّتُ وَالرَّدُّ إِلَى أَئِمَّةِ الْهُدَى حَتَّى يَحْمِلُوكُمْ فِيهِ عَلَى الْقَصْدِ وَيَجْلُوا عَنْكُمْ فِيهِ الْعَمَى وَيُعَرِّفُوكُمْ فِيهِ الْحَقَّ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ».

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمہارے لئے سزاوار نہیں کچھ کہنا یا کرنا اس امر کے متعلق جس کا تم کو علم نہیں، بہتر ہے کہ اس سے رک جاؤ اور رجوع کرو اس امر کے بارے میں آئمہ ہدیٰ کی طرف کہ وہ تم کو اس میں صحیح راستہ بتائیں گے اور نادانی کو تم پر واضح کر دیں گے اور امر حق کی معرفت کرائیں گے خدا فرماتا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو۔

۱۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ كُلَّهُ فِي أَرْبَعٍ: أَوَّلُهَا أَنْ تَعْرِفَ رَبَّكَ وَالثَّانِي أَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِكَ وَالثَّالِثُ أَنْ تَعْرِفَ مَا أَرَادَ مِنْكَ وَالرَّابِعُ أَنْ تَعْرِفَ مَا يُخْرِجُكَ مِنْ دِينِكَ.

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا میں نے تمام آدمیوں کے علم کو چار صورتوں میں پایا۔ اول یہ کہ تو اپنے رب کی معرفت حاصل کرے دوسرے یہ کہ پہچانے کہ خدا نے تیرے اوپر کیا کیا احسان کئے ہیں تیسرے یہ جانے کہ خدا تجھ سے کیا چاہتا ہے چوتھے یہ جانے کہ کیا باتیں تجھے دین سے خارج کر دیں گی۔

۱۲ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ: لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا حَقُّ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ فَقَالَ: أَنْ يَقُولُوا مَا يَعْلَمُونَ وَيَكُفُّوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ أَدَّوْا إِلَى اللهِ حَقَّهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اللہ کا کیا حق ہے اپنی مخلوق پر۔ فرمایا۔ وہ کہیں جو جانتے ہیں اور باز رہیں اس سے جو نہیں جانتے۔ ایسی صورت میں وہ اللہ کا حق ادا کریں گے۔

١٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أبا عبدالله عليه السلام يقولُ : اعْرِفُوا مَنَازِلَ النَّاسِ عَلَى قَدْرِ رِوَايَتِهِمْ عَنَّا.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک لوگوں کے مراتب کا حال معلوم کرنے کے لئے یہ دیکھو کہ وہ ہم سے ہیں روایت کرنے میں کیسے ہیں کثرت روایت تو نہیں کرتے اور (اپنی طرف سے اس کے معنی تو بیان نہیں کرتے

١٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَائِشَةَ الْبَصْرِيِّ رَفَعَهُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ فِي بَعْضِ خُطَبِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ بِعَاقِلٍ مَنِ انْزَعَجَ مِنْ قَوْلِ الزُّورِ فِيهِ وَلَا بِحَكِيمٍ مَنْ رَضِيَ بِثَنَاءِ الْجَاهِلِ عَلَيْهِ ، النَّاسُ أَبْنَاءُ مَا يُحْسِنُونَ وَقَدْرُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُحْسِنُ فَتَكَلَّمُوا فِي الْعِلْمِ تَبَيَّنْ أَقْدَارُكُمْ.

۱۴۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا ہے کہ لوگو جان لو کہ وہ شخص عقلمند نہیں جو اپنے متعلق کسی جھوٹی بات کے کہنے پر خوشی سے اچھل پڑا۔ اور کہنے والے کو سرزنش نہ کرے اور عقلمند و حکیم نہیں وہ شخص جو جاہل کی تعریف پر راضی ہو۔

١٥ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ : عُثْمَانُ الْأَعْمَى وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْعِلْمَ يُؤْذِي رِيحُ بُطُونِهِمْ أَهْلَ النَّارِ ، فَقَالَ : أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : فَهَلَكَ إِذَنْ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ مَا زَالَ الْعِلْمُ مَكْتُوماً مُنْذُ بَعَثَ اللهُ نُوحاً عليه السلام فَلْيَذْهَبِ الْحَسَنُ يَمِيناً وَ شِمَالاً فَوَاللهِ مَا يُوجَدُ الْعِلْمُ إِلَّا هَاهُنَا.

۱۵۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ کے پاس بصرہ کا ایک شخص عثمان نابینا بیٹھا ہوا تھا

اور اس نے کہا کہ حسن بصری کا گمان یہ ہے کہ جو لوگ علم کو چھپاتے ہیں ان کے بدن کی بدبو دوزخیوں کو تکلیف پہنچائے گی حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں مومن آل فرعون جہنمی قرار پایا، کیونکہ وہ علم و ایمان کو چھپاتا تھا۔ جب خدا نے نوحؑ کو مبعوث کیا علم تو (ان کے اوصیا میں) چھپا ہی رہا حسن بصری کے دائیں بائیں جا کر یہ سنا دو کہ یہاں کے سوا (یعنی آئمہ معصومین کے سوا) علم اور کہیں پایا ہی نہیں جاتا۔

باب ہیجدہم (۱۸)

روایت کتب و حدیث و فضیلت کتابت و تمسک بالکتب

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَوْلَ اللهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: «اَلَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَيُحَدِّثُ بِهِ كَمَا سَمِعَهُ لَا يَزِيدُ فِيهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ.

۱۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا الذین یستمعون الخ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہماری حدیث کو ویسے ہی بیان کرتا ہے جیسا سنتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے اور نہ کم۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام أَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْكَ فَأَزِيدُ وَأَنْقُصُ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ مَعَانِيَهُ فَلَا بَأْسَ.

۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ سے جو کلام سنتا ہوں چاہتا ہوں کہ اس کی روایت بے کم و کاست کروں۔ لیکن یاد نہیں آتا، فرمایا عمداً تو ایسا نہیں کرتے کہ جو بیان کرتے ہو اس سے لوگوں کو بدگمانی میں ڈالو میں نے کہا نہیں فرمایا معنی و مفہوم تو بے کم و کاست بیان کرتے ہو۔ میں نے کہا ہاں، فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۔ وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنِّي أَسْمَعُ الْكَلَامَ مِنْكَ فَأُرِيدُ أَنْ أَرْوِيَهُ كَمَا سَمِعْتُهُ مِنْكَ فَلَا يَجِيءُ، قَالَ: فَتَتَعَمَّدُ

ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: لَا فَقَالَ: تُرِيدُ الْمَعَانِيَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ فَلَا بَأْسَ

۳۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں جو حدیث آپ سے سنتا ہوں جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو الفاظ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے کیا یہ جائز ہے فرمایا کہ اگر معنی میں کوئی کمی وزیادتی نہیں ہوتی اور ہمارے مفہوم کو نہیں بدلتا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

٤۔ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الْحَدِيثَ أَسْمَعُهُ مِنْكَ أَرْوِيهِ عَنْ أَبِيكَ أَوْ أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِيكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ، قَالَ سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّكَ تَرْوِيهِ عَنْ أَبِي أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِجَمِيلٍ: مَا سَمِعْتَ مِنِّي فَارْوِهِ عَنْ أَبِي

۴۔ میں نے صادق آل محمدؑ سے کہا جو حدیث میں آپ سے سنتا ہوں آپ کے والد ماجد کے نام سے روایت کرتا ہوں اور جو اُن سے سنتا ہوں وہ آپ کے نام سے بیان کر دیتا ہوں اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، بات برابر ہے۔ آگاہ ہو جو تم میرے پدر بزرگوار کے نام سے ہمیری حدیث نقل کر دیا کرو۔ (اور یہ تقیہ) وہ شیہ کسے ہے۔

٥۔ وَعَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَجِيئُنِي الْقَوْمُ فَيَسْتَمِعُونَ مِنِّي حَدِيثَكُمْ فَأَضْجَرُ وَلَا أَقْوَى، قَالَ: فَاقْرَأْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَوَّلِهِ حَدِيثاً وَمِنْ وَسَطِهِ حَدِيثاً وَمِنْ آخِرِهِ حَدِيثاً

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے پاس آپ کی کتاب حدیث سننے کے لئے آتے ہیں تو آپ لوگوں کی کثرت حدیث سے دل تنگ پریشان اور کمزوری محسوس کرنے لگتا ہوں فرمایا حدیث کے تین حصے کر کے انھیں سناؤ۔ پہلے اوّل حصہ پڑھو پھر درمیان پھر آخر۔

٦- عَنْهُ بِإِسْنَادِهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِنَا يُعْطِينِي الْكِتَابَ وَلَا يَقُولُ: ارْوِهِ عَنِّي يَجُوزُ لِي أَنْ أَرْوِيَهُ عَنْهُ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ الْكِتَابَ لَهُ فَارْوِهِ عَنْهُ.

۶۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرنا پس میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے روایت کروں۔ فرمایا جب تم جان لو کہ یہ اسی نے ہم سے لکھا ہے تو اس کی طرف سے روایت کرو۔

٧- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِيثٍ فَأَسْنِدُوهُ إِلَى الَّذِي حَدَّثَكُمْ فَإِنْ كَانَ حَقّاً فَلَكُمْ وَإِنْ كَانَ كَذِباً فَعَلَيْهِ.

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچی ہے تو اس کا فائدہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹی ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنیوالے کو پہنچے گا۔

٨- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدَنِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْقَلْبُ يَتَّكِلُ عَلَى الْكِتَابَةِ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے دل اعتماد کرتا ہے لکھے پر یعنی جو حدیث سنو اسے لکھ لو تاکہ اس میں شک نہ رہے۔

٩- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اكْتُبُوا فَإِنَّكُمْ لَا تَحْفَظُونَ حَتَّى تَكْتُبُوا.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی حدیث سنو تو اسے لکھ لیا کرو اس لئے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے۔

١٠- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: احْتَفِظُوا بِكُتُبِكُمْ فَإِنَّكُمْ سَوْفَ تَحْتَاجُونَ إِلَيْهَا.

۱۰۔ عُبَیدِ بن زُرارہ سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو حدیث سنو اسے لکھ لو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو

١١- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَيْبَرِيِّ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: اكْتُبْ وَبُثَّ عِلْمَكَ فِي إِخْوَانِكَ فَإِنْ مِتَّ فَأَوْرِثْ كُتُبَكَ بَنِيكَ فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانُ هَرْجٍ لَا يَأْنَسُونَ فِيهِ إِلَّا بِكُتُبِهِمْ.

۱۱۔ اگر تم مرنے لگو تو اس کو اپنی اولاد میں بطور میراث چھوڑ دو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے

١٢- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ الْمُفْتَرِعَ قِيلَ لَهُ: وَمَا الْكَذِبُ الْمُفْتَرِعُ؟ قَالَ: أَنْ يُحَدِّثَكَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ فَتَتْرُكَهُ وَتَرْوِيَهُ عَنِ الَّذِي حَدَّثَكَ عَنْهُ.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو کذب و مفترع سے بچاؤ۔ پوچھا گیا کہ کذب و مفترع کیا ہے فرمایا تم کسی حدیث کو امام سے روایت کرو اور اس کا نام نہ بتاؤ۔

١٣- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَعْرِبُوا حَدِيثَنَا فَإِنَّا قَوْمٌ فُصَحَاءُ.

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ ہماری احادیث پر اعراب لگاؤ کہ ہم خانوادہ رسالت اور فصحائے عرب ہیں ہمارے کلام میں تغیر و تبدل نہ ہو۔ اعراب لگانے کے بعد لوگ پڑھنے میں غلطی نہ کریں گے۔

١٤- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: حَدِيثِي حَدِيثُ أَبِي وَحَدِيثُ أَبِي حَدِيثُ جَدِّي وَحَدِيثُ جَدِّي حَدِيثُ الْحُسَيْنِ وَحَدِيثُ الْحُسَيْنِ حَدِيثُ الْحَسَنِ وَحَدِيثُ الْحَسَنِ حَدِيثُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَدِيثُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَدِيثُ رَسُولِ اللهِ وَحَدِيثُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث ہے اور ان کی حدیث میرے حسینؑ کی اور ان کی حدیث حسنؑ کی اور ان کی حدیث امیرالمومنین کی اور ان کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسولؐ کی حدیث خدائے عزوجل کا قول ہے۔

١٥- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ شَيْنُولَة قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ مَشَايِخَنَا رَوَوْا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَانَتِ التَّقِيَّةُ شَدِيدَةً فَكَتَمُوا كُتُبَهُمْ وَلَمْ تُرْوَ عَنْهُمْ فَلَمَّا مَاتُوا صَارَتِ الْكُتُبُ إِلَيْنَا فَقَالَ: حَدِّثُوا بِهَا فَإِنَّهَا حَقٌّ

۱۵۔ یعنی میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قربان کہ جس جماعت سے ہم کو احادیث پہنچی ہیں انھوں نے روایت کی ہے امام محمد باقر اور امام جعفر علیہم السلام سے اس زمانہ میں سخت تقیہ تھا انھوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد وہ کتابیں ملیں۔ پس ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں۔ فرمایا کرو۔ وہ صحیح و کارآمد ہیں۔

باب نوزدہم (۱۹)

تقلید

١- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدِبْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ

أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ دُونِ اللهِ»؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ مَا أَجَابُوهُمْ وَلٰكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَاماً وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالاً فَعَبَدُوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ نصرانیوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور رہبانوں کو اپنا رب بنا لیا اور اس کا مطلب پوچھا فرمایا نصاریٰ کو ان کے علماء و رہبان نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے لیکن ان کے علماء نے یہ کیا کہ حلال کو حرام بتایا اور حرام کو حلال، بس انھوں نے اپنے علماء کی تقلید کی۔ اس طرح لاشعوری طور پر ان کی عبادت کی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: يَا مُحَمَّدُ أَنْتُمْ أَشَدُّ تَقْلِيداً أَمِ الْمُرْجِئَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَلَّدْنَا وَقَلَّدُوا فَقَالَ: لَمْ أَسْأَلْكَ عَنْ هٰذَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ أَكْثَرُ مِنَ الْجَوَابِ الْأَوَّلِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ الْمُرْجِئَةَ نَصَبَتْ رَجُلاً لَمْ تَفْرِضْ طَاعَتَهُ وَقَلَّدُوهُ وَأَنْتُمْ نَصَبْتُمْ رَجُلاً وَفَرَضْتُمْ طَاعَتَهُ ثُمَّ لَمْ تُقَلِّدُوهُ فَهُمْ أَشَدُّ مِنْكُمْ تَقْلِيداً.

۲۔ محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ ماننے والے ہو یا تمہارے مخالف۔ میں نے کہا انھوں نے بھی تقلید کی ہم نے بھی تقلید کی۔ حضرت نے فرمایا میرا یہ سوال نہیں میں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں۔ حضرت نے فرمایا میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ نے ایسے کو اپنا امام بنایا جس کی اطاعت اُن پر فرض نہ تھی مگر اس پر بھی انھوں نے اس کی تقلید کی اور بات مانی۔ اور تم نے امام مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی، پس تقلید کے بارے میں وہ تم سے زیادہ رہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِنْ

دُونِ اللهِ ». فَقالَ: وَاللهِ ما صامُوا لَهُمْ وَلا صَلَّوا لَهُمْ وَلٰكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَراماً وَ حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلالاً فَاتَّبَعُوهُمْ.

۳۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے اس آیہ کے متعلق (نصاریٰ نے اپنے علماء اور رہبان کو چھوڑ کر اپنا رب بنایا) فرمایا واللہ نصاریٰ نے ان کے لئے روزے رکھے تھے اور نہ نماز پڑھی تھی بلکہ ان کے علماء نے حلال کو ان کے لئے حرام قرار دے دیا تھا اور حرام کو حلال، پس اس امر میں انھوں نے اپنے علماء کا اتباع کیا تھا۔

باب بستم (۲۰)

بدعت و رائے و قیاس

۱۔ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشّاءِ، وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضّالٍ جَمِيعاً عَنْ عاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام النّاسَ فَقالَ: أَيُّهَا النّاسُ، إِنَّما بَدْءُ وُقُوعِ الْفِتَنِ أَهْواءٌ تُتَّبَعُ وَ أَحْكامٌ تُبْتَدَعُ يُخالَفُ فِيها كِتابُ اللهِ يَتَوَلّى فِيها رِجالٌ رِجالاً فَلَوْ أَنَّ الْباطِلَ خَلَصَ لَمْ يَخْفَ عَلى ذِي حِجًى وَلَوْ أَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ لَمْ يَكُنِ اخْتِلافٌ وَلٰكِنْ يُؤْخَذُ مِنْ هٰذا ضِغْثٌ وَ مِنْ هٰذا ضِغْثٌ فَيُمْزَجانِ فَيَجِيئانِ مَعاً فَهُنالِكَ اسْتَحْوَذَ الشَّيْطانُ عَلى أَوْلِيائِهِ وَنَجَى الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللهِ الْحُسْنى

۱۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ لوگو فتنوں کی ابتداء خواہشات نفسانی کی پیروی اور اپنی طرف سے ان احکام کی ایجادات سے ہوئی ہے جو کتاب اللہ کے سراسر خلاف ہوتے ہیں اور لوگ لوگوں کو اس میں صاحب تصرف بنا لیتے ہیں پس اگر باطل کی صورت سے سامنے آتا ہے تو صاحبان عقل سے پوشیدہ نہ رہتا اور حق خالص صورت میں ہوتا تو اختلاف پیدا ہی نہ ہوتا لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ باطل سے لیا جاتا ہے اور کچھ حق سے۔ اور یہ دونوں خلط ملط ہو کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں اس صورت میں شیطان اپنے اولیاء پر غالب آجاتا ہے اور نجات پاتے ہیں باطل سے وہ لوگ جن کے لئے خیت

ایزدی میں بہترین منزلت ہے یعنی جنت۔

۲۔ اَلْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْعَمِّيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِي أُمَّتِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بدعت میری امت میں ظاہر ہو تو عالم پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کی لعنت۔

۳۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ أَتَى ذَا بِدْعَةٍ فَعَظَّمَهُ فَإِنَّمَا يَسْعَى فِي هَدْمِ الْإِسْلَامِ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صاحب بدعت کے پاس آیا اور اس کی بزرگی کا اقرار کیا تو اس نے اسلام کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔

۴۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَى اللَّهُ لِصَاحِبِ الْبِدْعَةِ بِالتَّوْبَةِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُشْرِبَ قَلْبُهُ حُبَّهَا

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا نے صاحب بدعت کی توبہ قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیوں فرمایا اس لئے کہ اس کے دل میں بدعت کی محبت راسخ ہو گئی۔ خدا جانتا ہے کہ وہ ترک بدعت نہیں کرے گا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ عِنْدَ كُلِّ بِدْعَةٍ تَكُونُ مِنْ بَعْدِي يُكَادُ بِهَا الْإِيمَانُ وَلِيّاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مُوَكَّلًا بِهِ يَذُبُّ عَنْهُ، يَنْطِقُ بِإِلْهَامٍ مِنَ اللَّهِ وَ يُعْلِنُ الْحَقَّ وَ يُنَوِّرُهُ وَ

يَرُدُّ كَيْدَ الْكَائِدِينَ يُعَبِّرُ عَنِ الضُّعَفَاءِ، فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ وَتَوَكَّلُوا عَلَى اللهِ.

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بدعت پر جو واقع ہوگی میرے بعد تو اس پر جنگ کی جائیگی خدا اور رسول کی طرف مائل کرنے کے لئے اور اس کے لئے ولی ہوگا۔ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو نگہبان دین و متوکل ہوگا دشمنوں کے حملوں کو احکام دین کے متعلق دفاع کریگا امر حق کا اعلان کریگا اور مطابق الہام الٰہی کلام کریگا اور مکاروں کے مکر و فریب کو دفع کریگا ضعیفوں کی طرف سے گفتگو کرے گا پس اے صاحبان عقل عبرت حاصل کرو اور اللہ پر توکل کرو۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَرَجُلَيْنِ: رَجُلٌ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى نَفْسِهِ فَهُوَ جَائِرٌ عَنْ قَصْدِ السَّبِيلِ، مَشْعُوفٌ بِكَلَامِ بِدْعَةٍ، قَدْ لَهِجَ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ فَهُوَ فِتْنَةٌ لِمَنِ افْتَتَنَ بِهِ، ضَالٌّ عَنْ هَدْيِ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، مُضِلٌّ لِمَنِ اقْتَدَى بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ مَوْتِهِ، حَمَّالٌ خَطَايَا غَيْرِهِ، رَهْنٌ بِخَطِيئَتِهِ؛ وَرَجُلٌ قَمَشَ جَهْلاً فِي جُهَّالِ النَّاسِ، عَانٍ بِأَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ، قَدْ سَمَّاهُ أَشْبَاهُ النَّاسِ عَالِماً وَلَمْ يَغْنَ فِيهِ يَوْماً سَالِماً، بَكَّرَ فَاسْتَكْثَرَ، مَا قَلَّ مِنْهُ خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ، حَتَّى إِذَا ارْتَوَى مِنْ آجِنٍ وَاكْتَنَزَ مِنْ غَيْرِ طَائِلٍ، جَلَسَ بَيْنَ النَّاسِ قَاضِياً ضَامِناً لِتَخْلِيصِ مَا الْتَبَسَ عَلَى غَيْرِهِ، وَإِنْ خَالَفَ قَاضِياً سَبَقَهُ لَمْ يَأْمَنْ أَنْ يَنْقُضَ حُكْمَهُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَهُ، كَفِعْلِهِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ، وَإِنْ نَزَلَتْ بِهِ إِحْدَى الْمُبْهَمَاتِ الْمُعْضِلَاتِ هَيَّأَ لَهَا حَشْواً مِنْ رَأْيِهِ، ثُمَّ قَطَعَ بِهِ، فَهُوَ مِنْ لَبْسِ الشُّبُهَاتِ فِي مِثْلِ غَزْلِ الْعَنْكَبُوتِ لَا يَدْرِي أَصَابَ أَمْ أَخْطَأَ، لَا يَحْسَبُ الْعِلْمَ فِي شَيْءٍ مِمَّا أَنْكَرَ، وَلَا يَرَى أَنَّ وَرَاءَ مَا بَلَغَ فِيهِ مَذْهَباً، إِنْ قَاسَ شَيْئاً بِشَيْءٍ لَمْ يُكَذِّبْ نَظَرَهُ، وَإِنْ أَظْلَمَ عَلَيْهِ أَمْرٌ اكْتَتَمَ بِهِ لِمَا يَعْلَمُ مِنْ جَهْلِ نَفْسِهِ لِكَيْلَا يُقَالَ لَهُ: لَا يَعْلَمُ، ثُمَّ جَسَرَ فَقَضَى، فَهُوَ مِفْتَاحُ عَشَوَاتٍ، رَكَّابُ شُبُهَاتٍ، خَبَّاطُ جَهَالَاتٍ، لَا يَعْتَذِرُ مِمَّا لَا يَعْلَمُ فَيَسْلَمَ، وَلَا يَعَضُّ فِي الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ فَيَغْنَمَ، يَذْرِي الرِّوَايَاتِ ذَرْوَ الرِّيحِ الْهَشِيمَ، تَبْكِي مِنْهُ الْمَوَارِيثُ، وَتَصْرُخُ مِنْهُ الدِّمَاءُ، يُسْتَحَلُّ بِقَضَائِهِ الْفَرْجُ

الْحَرَامُ وَيُحَرِّمُ بِقَضَائِهِ الْفَرْجَ الْحَلَالَ لَا مَلِيٌّ بِإِصْدَارِ مَا عَلَيْهِ وَرَدَ وَلَا هُوَ أَهْلٌ لِمَا مِنْهُ فَرَطَ مِنِ ادِّعَائِهِ عِلْمَ الْحَقِّ.

۶۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے بدتر دشمن دو ہیں ایک وہ کہ خدا نے چھوڑا اس کے کام کو اس پر کہ سلب توفیق کی اس سے کہ وہ امام حق سے بے مکابرہ و اختلاف امر حق کو حاصل کرے پس وہ راہ راست سے ہٹ گیا اور اپنے پر از بدعت کلام کا عاشق بن گیا اور بجائے احکام قرآن اور صحیح دلائل کو لینے کے وہ روزہ و نماز پر فریفتہ ہو کر رہ گیا وہ ایک فتنہ ہے اپنے مریدوں کے لئے اور راہ حق سے ہٹانے والا ہے اپنی زندگی میں ان لوگوں کو جو اس کی بات قبول کریں اور اپنی موت کے بعد بھی۔ اپنی پیروی کرنیوالوں کے لئے وہ دوسروں کے گناہوں کا اٹھانے والا ہے اور اپنے گناہوں میں گرفتار ہے دوسرے وہ قاضی اور مفتی وغیرہ ہے جو جہل مرکب کا شکار ہو کر دوسروں کو جہالت میں پھانستا ہے اور فتنوں کو پھیلانے میں مدد دیتا ہے اور عوام الناس نے جو جاہل ہیں اس کو عالم سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ اس کا ایک دن بھی احکام الٰہیہ کے متعلق شبہ سے خالی نہیں۔ اس کے جہل مرکب کا نشان یہ ہے کہ جلدی جلدی اس نے بہت کچھ حاصل کر لیا اس چیز کو جس کا کم بہتر ہے اس کے زیادہ سے۔ یہاں تک کہ جب وہ آب گندہ سے سیراب ہو گیا اور لا طائل باتوں سے پر ہو گیا تو قاضی بن بیٹھا اور ضامن بن بیٹھا لوگوں کو شبہات سے نکالنے کا۔ اگر اس نے اپنے سے پہلے کے قاضی کے حکم کی مخالفت کی تو وہ بے خوف نہ ہوا اس سے کہ اس کے بعد آنے والا اس کے حکم کو اس طرح توڑ دے گا جس طرح اس نے اپنے سے پہلے کے حکم کو توڑا ہے اور اگر کوئی سخت مسئلہ سامنے آجاتا ہے تو اپنی رائے سے انٹ سنٹ بیان کرنے لگتا ہے پھر ان نامعقول باتوں پر معاملہ کو ختم کر دیتا ہے اور شبہات کی پردہ پوشی کے لئے حکم لگاتا ہے جس کی مثال مکڑی کے جالا تننے کی ہے۔ نہ اسے یہ پتہ کہ یہ رائے اس کی صحیح ہے یا غلط۔ اور اس کے گمان میں یہ بات نہیں کہ جس سے انکار کیا ہے علم اس میں ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ پیروی ظن اور قیاس آرائی میں پڑا ہوا ہے مذہب اس سے بالکل الگ ہے اگر قیاس کرتا ہے ایک چیز کا دوسری چیز پر بسبب دونوں کے مشابہ ہونے کے تو اپنی فکر کو غلط نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی امر مخفی اس پر تاریک ہو جاتا ہے یعنی اپنے قیاس کی راہ میں نہیں پاتا تو چھپاتا ہے اس کو اپنے جہالت اگیں علم سے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں جانتا، پس جسارت کر کے حکم لگاتا ہے اور کج فہم ہے اندھا پن کی بسیار شبہات کی اور شکوک اوہام سے خبط الحواسی کرتا ہے جو نہیں جانتا اس کے متعلق عذر نہیں کرتا۔ تاکہ گمراہی سے بچے، اور پوری قوت سے علم حاصل نہیں کرتا تاکہ غنیمت علم و دانش حاصل کرے سا اور احادیث اس طرح پراگندہ کرتا ہے جیسے تیز ہوا گھاس کو۔ اس کے غلط حکم دینے سے میراث

روتی ہے اور مظلوموں کے خون جنھیں مارتے ہیں اس نے اپنے فتوے سے حرام شرمگاہوں کو حلال کر دیا اور اپنے فیصلے
شرمگاہوں کو حرام بنا دیا۔ جو احکام اس سے صادر ہوئے وہ ان کے لئے ہرگز از علم نہیں، اور علم حق کے متعلق جو کچھ کرتا ہے وہ اس کا اہل نہیں۔

نوٹ: حضرت نے اپنے خطبہ میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ ایک گروہ تو ان صوفی صاحبان کا ہے جو اہلبیت علیہم السلام کے صحیح راستہ سے ہٹ کر اپنا ایک نیا راستہ بنانے والے ہیں بظاہر روزے نماز کے بڑے پابند بن کر اپنے مریدوں کو اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرا کے ان کو گمراہ کر رہے ہیں، دوسرا گروہ ان قاضیوں اور مفتیوں کا ہے جو جہل مرکب کا شکار ہیں وہ مدعی تو اس کے ہیں کہ لوگوں کے شبہات کو زائل کرنے والے ہیں حالانکہ وہ پیروی شیطان کر کے خود جہالت میں مبتلا ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک قاضی یا مفتی دوسرے کے حکم کو توڑ دیتا ہے۔

٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَصْحَابَ الْمَقَايِيسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْمَقَايِيسِ فَلَمْ تَزِدْهُمُ الْمَقَايِيسُ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُعْداً وَ إِنَّ دِينَ اللهِ لَا يُصَابُ بِالْمَقَايِيسِ.

٧۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن یہ قیاسات انھیں حق سے دور ہی ہٹاتے جاتے ہیں۔ دین قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا۔

٨ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ سَبِيلُهَا إِلَى النَّارِ.

٨۔ فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر جہالت کا راستہ جہنم کی طرف ہے۔

٩ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ﷺ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فُقِّهْنَا فِي الدِّينِ وَ أَغْنَانَا اللهُ بِكُمْ عَنِ النَّاسِ حَتَّى أَنَّ الْجَمَاعَةَ مِنَّا لَتَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ، مَا يَسْأَلُ رَجُلٌ صَاحِبَهُ، تَحْضُرُهُ الْمَسْأَلَةُ وَيَحْضُرُهُ جَوَابُهَا فِيمَا

مَنَّ اللهُ عَلَيْنَا بِكُمْ فَرُبَّمَا وَرَدَ عَلَيْنَا الشَّيْءُ لَمْ يَأْتِنَا فِيهِ عَنْكَ وَلَا عَنْ آبَائِكَ شَيْءٌ فَنَظَرْنَا إِلَى أَحْسَنِ مَا يَحْضُرُنَا وَأَوْفَقِ الْأَشْيَاءِ لِمَا جَاءَنَا عَنْكُمْ فَنَأْخُذُ بِهِ؟ فَقَالَ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ فِي ذَلِكَ وَاللهِ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ يَا ابْنَ حَكِيمٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ: قَالَ: عَلِيٌّ وَقُلْتُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيمٍ لِهِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ: وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ يُرَخِّصَ لِي فِي الْقِيَاسِ.

(۹) محمد ابن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے علم دین حاصل کیا اور آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے پرواہ ہو گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کچھ لوگ جب جلسوں میں جاتے ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب دے دیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے۔ لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہم نے ان کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ کے آبائے طاہرین سے پس ایسے موقع پر جو ہمیں آتا ہے اسکے ہر پہلو پر غور کر کے جواب دے دیتے ہیں۔ اے ابن حکیم افسوس کیا یہ صحیح ہے فرمایا اس میں ہلاکت ہے جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا۔ پھر فرمایا۔ خدا لعنت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہتا ہے اس مسئلہ میں علی یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں۔ یعنی میرا قول ان کے قول سے بہتر ہے۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن عبدالحکم سے کہا۔ واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دین میں قیاس کرنے کی اجازت مل جاتی۔

۱۰ - مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام بِمَا أُوَحِّدُ؟ فَقَالَ: يَا يُونُسُ، لَا تَكُونَنَّ مُبْتَدِعاً، مَنْ نَظَرَ بِرَأْيِهِ هَلَكَ، وَمَنْ تَرَكَ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله ضَلَّ، وَمَنْ تَرَكَ كِتَابَ اللهِ وَقَوْلَ نَبِيِّهِ كَفَرَ.

۱۰- یونس بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا امر ہے جس سے وحدانیت باری تعالیٰ کی شناخت کس میں پائی جائے۔ فرمایا اے یونس بدعت پسند نہ بن جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اپنے نبیؐ کے اہلبیت کو چھوڑ دیا۔ ہلاک ہوا اور جس نے کتاب خدا اور قول نبی کو ترک کیا وہ کافر ہوا۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُثَنَّى الْحَنَّاطِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: تَرِدُ عَلَيْنَا أَشْيَاءُ لَيْسَ نَعْرِفُهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا سُنَّةٍ فَنَنْظُرُ فِيهَا؟

قَالَ : لَا : أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَصَبْتَ لَمْ تُوجَرْ، وَإِنْ أَخْطَأْتَ كَذَبْتَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

(۱۱) راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہم پر کبھی ایسے مسائل پیش کیے جاتے ہیں جن کا جواب ہم کو نہ قرآن سے ملتا ہے نہ حدیث میں، پس ہم خود ہی غور کر کے جواب دے دیتے ہیں۔ فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا۔ اگر تمہارا قیاس ٹھیک ہوا تو اس کا اجر نہ ملے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا۔

١٢ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا نتیجہ جہنم ہے۔

١٣ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّا نَجْتَمِعُ فَنَتَذَاكَرُ مَا عِنْدَنَا فَلَا يَرِدُ عَلَيْنَا شَيْءٌ إِلَّا وَعِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ مُسَطَّرٌ وَذٰلِكَ مِمَّا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْنَا بِكُمْ، ثُمَّ يَرِدُ عَلَيْنَا الشَّيْءُ الصَّغِيرُ لَيْسَ عِنْدَنَا فِيهِ شَيْءٌ فَيَنْظُرُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ وَعِنْدَنَا مَا يُشْبِهُهُ فَنَقِيسُ عَلَى أَحْسَنِهِ ؟ فَقَالَ : وَمَا لَكُمْ وَلِلْقِيَاسِ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِالْقِيَاسِ ثُمَّ قَالَ : إِذَا جَاءَكُمْ مَا تَعْلَمُونَ فَقُولُوا بِهِ وَإِنْ جَاءَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَهَا ـ وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ ـ ثُمَّ قَالَ : لَعَنَ اللهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ : قَالَ عَلِيٌّ وَقُلْتُ أَنَا وَقَالَتِ الصَّحَابَةُ وَقُلْتُ ، ثُمَّ قَالَ : أَكُنْتَ تَجْلِسُ إِلَيْهِ ؟ فَقُلْتُ : لَا وَلٰكِنْ هٰذَا كَلَامُهُ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ أَتَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله النَّاسَ بِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ فِي عَهْدِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَمَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَقُلْتُ : فَضَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ؟ فَقَالَ : لَا هُوَ عِنْدَ أَهْلِهِ .

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے۔ سماعہ بن مہران نے امام موسیٰ کاظم سے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ جب ہم ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو آپ کی احادیث کو یاد کرتے ہیں جو سوال ہم سے کیا جاتا ہے ہم اس کا جواب

ان احادیث میں پالیتے ہیں جو ہمارے پاس لکھی ہوئی ہیں اور یہ وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کی بدولت ہم کو دی ہے لیکن بعض اوقات کوئی ہلکا سا مسئلہ ایسا بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے جس کا جواب ان احادیث میں ہم کو نہیں ملتا۔ اور ہم ایک دوسرے کو تکنے لگتے ہیں اور دلوں میں شبہات پیدا ہوتے ہیں ہم اس وقت کسی اچھے قیاس سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق اسی قیاس کی بنا پر تم سے پہلے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔ پھر فرمایا جب تم سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہے تو اسے بیان کرو اور اگر معلوم نہ ہو تو حضرت نے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ ہم سے پوچھا کرو۔ پھر فرمایا اللہ لعنت کرے ابوحنیفہ پر کہ وہ کہا کرتا ہے علی نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول علی سے بہتر ہے اور صحابہ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں میرا قول ان سے بہتر ہے پھر فرمایا کیا تم اس کے پاس بیٹھا کرتے ہو۔ میں نے کہا نہیں۔ لیکن یہ جانتا ہوں کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ خدا آپ کا نگہبان ہو کیا رسول اللہ نے لوگوں کو اتنا بتایا تھا جو حضرت کے زمانہ میں ان کے لیے کافی ہوتا۔ فرمایا بے شک۔ بتا بتا دیا تھا جس کی ضرورت ان کو قیامت تک ہو گی۔ میں نے کہا۔ کیا اس سے کچھ ضائع ہو گیا فرمایا نہیں وہ علم اس کے اہل کے یعنی ہمارے پاس ہے۔

١٤ـ عِدَّةٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ ضَلَّ عِلْمُ ابْنِ شُبْرُمَةَ عِنْدَ الْجَامِعَةِ إِمْلاءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ خَطِّ عَلِيٍّ عليه السلام بِيَدِهِ إِنَّ الْجَامِعَةَ لَمْ تَدَعْ لِأَحَدٍ كَلاماً ، فِيهَا عِلْمُ الْحَلالِ وَالْحَرَامِ ، إِنَّ أَصْحَابَ الْقِيَاسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْقِيَاسِ فَلَمْ يَزْدَادُوا مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُعْداً ، إِنَّ دِينَ اللهِ لَا يُصَابُ بِالْقِيَاسِ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا کہ ابن شبرمہ کا علم (عہد عباسیہ کا قاضی) ضائع ہو گیا جامعہ سے (مصحف فاطمہ) جس کو لکھوایا رسول اللہ نے اور اپنے ہاتھ سے لکھا علی علیہ السلام نے۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی گئی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش ہو۔ اس میں علم حلال و حرام ہے قیاس کرنے والوں نے علم کو قیاس میں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دور ہوتے چلے گئے۔ خدا کے دین میں قیاس کا دخل نہیں۔

١٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ السُّنَّةَ لَا تُقَاسُ أَلَا تَرَى أَنَّ الْمَرْأَةَ

تَقْضِي صَوْمَهَا وَلَا تَقْضِي صَلٰوتَهَا، يَا أَبَانُ! إِنَّ السُّنَّةَ إِذَا قِيسَتْ مُحِقَ الدِّينُ.

۱۵۔ ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے روزے ادا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں۔ حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کو دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا۔

۱۶ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَىٰ قَالَ، سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام عَنِ الْقِيَاسِ فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَالْقِيَاسُ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يُسْأَلُ كَيْفَ أَحَلَّ وَكَيْفَ حَرَّمَ.

۱۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا قیاس کے متعلق فرمایا، قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔ خدا سے یہ سوال نہیں ہوگا کہ کسی چیز کو حلال کیوں کیا اور حرام کیوں (سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ حلال و حرام کرنے کی وجہ کیا ہے)

۱۷ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام أَنَّ عَلِيّاً صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِلْقِيَاسِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهُ فِي الْتِبَاسٍ وَمَنْ دَانَ اللّٰهَ بِالرَّأْيِ لَمْ يَزَلْ دَهْرَهُ فِي ارْتِمَاسٍ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِرَأْيِهِ فَقَدْ دَانَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ وَمَنْ دَانَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ حَيْثُ أَحَلَّ وَحَرَّمَ فِيمَا لَا يَعْلَمُ.

۱۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے، کہ حضرت علی نے فرمایا جس نے احکام الٰہیہ میں قیاس کو راہ دی وہ ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہا۔ اور جس نے عمل آخرت اپنی رائے اور پیروی ظن سے کیا۔ وہ ہمیشہ شبہات میں ڈوبا رہا۔ فرمایا امام جعفر صادق نے کہ امام باقر فرماتے ہیں کہ جو لوگوں کو فتوے دیتا ہے وہ اپنی رائے سے عمل آخرت کرتا ہے اس چیز سے جس کو وہ نہیں جانتا اور جو باوجود جاننے کے ایسا کرتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے حرام و حلال قرار دینے میں ان چیزوں کے جن کا اس کو علم نہیں۔

۱۸ ـ محمّد بن يحيى، عن أحمد بن محمّد، عن الحسن بن عليّ بن يقطين، عن الحسين بن ميّاح ، عن أبيه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إنّ إبليس قاس نفسه بآدم فقال: خلقتني من نار و خلقته من طين، ر لو قاس الجوهر الّذي خلق الله منه آدم

بالطين، كان ذلك أكثر نوراً وضياءً من النار

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان نے قیاس کیا اپنے نفس کا نفس آدم پر اور کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے اس نے قیاس کیا آگ کا مٹی پر۔ اگر وہ قیاس کرتا اس جوہر کا جس سے خدا نے آدم کو پیدا کیا تو وہ پاتا اس کو نور اور ضیا میں نار سے بہتر۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَقَالَ: حَلَالُ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ أَبَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يَكُونُ غَيْرُهُ وَلَا يَجِيءُ غَيْرُهُ وَقَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: مَا أَحَدٌ ابْتَدَعَ بِدْعَةً إِلَّا تَرَكَ بِهَا سُنَّةً.

۱۹۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا فرمایا جس کو آنحضرت صلعم نے حلال بتایا ہے وہ قیامت تک حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے اس کے سوا اب کوئی شریعت نہ ہوگی اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس نے شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی۔ اس نے رسول خدا کے طریقہ کو چھوڑ دیا۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَقِيلِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا حَنِيفَةَ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقِيسُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَا تَقِسْ فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ حِينَ قَالَ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ فَقَاسَ مَا بَيْنَ النَّارِ وَالطِّينِ وَلَوْ قَاسَ نُورِيَّةَ آدَمَ بِنُورِيَّةِ النَّارِ عَرَفَ فَضْلَ مَا بَيْنَ النُّورَيْنِ وَصَفَاءَ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ.

۲۰۔ ابوحنیفہ نے ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے حضرت نے فرمایا میں نے سنا ہے تم شرع میں قیاس کرتے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہاں فرمایا قیاس نہ کیا کرو۔ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے اس نے کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ اس نے آگ اور مٹی کے درمیان قیاس کیا۔ اگر قیاس کرتا نورانیت آدم کا آگ پر تو دونوں کی نورانیت ظاہر ہو جاتی اور نور کو جو فضیلت نار پر ہے وہ اس سے پوشیدہ نہ رہتی۔

۲۱ـ عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ كَذَا وَ كَذَا مَا يَكُونُ الْقَوْلُ فِيهَا؟ فَقَالَ لَهُ: مَهْ، مَا أَجَبْتُكَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَسْنَا مِنْ «أَرَأَيْتَ» فِي شَيْءٍ.

۲۱۔ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا اور ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے اس کا جواب دیدیا۔ اس نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ اس طرح ہوتا تو آپ کا جواب کیا ہوتا۔ فرمایا۔ خاموش۔ میں نے جو جواب دیا وہ وہی ہے جو میں نے رسولؐ سے نقل کیا ہے۔ ہم خود اپنی طرف سے نہیں کہتے۔

۲۲ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلاً قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ وَلِيجَةً فَلَا تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ فَإِنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ وَ قَرَابَةٍ وَ وَلِيجَةٍ وَ بِدْعَةٍ وَ شُبْهَةٍ مُنْقَطِعٌ إِلَّا مَا أَثْبَتَهُ الْقُرْآنُ.

۲۲۔امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا احکام شریعت میں خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ۔ ورنہ مومن نہ رہوگے۔ ہر سبب، نسب و قرابت شرک و بدعت و شبہ بروز قیامت کام نہ دے گی مگر وہی چیز جو قرآن سے ثابت ہے۔

باب بست و یکم (۲۱)

ہر مسئلہ میں کتاب و سنّت کی طرف رجوع کرنا، حلال و حرام اور ہر وہ چیز جس کی طرف انسان محتاج ہے کتاب و سنّت میں پائی جاتی ہے

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى وَاللهِ مَا تَرَكَ اللهُ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ حَتَّى لَا يَسْتَطِيعَ عَبْدٌ يَقُولُ لَوْ كَانَ هٰذَا أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ ، إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَهُ اللهُ فِيهِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہر شے کو بیان فرمایا ہے اور جس جس چیز کے بندے محتاج تھے ان میں سے ایک کو بھی نہیں چھوڑا۔ کوئی یہ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ یہ چیز بھی قرآن میں نازل کی جاتی ہے آگاہ ہو کہ خدا نے قرآن میں اس کو ضرور نازل کیا ہے۔

٢ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَدَعْ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَبَيَّنَهُ لِرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدّاً وَجَعَلَ عَلَيْهِ دَلِيلاً يَدُلُّ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ عَلَى مَنْ تَعَدَّى ذٰلِكَ الْحَدَّ حَدّاً

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے کسی ایسی چیز کو قرآن میں نہیں چھوڑا جس کی طرف امت محتاج تھی اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا اور اپنے رسول پر ظاہر کر دیا اور ہر شے کی ایک حد قرار دی اور اس پر ایک دلیل بھی قائم کر دی اور عذاب رکھا اس کے لئے جو اس حد سے تجاوز کرے۔

٣ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هَارُونَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا خَلَقَ اللهُ حَلَالاً وَلَا حَرَاماً إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الدَّارِ، فَمَا كَانَ مِنَ الطَّرِيقِ فَهُوَ مِنَ الطَّرِيقِ، وَمَا كَانَ مِنَ الدَّارِ فَهُوَ مِنَ الدَّارِ حَتَّى أَرْشِ الْخَدْشِ فَمَا سِوَاهُ وَالْجَلْدَةِ وَنِصْفِ الْجَلْدَةِ.

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ خدا نے قرار نہیں دیا حلال و حرام کو مگر ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر کی ہے گھر کی حد کی طرح پس جو چیز راہ میں ہے وہ داخل خانہ نہیں بلکہ راہ میں ہے اور جو داخل خانہ ہے ظاہر ہے وہ راہ میں نہیں اور جو حدیث کہ مجروح کرے اس کی ایسی ہی سزا ہے جیسے جسم کو مجروح کرنے والے کی بقدر زخم ایک تازیانہ یا نصف تازیانہ۔

٤ـ عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَفِيهِ كِتَابٌ أَوْ سُنَّةٌ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ چیز جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے کتاب و سنت میں موجود ہے۔

٥ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاسْأَلُونِي مِنْ كِتَابِ اللهِ، ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَهَى عَنِ الْقِيلِ وَالْقَالِ، وَفَسَادِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ: فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَيْنَ هَذَا مِنْ كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ» وَقَالَ: «وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللهُ لَكُمْ قِيَاماً»(۲)، وَقَالَ: «لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ».

۵۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تمھیں کسی مسئلہ میں خبردار دہو۔ مجھ سے پوچھو کتاب اللہ میں کہاں ہے پھر ایک حدیث میں فرمایا کہ رسول اللہ نے منع کیا ہے قیل و قال اور فساد مال اور کثرت سوال سے۔ کسی نے پوچھا یا بن رسول اللہ یہ کتاب خدا میں کہاں ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ ان کی زیادہ سرگوشی میں فائدہ نہیں۔ مگر یہ کہ صدقہ یعنی زکوٰۃ وغیرہ کے لئے ہو یا احسان کرنے کے متعلق یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کے سلسلے میں اور خدا فرماتا ہے کہ اپنا وہ مال جو تمہارے لئے سرمایۂ معاش ہے بے وقوفوں کے حوالے نہ کرو۔ ورنہ وہ تلف کردیں گے خدا فرماتا ہے چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو کہ (بعض چیزیں ایسی ہوں گی) اگر تم پر ظاہر کی گئیں تو تم کو برا معلوم ہوگا۔ (امام علیہ السلام نے تینوں باتوں کا جواب آیات قرآنی سے دے دیا۔)

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا مِنْ أَمْرٍ يَخْتَلِفُ فِيهِ اثْنَانِ إِلَّا وَلَهُ أَصْلٌ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنْ لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُ الرِّجَالِ

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایسا امر جس میں دو آدمی اختلاف رکھتے ہوں مگر یہ کہ وہ کتاب اللہ میں ہے لیکن لوگوں کی عقول ان تک نہیں پہنچتیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيْكُمُ الرَّسُولَ صلى الله عليه وآله وَأَنْزَلَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَأَنْتُمْ أُمِّيُّونَ عَنِ الْكِتَابِ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَعَنِ الرَّسُولِ وَمَنْ أَرْسَلَهُ، عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَطُولِ هَجْعَةٍ(۲) مِنَ الْأُمَمِ وَانْبِسَاطٍ مِنَ الْجَهْلِ وَاعْتِرَاضٍ

مِنَ الْفِتْنَةِ وَ انْتِقَاضٍ مِنَ الْمُبْرَمِ وَ عَمىً عَنِ الْحَقِّ وَ اعْتِسَافٍ مِنَ الْجَوْرِ وَ امْتِحَاقٍ مِنَ الدِّينِ وَ تَلَظٍّ مِنَ الْحُرُوبِ عَلَى حِينِ اصْفِرَارٍ مِنْ رِيَاضِ جَنَّاتِ الدُّنْيَا وَ يُبْسٍ مِنْ أَغْصَانِهَا وَ انْتِثَارٍ مِنْ وَرَقِهَا وَ يَأْسٍ مِنْ ثَمَرِهَا وَ اغْوِرَارٍ مِنْ مَائِهَا، قَدْ دَرَسَتْ أَعْلَامُ الْهُدَى فَظَهَرَتْ أَعْلَامُ الرَّدَى فَالدُّنْيَا مُتَهَجِّمَةٌ فِي وُجُوهِ أَهْلِهَا مُكْفَهِرَّةٌ، مُدْبِرَةٌ غَيْرُ مُقْبِلَةٍ، ثَمَرَتُهَا الْفِتْنَةُ وَ طَعَامُهَا الْجِيفَةُ وَ شِعَارُهَا الْخَوْفُ وَ دِثَارُهَا السَّيْفُ، مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ قَدْ أَعْمَتْ عُيُونَ أَهْلِهَا وَ أَظْلَمَتْ عَلَيْهَا أَيَّامُهَا، قَدْ قَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ وَ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَ دَفَنُوا فِي التُّرَابِ الْمَوْؤُدَةَ بَيْنَهُمْ مِنْ أَوْلَادِهِمْ، يَجْتَازُ دُونَهُمْ طِيبُ الْعَيْشِ وَ رَفَاهِيَةُ خُفُوضِ الدُّنْيَا، لَا يَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ ثَوَاباً وَ لَا يَخَافُونَ وَ اللَّهِ مِنْهُ عِقَاباً، حَيُّهُمْ أَعْمَى نَجِسٌ وَ مَيِّتُهُمْ فِي النَّارِ مُبْلَسٌ فَجَاءَهُمْ بِنُسْخَةِ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَى وَ تَصْدِيقِ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيلِ الْحَلَالِ مِنْ رَيْبِ الْحَرَامِ ذَلِكَ الْقُرْآنُ فَاسْتَنْطِقُوهُ وَ لَنْ يَنْطِقَ لَكُمْ أُخْبِرُكُمْ عَنْهُ إِنَّ فِيهِ عِلْمَ مَا مَضَى وَ عِلْمَ مَا يَأْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حُكْمَ مَا بَيْنَكُمْ وَ بَيَانَ مَا أَصْبَحْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ فَلَوْ سَأَلْتُمُونِي عَنْهُ لَعَلَّمْتُكُمْ.

۷۔ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف رسولؐ کو بھیجا اور ان پر کتاب حق نازل کی اور تم نہ ان پڑھ تھے نہ کتاب کو جانتے تھے اور نہ اس کے نازل کرنے والے کو، نہ رسولؐ سے واقف تھے اور نہ اس ذات سے جس نے ان کو رسولؐ بنا کر بھیجا تھا آنحضرتؐ کو اس وقت بھیجا جبکہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ قطع ہو گیا تھا اور غفلت لوگوں پر چھائی ہوئی تھی اور جہالت اور فتنوں کا دور دورہ تھا اور پیغمبروں کے کاموں سے روگردانی اور امر حق پر اعتراض اور ظلم و جور کی زیادتی اور آتش حرب کی ہر وقت شعلہ فشانی اور دنیا کے باغوں پر زردی چھائی ہوئی ہے اس کی شاخیں سوکھی ہوئی ہیں اس کے پتے بکھرے ہوئے ہیں اس کے پھل مایوسی ہیں اس کا پانی زمین کی تہہ میں گھسا ہوا ہے ہدایت کے نشانات مٹے ہوئے ہیں ہلاکت کے نشانات ابھرے ہوئے ہیں۔ دنیا اپنے اہل کے ساتھ ترش روئی سے منہ چڑھائے ہوئے ہے پیچھے کو جانے والی آگے کو نہ آنے والی اس کے پھل فتنہ ہیں اس کا کھانا مردار ہے۔ اس کا شعار (وہ کپڑا جو نیچے پہنا جاتا ہے) خوف ہے اس کا دثار (جو کپڑا اوپر پہنا جاتا ہے) تلوار ہے اس نے اپنے اہل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور ان کے ایام کو تاریک بنا دیا۔ ان دنیا والوں نے اپنے رحم کو قطع کیا آپس میں خونریزی کی اپنی زندہ لڑکیوں کو زمین میں دبا دیا۔ حالانکہ وہ انہی کی اولاد تھیں انھوں نے دنیا میں عیش و راحت کو طلب کیا اور اللہ سے ثواب کی امید نہ رکھی اور اسکے عذاب سے نہیں ڈرتے تھے ان کے

زندہ اندھے اور ستمگار اور ان کے مردہ دوزخی اور نجات سے نا امید، پس لائے حضرت رسول خدا انکے لیے ایک دستور جو کتب سابقہ میں تھا اور تصدیق کی اس کی جو سامنے ہے یعنے انجیل اور اس قرآن میں تفصیل ہے حرام اور حلال کی پس اسکی صفتوں کو بیان کرو۔ وہ تم سے نہیں بولے گا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اس میں ان چیزوں کا بھی علم ہے جو گزر چکیں اور ان باتوں کا بھی ہے جو آنے والی ہیں قیامت تک اور تمہارے نزاعات کا فیصلہ بھی ہے۔ اور جن باتوں سے تم اختلاف کرتے ہو وہ بھی اگر تم مجھ سے ان باتوں کو دریافت کرو تو میں بتا دوں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنَا أَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَ فِيهِ بَدْءُ الْخَلْقِ وَ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ فِيهِ خَبَرُ السَّمَاءِ وَ خَبَرُ الْأَرْضِ وَ خَبَرُ الْجَنَّةِ وَ خَبَرُ النَّارِ وَ خَبَرُ مَا كَانَ وَ [خَبَرُ] مَا هُوَ كَائِنٌ، أَعْلَمُ ذَلِكَ كَمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا جاننے والا ہوں۔ اس میں ابتدائے خلق کا حال بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی اس میں، آسمان کی خبر بھی ہے اور زمین کی بھی، اس میں جنت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی، جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اس کی بھی اور میری نظر کے سامنے یہ سب چیزیں ایسی ہی بدیہی ہیں جیسے میری ہتھیلی میرے سامنے ہے خدا فرماتا ہے اس قرآن میں ہر شے کا بیان ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَ خَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَ فَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ وَ نَحْنُ نَعْلَمُهُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب اللہ میں جو تم سے پہلے ہے اس کی بھی خبر ہے اور جو تم سے بعد میں ہوگا اس کی بھی اور تمہارے باہمی نزاعات کا فیصلہ بھی ہے اور ہم یہ سب باتیں جانتے ہیں۔

۱۰ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحابِنا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خالِدٍ ، عَنْ إسْماعِيلَ بْنِ مِهْرانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرا ، عَنْ سَماعَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَىٰ عليه السلام قالَ: قُلْتُ لَهُ: أَكُلُّ شَيْءٍ فِي كِتابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله أَوْ تَقُولُونَ فِيهِ؟ قالَ: بَلْ كُلُّ شَيْءٍ فِي كِتابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله.

۱۰۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا کیا ہر شے قرآن اور سنت نبی میں ہے: جو لوگ کہتے ہیں اس میں ہر شے ، جو آپ کہتے ہیں کیا وہ بھی ہے۔ فرمایا ہر شے کتاب اللہ اور احادیث نبوی میں ہے۔

باب بست دوم (۲۲)
اختلاف حدیث

((بابُ اخْتِلافِ الْحَدِيثِ))

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إبْراهِيمَ بْنِ هاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمّادِ بْنِ عِيسىٰ ، عَنْ إبْراهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمانِيِّ ، عَنْ أَبانِ بْنِ أَبِي عَيّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلالِيِّ قالَ: قُلْتُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إنِّي سَمِعْتُ مِنْ سَلْمانَ وَالْمِقْدادِ وَأَبِي ذَرٍّ شَيْئاً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَأَحادِيثَ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله غَيْرَ ما فِي أَيْدِي النّاسِ ثُمَّ سَمِعْتُ مِنْكَ تَصْدِيقَ ما سَمِعْتُ مِنْهُمْ وَرَأَيْتُ فِي أَيْدِي النّاسِ أَشْياءَ كَثِيرَةً مِنْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَمِنَ الْأَحادِيثِ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنْتُمْ تُخالِفُونَهُمْ فِيها وَتَزْعُمُونَ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ باطِلٌ أَفَتَرَى النّاسَ يَكْذِبُونَ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُتَعَمِّدِينَ وَيُفَسِّرُونَ الْقُرْآنَ بِآرائِهِمْ؟ قالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقالَ: قَدْ سَأَلْتَ فَافْهَمِ الْجَوابَ إنَّ فِي أَيْدِي النّاسِ حَقّاً وَباطِلاً وَصِدْقاً وَكَذِباً وَناسِخاً وَمَنْسُوخاً وَعامّاً وَخاصّاً وَمُحْكَماً وَمُتَشابِهاً وَحِفْظاً وَوَهَماً وَقَدْ كُذِبَ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلىٰ عَهْدِهِ حَتّىٰ قامَ خَطِيباً فَقالَ: أَيُّهَا النّاسُ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ الْكَذّابَةُ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النّارِ ثُمَّ كُذِبَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ ، وَإنَّما أَتاكُمُ الْحَدِيثُ مِنْ أَرْبَعَةٍ

لَيْسَ لَهُمْ خَامِسٌ: رَجُلٍ مُنَافِقٍ يُظْهِرُ الْإِيمَانَ مُتَصَنِّعٍ بِالْإِسْلَامِ لَا يَتَأَثَّمُ وَلَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مُتَعَمِّداً فَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّهُ مُنَافِقٌ كَذَّابٌ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ وَلٰكِنَّهُمْ قَالُوا هٰذَا قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَرَآهُ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَأَخَذُوا عَنْهُ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ حَالَهُ وَقَدْ أَخْبَرَهُ اللهُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَوَصَفَهُمْ بِمَا وَصَفَهُمْ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ» ثُمَّ بَقُوا بَعْدَهُ فَتَقَرَّبُوا إِلَى أَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَالدُّعَاةِ إِلَى النَّارِ بِالزُّورِ وَالْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ فَوَلَّوْهُمُ الْأَعْمَالَ وَحَمَلُوهُمْ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ وَأَكَلُوا بِهِمُ الدُّنْيَا وَإِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُلُوكِ وَالدُّنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللهُ فَهٰذَا أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ. وَرَجُلٍ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ شَيْئاً لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى وَجْهِهِ وَوَهِمَ فِيهِ وَلَمْ يَتَعَمَّدْ كَذِباً فَهُوَ فِي يَدِهِ يَقُولُ بِهِ وَيَعْمَلُ بِهِ وَيَرْوِيهِ فَيَقُولُ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ وَهِمَ لَمْ يَقْبَلُوهُ وَلَوْ عَلِمَ هُوَ أَنَّهُ وَهِمَ لَرَفَضَهُ. وَرَجُلٍ ثَالِثٍ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله شَيْئاً أَمَرَ بِهِ ثُمَّ نَهَى عَنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَوْ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَحَفِظَ مَنْسُوخَهُ وَلَمْ يَحْفَظِ النَّاسِخَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضَهُ وَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ إِذْ سَمِعُوهُ مِنْهُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضُوهُ. وَآخَرَ رَابِعٍ لَمْ يَكْذِبْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله، مُبْغِضٍ لِلْكَذِبِ خَوْفاً مِنَ اللهِ وَتَعْظِيماً لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمْ يَنْسَهُ بَلْ حَفِظَ مَا سَمِعَ عَلَى وَجْهِهِ فَجَاءَ بِهِ كَمَا سَمِعَ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَعَلِمَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ فَعَمِلَ بِالنَّاسِخِ وَرَفَضَ الْمَنْسُوخَ فَإِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله مِثْلُ الْقُرْآنِ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ وَخَاصٌّ وَعَامٌّ وَمُحْكَمٌ وَمُتَشَابِهٌ قَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله الْكَلَامُ لَهُ وَجْهَانِ: كَلَامٌ عَامٌّ وَكَلَامٌ خَاصٌّ مِثْلُ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَيَشْتَبِهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَدْرِ مَا عَنَى اللهُ بِهِ وَرَسُولُهُ صلى الله عليه وآله. وَلَيْسَ كُلُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْءِ فَيَفْهَمُ وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَسْأَلُهُ وَلَا يَسْتَفْهِمُهُ حَتَّى أَنْ كَانُوا لَيُحِبُّونَ أَنْ يَجِيءَ الْأَعْرَابِيُّ وَالطَّارِئُ فَيَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله حَتَّى يَسْمَعُوا وَقَدْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً وَكُلَّ لَيْلَةٍ دَخْلَةً فَيُخْلِينِي فِيهَا أَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ، وَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ لَمْ يَصْنَعْ ذٰلِكَ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي، فَرُبَّمَا كَانَ فِي بَيْتِي يَأْتِينِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

أكثر ذلك في بيتي و كنت إذا دخلت عليه بعض منازله أخلاني وأقام عني نساءه فلا يبقى عنده غيري وإذا أتاني للخلوة معي في منزلي لم تقم عني فاطمة ولا أحد من بني، و كنت إذا سألته أجابني وإذا سكت عنه وفنيت مسائلي ابتدأني فما نزلت على رسول الله صلى الله عليه وآله آية من القرآن إلا أقرأنيها و أملاها علي فكتبتها بخطي وعلمني تأويلها و تفسيرها و ناسخها ومنسوخها و محكمها و متشابهها وخاصها و عامها و دعا الله أن يعطيني فهمها وحفظها فما نسيت آية من كتاب الله ولا علما أملاه علي و كتبته منذ دعا الله لي بما دعا وما ترك شيئا علمه الله من حلال ولا حرام ولا أمر ولا نهي كان أو يكون ولا كتاب منزل على أحد قبله من طاعة أو معصية إلا علمنيه وحفظته فلم أنس حرفا واحدا، ثم وضع يده على صدري ودعا الله لي أن يملأ قلبي علما وفهما وحكما ونورا فقلت: يا نبي الله بأبي أنت وأمي منذ دعوت الله لي بما دعوت لم أنس شيئا ولم يفتني شيء لم أكتبه أفتتخوف علي النسيان فيما بعد؟ فقال: لا لست أتخوف عليك النسيان والجهل.

ا۔ سلیم بن قیس ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے سلمان ومقداد و ابوذر سے تفسیر قرآن اور حدیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر قرآن کے متعلق عام لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرات کا گمان یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں عمداً اور قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتے ہیں۔

امیر المومنین نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم نے جو سوال کیا اس کا جواب سنو، لوگوں کے ہاتھوں میں حق و باطل ہے اور صدق و کذب ہے اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص محکم اور متشابہ اور حفظ و وہم اور لوگوں نے رسول اللہ کے زمانہ میں ان پر جھوٹ بولا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! میرے اوپر بہت جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ پس جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا۔ اس کی جگہ جہنم ہے اور حضرت کے بعد بھی آپ پر جھوٹ بولا گیا۔

تمہارے پاس احادیث چار طریقہ سے پہنچی ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں، اول مرد منافق سے جو ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام قبول کئے ہوئے ہے وہ رسول پر عمداً جھوٹ بولنے کو نہ گناہ سمجھتا ہے نہ اس میں کوئی خرابی سمجھتا ہے اگر لوگ جانتے کہ یہ بڑا منافق اور جھوٹا ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق

نہ کرتے۔ لیکن انھوں نے تو یہ کہا۔ یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرتؐ کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سُنا ہے لہٰذا انھوں نے احادیث کو اس سے لے لیا اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارے میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور جو اوصاف ان کے بیان کئے ہیں وہ کئے ہیں فرماتا ہے جب اے رسولؐ تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے بھاری بھرکم ڈیل تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم ان کی باتیں سنو، یہ کہ وہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہا۔ اب انھوں نے آئمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف مکر و فریب سے بلانیوالوں سے جا ملے اور حکومت ان کے سپرد کر دی اور لوگوں کی گردنوں پر انھیں سوار کر دیا اور ان سے مل کر خوب خوب مزے اڑائے لوگ تو بادشاہان دنیا کے ساتھ ہو ہی جایا کرتے ہیں۔ مگر وہ جسے خدا بچائے۔ بس یہ چار میں کا ایک کا گروہ ہے۔

اور دوسرا وہ ہے جس نے رسول اللہ سے کسی بات کو سنا لیکن اس کو پوری طرح یاد نہ رکھ سکا اور وہم کو اس میں دخل دیا اور عمداً جھوٹ نہ بولا۔ پس یہ حدیث اس کے پاس ہے اور وہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور دوسروں سے اس کی روایت بھی کرتا ہے اور کہتا ہے میں نے حضرت رسول خدا سے ایسا سُنا۔ پس اگر مسلمانوں کو معلوم ہوتا کہ وہ از روئے وہم گمان ایسا کہہ رہا ہے اسے صحیح حدیث یاد نہیں تو وہ اس کی بات کو نہ مانتے اور اگر وہ خود جانتا کہ غلط بیانی کر رہا ہے اور مبتلائے وہم ہے تو اس کو خود ہی نہ بیان کرتا۔

اور تیسرا وہ ہے کہ جس نے رسول سے ایک ایسی حدیث کو سُنا جس میں حضرت نے کسی چیز کا حکم دیا تھا اس کے بعد اس کی نہی بھی فرما دی تھی لیکن اسکو اس نہی کا علم نہ ہو سکا۔ نہی سن لی اور امر کا علم نہ ہوا پس اس نے حکم منسوخ کو تو یاد کر لیا اور ناسخ کو یاد نہ رکھا۔ اگر اس کو علم ہوتا کہ یہ حکم منسوخ شدہ ہے تو وہ اس کا بیان ترک کر دیتا اور اگر مسلمان یہ جان لیتے کہ یہ منسوخ الحکم حدیث بیان کر رہا ہے تو وہ اس پر عمل ترک کر دیتے۔

چوتھا وہ ہے جس نے رسول اللہ پر جھوٹ نہیں بولا۔ اسے جھوٹ سے عداوت ہے وہ اللہ سے خوف کرتا ہے اور رسولؐ کی عظمت ان کے دل میں ہے اور وہ نہیں بھولا اس کو جو رسولؐ سے سنا ہے اور اچھی طرح سے اسے یاد بھی ہے پس جیسا رسولؐ سے سُنا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے نہ کم، وہ ناسخ و منسوخ کا علم رکھتا ہے پس ناسخ پر عمل کرتا ہے اور منسوخ کو ترک کرتا ہے۔

حضرت رسولؐ خدا کے احکام بھی قرآن کی طرح ہیں جو ناسخ بھی ہیں منسوخ بھی، خاص بھی ہیں اور عام بھی، محکم

بھی ہیں اور متشابہ بھی، کبھی رسولؐ کے کلام کی دو صورتیں ہوتی ہیں، کلام عام اور کلام خاص قرآن کی طرح اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے رسول جو تم کو دیں اسے لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ یہ امران لوگوں پر مشتبہ ہوگیا جنھوں نے نہ جانا اور نہ سمجھا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا مقصد اس سے کیا ہے۔

اور آنحضرتؐ کے تمام اصحاب ایسے نہ تھے کہ جو سوال کرتے ہوں، اس کے جواب کو سمجھ بھی لیتے ہوں بعض ایسے بھی تھے سوال تو کرتے تھے، مگر سمجھنا نہیں چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتے تھے کہ کوئی بدو عرب یا اجنبی مسافر آجائے اور وہ رسولؐ سے سوال کرے تو حضرت کے جواب کو ہم سنیں (کیونکہ خود بار بار سوال نہیں کرسکتے تھے) اور میرا یہ حال تھا کہ میں دن اور رات میں جب چاہتا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مجھ سے تخلیہ فرماتے اور جو حضرت بیان فرماتے میں اس کو اپنے دل میں جگہ دیتا جاتا۔

اصحاب اس بات کو جانتے تھے کہ آنحضرت میرے سوا کسی اور کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے بسا اوقات یہ عمل میرے گھر میں ہوتا تھا جب حضرت میرے گھر میں تشریف لاتے تو زیادہ وقت خلوت میں گزارتے اور ازواج ہمارے پاس سے ہٹ جاتیں۔ میرے سوا کوئی حضرت کے پاس نہ رہتا اور جب میرے گھر میں خلوت ہوتی تو نہ فاطمہ الگ ہوتیں اور نہ میرا کوئی لڑکا۔ جب میں حضرت سے سوال کرتا تو مجھے جواب دیتے اور جب میں چپ ہو جاتا اور سوالات ختم ہو جاتے تو حضرت ابتدا کرتے۔

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ پر ایسی نازل نہیں ہوئی کہ حضرت نے مجھے پڑھ کر نہ سنائی ہو اور اسے لکھوایا نہ ہو میں نے اپنے ہاتھ سے اسے لکھا ہے۔

اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ اور منسوخ اور محکم و متشابہ اور خاص و عام، اور حضرت نے دعا کی کہ وہ مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ پس کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ اس چیز کو جو رسول اللہ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور دعا کی۔ آنحضرت نے میرے لئے جو دعا کی، آنحضرت کو علم خدا سے جو ملا۔ اس میں سے کوئی چیز میرے لئے بغیر بتائے نہ چھوڑی، حلال سے ہو یا حرام سے امر سے ہو یا نہی سے، طاعت سے ہو یا معصیت سے میں نے اسے سیکھا ہے اور حفظ کیا ہے اور ایک حرف تک اس کا نہیں بھولا۔

پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے دعا کی کہ وہ میرے قلب کو علم و فہم و حکمت و نور سے پُر کردے۔ میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں

بھولا۔ اور جس چیز کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا۔ کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں بھول جاؤں گا۔ فرمایا نہیں۔ مجھے تمہارے متعلق نسیان و جہل کا خوف ہی نہیں ہوتا۔

٢ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْوُونَ عَنْ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا يُتَّهَمُونَ بِالْكَذِبِ فَيَجِيءُ مِنْكُمْ خِلَافُهُ؟ قَالَ: إِنَّ الْحَدِيثَ يُنْسَخُ كَمَا يُنْسَخُ الْقُرْآنُ.

۲۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ کے ساتھ رسول اللہ سے چونکہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم ان راویوں کو دروغ گو نہیں کہہ سکتے۔ لیکن آپ سے سنتے ہیں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت ہوتی ہے فرمایا آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ الحکم ہوتی ہیں۔

٣ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: مَا بَالِي أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَتُجِيبُنِي فِيهَا بِالْجَوَابِ ثُمَّ يَجِيئُكَ غَيْرِي فَتُجِيبُهُ فِيهَا بِجَوَابٍ آخَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّا نُجِيبُ النَّاسَ عَلَى الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ، قَالَ: قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله صَدَقُوا عَلَى مُحَمَّدٍ أَمْ كَذَبُوا؟ قَالَ: بَلْ صَدَقُوا، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بَالُهُمُ اخْتَلَفُوا؟ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِي رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فَيَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَيُجِيبُهُ فِيهَا بِالْجَوَابِ ثُمَّ يُجِيبُهُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا يَنْسَخُ ذَلِكَ الْجَوَابَ فَنَسَخَتِ الْأَحَادِيثُ بَعْضُهَا بَعْضاً.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ ایک مسئلہ جب میں آپ سے پوچھتا ہوں تو آپ مجھے اس کا جواب دیتے ہیں، پھر میرا غیر جب آپ سے یہی مسئلہ پوچھتا ہے تو آپ اس کو دوسرا جواب دیتے ہیں۔ فرمایا، ہم جواب دیتے ہیں لوگوں کو کبھی زیادتی کے ساتھ اور کبھی کمی کے ساتھ، میں نے کہا اس بنا

پر کہ آنحضرتؐ نے کم و بیش بیان نہیں کیا اور اصحاب نے ایسا کیا تو انھوں نے رسولؐ کے متعلق سچ کہا یا جھوٹ، فرمایا سچ کہا۔ میں نے کہا جب ان کے بیان میں اختلاف ہے، ایک کہتا ہے رسولؐ نے یہ بیان فرمایا ہے دوسرا کہتا ہے یہ، تو پھر کیا صورت ہوگی، فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ ایک شخص رسولؐ کے پاس آتا ہے اور ایک مسئلہ دریافت کرتا ہے آپ اس کا جواب دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد وحی الٰہی اس حکم منسوخ کر دیتی ہے اس کے بعد ایک دوسرا شخص آتا ہے اور وہی بات پوچھتا ہے آپ اس کو ناسخ حکم بتلاتے ہیں چونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہو جاتی ہے لہذا اصحاب کے بیان میں اختلاف ہو جاتا ہے۔

٤ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا زِيَادُ! مَا تَقُولُ لَوْ أَفْتَيْنَا رَجُلاً مِمَّنْ يَتَوَلاَّنَا بِشَيْءٍ مِنَ التَّقِيَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ أَعْلَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: إِنْ أَخَذَ بِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَعْظَمُ أَجْراً. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: إِنْ أَخَذَ بِهِ أُجِرَ وَإِنْ تَرَكَهُ وَاللَّهِ أَثِمَ.

۴۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے مجھ سے کہا، اے زیاد (نام ابو عبیدہ) تم کیا کہتے ہو اس معاملے میں کہ ہم فتویٰ دیں۔ اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو ایسے امر کا جس میں تقیہ ہو۔ میں نے کہا فرزند رسولؐ آپؑ بہتر جانتے ہیں فرمایا اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا اور باعث اجر عظیم،

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو اجر پائے گا اور اگر ترک کرے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔

٥ ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَنِي، ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَأَجَابَهُ بِخِلاَفِ مَا أَجَابَنِي، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِخِلاَفِ مَا أَجَابَنِي وَأَجَابَ صَاحِبِي، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلاَنِ قُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ شِيعَتِكُمْ قَدِمَا يَسْأَلاَنِ فَأَجَبْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِغَيْرِ مَا أَجَبْتَ بِهِ صَاحِبَهُ؟ فَقَالَ: يَا زُرَارَةُ! إِنَّ هَذَا خَيْرٌ لَنَا وَأَبْقَى

لَنا وَلَكُمْ وَلَوِ اجْتَمَعْتُمْ عَلى أَمْرٍ واحِدٍ لَصَدَّقَكُمُ النّاسُ عَلَيْنا وَ لَكانَ أَقَلَّ لِبَقائِنا وَ بَقائِكُمْ .
قالَ : ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : شِيعَتُكُمْ لَوْحَمَلْتُمُوهُمْ عَلَى الْأَسِنَّةِ أَوْ عَلَى النّارِ لَمَضَوْا وَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِكُمْ مُخْتَلِفِينَ. قالَ : فَأَجابَنِي بِمِثْلِ جَوابِ أَبِيهِ.

۵۔ زرارہ بن اعین سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور یہی مسئلہ پوچھا۔ آپ نے میرے جواب کے علاوہ جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اس کو میرے جواب سے علیحدہ جواب دیا اور دوسرے کے جواب سے بھی الگ۔ جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے کہا یا بن رسول اللہ یہ دونوں عراقی آپ کے پرانے شیعوں میں سے ہیں ان سوالوں کے جواب آپ نے الگ الگ کیوں دیئے۔ فرمایا۔ اے زرارہ یہی بہتر ہے ہمارے اور تمہارے لئے۔ اگر تم ایک ہی امر پر جمع ہو جاؤ۔ تو مخالف تم کو مجلس سے نکال دیں گے اور پھر تم ہمارے پاس۔ کہتے آؤ گے کہ خروج کیجئے۔ اس طرح ہمارا اور تمہارا دنیا میں رہنا کم ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے شیعہ ایسے پکے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں کہ جنگ میں نیزوں پر سینے تان دیں یا آگ میں کود پڑیں تو وہ آپ کے حکم سے منہ نہ پھیریں گے پھر کیا وجہ کہ آپ سے مختلف جواب سنیں، پس حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد ماجد نے دیا تھا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنانٍ ، عَنْ نَصْرٍ الْخَثْعَمِيِّ قالَ : سَمِعْتُ أَبا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ عَرَفَ أَنّا لا نَقُولُ إِلّا حَقّاً فَلْيَكْتَفِ بِما يَعْلَمُ مِنّا فَإِنْ سَمِعَ مِنّا خِلافَ ما يَعْلَمُ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ ذٰلِكَ دِفاعٌ مِنّا عَنْهُ.

۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے۔ مگر حق تو اس کو چاہیئے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانتا ہے۔ اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنی ہے جو حکم خدا کے خلاف ہو تو سمجھے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ جَمِيعاً، عَنْ سَماعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ رَجُلانِ مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فِي أَمْرٍ

كِلاهُما يَرْوِيهِ أَحَدُهُما يَأْمُرُ بِأَخْذِهِ وَالآخَرُ يَنْهاهُ عَنْهُ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقالَ: يُرْجِئُهُ حَتَّى يَلْقَى مَنْ يُخْبِرُهُ، فَهُوَ فِي سَعَةٍ حَتَّى يَلْقاهُ؛ وَفِي رِوايَةٍ أُخْرى: بِأَيِّهِما أَخَذْتَ مِنْ بابِ التَّسْلِيمِ وَسِعَكَ.

۷۔ روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ دوسرے سے نہی۔ ایسی صورت میں وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ اس کو چاہیئے کہ عمل میں تاخیر کرے۔ یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کر دے۔ اس کے ملنے تک تاخیر عمل جائز ہوگی۔

اور ایک اور روایت میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے اس اعتقاد سے کہ امام مفترض الطاعۃ کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر۔

٨۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْراهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمانَ بْنِ عِيسى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحابِنا، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قالَ: أَرَأَيْتَكَ لَوْ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ الْعامَ ثُمَّ جِئْتَنِي مِنْ قابِلٍ فَحَدَّثْتُكَ بِخِلافِهِ بِأَيِّهِما كُنْتَ تَأْخُذُ؟ قالَ: قُلْتُ: كُنْتُ آخُذُ بِالأَخِيرِ؛ فَقالَ لِي: رَحِمَكَ اللهُ.

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شیعہ سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا آخر والی پر، امام نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے گا۔ (یعنے پہلی روایت بنا بر تقیہ تھی۔)

٩۔ وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ مَرّارٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ داوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِذا جاءَ حَدِيثٌ عَنْ أَوَّلِكُمْ وَحَدِيثٌ عَنْ آخِرِكُمْ بِأَيِّهِما نَأْخُذُ؟ فَقالَ: خُذُوا بِهِ حَتَّى يَبْلُغَكُمْ عَنِ الْحَيِّ فَإِنْ بَلَغَكُمْ عَنِ الْحَيِّ فَخُذُوا بِقَوْلِهِ، قالَ: ثُمَّ قالَ أَبُو عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنّا وَاللهِ لا نُدْخِلُكُمْ إِلّا فِيما يَسَعُكُمْ؛ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: خُذُوا بِالأَحْدَثِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی حدیث ہم سے پہلے اماموں سے پہنچے۔ مثلاً امام زین العابدین سے اور دوسری ان کے بعد والے امام سے (امام محمد باقر) تو ہم کس پر عمل کریں۔ فرمایا عمل

کرو بعد والی پر جب تک کہ زندہ امام سے دوسری حدیث تم تک پہنچے جب یہ زندہ امام سے ملے تو اس پر عمل کرو۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم نے بعد والے امام اور زندہ امام کے قول پر عمل کرنے کو اس لئے کہا کہ ہم ہر ضرر کو تم سے دور رکھنا چاہتے ہیں اور اگر احتمال ضرر نہ ہو تو جس پر چاہو عمل کرو اور ایک روایت میں ہے کہ جو تازہ تر حدیث ہو اس پر عمل کرو۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيْنَهُمَا مُنَازَعَةٌ فِي دَيْنٍ أَوْ مِيرَاثٍ فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَ إِلَى الْقُضَاةِ أَيَحِلُّ ذَٰلِكَ؟ قَالَ: مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمَ إِلَى الطَّاغُوتِ وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سُحْتاً وَإِنْ كَانَ حَقّاً ثَابِتاً لَهُ لِأَنَّهُ أَخَذَهُ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرَ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ».

قُلْتُ: فَكَيْفَ يَصْنَعَانِ؟

قَالَ: يَنْظُرَانِ [إِلَى] مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَ نَظَرَ فِي حَلَالِنَا وَ حَرَامِنَا وَ عَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكَماً فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَاكِماً فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَعَلَيْنَا رَدَّ وَالرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشِّرْكِ بِاللَّهِ.

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ كُلُّ رَجُلٍ اخْتَارَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا فَرَضِيَا أَنْ يَكُونَا النَّاظِرَيْنِ فِي حَقِّهِمَا وَ اخْتَلَفَا فِيمَا حَكَمَا وَ كِلَاهُمَا اخْتَلَفَا فِي حَدِيثِكُمْ؟

قَالَ: الْحُكْمُ مَا حَكَمَ بِهِ أَعْدَلُهُمَا وَ أَفْقَهُهُمَا وَ أَصْدَقُهُمَا فِي الْحَدِيثِ وَ أَوْرَعُهُمَا وَلَا يَلْتَفِتْ إِلَى مَا يَحْكُمُ بِهِ الْآخَرُ.

قَالَ قُلْتُ: فَإِنَّهُمَا عَدْلَانِ مَرْضِيَّانِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا لَا يُفَضَّلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلَى الْآخَرِ

قَالَ فَقَالَ: يُنْظَرُ إِلَى مَا كَانَ مِنْ رِوَايَتِهِمْ عَنَّا فِي ذَٰلِكَ الَّذِي حَكَمَا بِهِ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِكَ فَيُؤْخَذُ بِهِ مِنْ حُكْمِنَا وَ يُتْرَكُ الشَّاذُّ الَّذِي لَيْسَ بِمَشْهُورٍ عِنْدَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ لَا رَيْبَ

فِيهِ وَ إِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَيُتَّبَعُ، وَأَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَيُجْتَنَبُ وَأَمْرٌ مُشْكِلٌ يُرَدُّ عِلْمُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: حَلَالٌ بَيِّنٌ وَحَرَامٌ بَيِّنٌ وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذَلِكَ فَمَنْ تَرَكَ الشُّبُهَاتِ نَجَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَمَنْ أَخَذَ بِالشُّبُهَاتِ ارْتَكَبَ الْمُحَرَّمَاتِ وَهَلَكَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ.

قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ الْخَبَرَانِ عَنْكُمَا مَشْهُورَيْنِ قَدْ رَوَاهُمَا الثِّقَاتُ عَنْكُمْ؟

قَالَ: يُنْظَرُ فَمَا وَافَقَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ خَالَفَ الْعَامَّةَ فَيُؤْخَذُ بِهِ وَ يُتْرَكُ مَا خَالَفَ حُكْمُهُ حُكْمَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ وَافَقَ الْعَامَّةَ.

قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْفَقِيهَانِ عَرَفَا حُكْمَهُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ وَجَدْنَا أَحَدَ الْخَبَرَيْنِ مُوَافِقاً لِلْعَامَّةِ وَالْآخَرَ مُخَالِفاً لَهُمْ بِأَيِّ الْخَبَرَيْنِ يُؤْخَذُ؟

قَالَ: مَا خَالَفَ الْعَامَّةَ فَفِيهِ الرَّشَادُ.

فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنْ وَافَقَهُمَا الْخَبَرَانِ جَمِيعاً.

قَالَ: يُنْظَرُ إِلَى مَا هُمْ إِلَيْهِ أَمْيَلُ حُكَّامُهُمْ وَ قُضَاتُهُمْ فَيُتْرَكُ وَ يُؤْخَذُ بِالْآخَرِ.

قُلْتُ: فَإِنْ وَافَقَ حُكَّامُهُمُ الْخَبَرَيْنِ جَمِيعاً.

قَالَ: إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَرْجِهِ حَتَّى تَلْقَى إِمَامَكَ (۱) فَإِنَّ الْوُقُوفَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ خَيْرٌ مِنَ الِاقْتِحَامِ فِي الْهَلَكَاتِ.

۱۰۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اصحاب میں سے ایسے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا جو آپس میں جھگڑا کرنے والے تھے۔ قرض میں یا میراث میں وہ اپنا مقدمہ لے گئے شیطان صفت بادشاہ یا غیر عادل قاضی کے

پاس آیا یہ جائز ہے ان کے لئے فرمایا۔ جو حکم بنائے گا اس کو حق یا باطل میں وہ مقدمہ لے جائے گا۔ ایک شیطان صفت کے پاس اور جو وہ حکم دے گا وہ رشوت کے تحت ہوگا۔ اگرچہ مدعی کے لئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ فیصلہ شیطان سے لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے کفر کرنے (بچنے) کا حکم دیا گیا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنا محاکمہ شیطان کی طرف لے جائیں۔ حالانکہ خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہ آئیں۔

فرمایا۔ ان دونوں نزاع کرنیوالے شیعوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا معاملہ لے جائیں تم میں سے اس شخص کی طرف جو ہماری حدیث روایت کرتا ہے اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے ان کو چاہیئے کہ ان کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں اور اگر اس کو قبول نہ کیا تو، توہین کی حکم خدا کی اور ہماری تردید کی اور جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی۔ وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔

میں نے کہا۔ اگر دونوں میں سے ہر ایک، ایک ایک آدمی حَکَم انتخاب کرے ہمارے اصحاب میں سے اور وہ دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ان دونوں کے حق کے بارے میں غور کریں گے۔ پھر مختلف ہو ان کا حکم اور آپ حضرات کے بارے میں بھی مختلف ہوں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا ان میں سے اس کے حُکم کو مانا جائے جو دونوں میں زیادہ عادل ہو اور زیادہ توفیق دیا ہوا ہو اور بیان حدیث میں زیادہ صادق ہو اور زیادہ متقی و پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے کے حُکم کی طرف توجہ نہ کی جائے۔

میں نے کہا اگر وہ دونوں یکساں عادل ہوں اور ہمارے اصحاب ان دونوں کو پسند کرتے ہوں اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جاتی ہو تو کیا ہو۔ فرمایا یہ ہمارے شیعوں سے معلوم کیا جائے کہ کون سی حدیث ہماری ان میں زیادہ مانی جاتی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور جو شاذ ہے اور تمہارے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں۔ اسے چھوڑ دیا جائے کیونکہ جس پر لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہ ہوگا اور امور شریعت تین قسم کے ہیں اول وہ کہ جن کی رشد و راستی صراحتہً قرآن و حدیث میں بیان کر دی گئی ہے ان پر عمل کیا جائے۔ دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کر دی گئی ہے ان سے اجتناب کیا جائے۔ تیسرے جو مشکل ہیں ان کی صراحت نہیں ان میں اللہ اور رسولؐ کی طرف رجوع کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا، کہ حلال بیان کر دیئے گئے وہ واضح ہیں، حرام بیان کر دیئے وہ واضح ہیں، رہے ان کے درمیان شبہات، پس جس نے ان کو ترک کیا نجات پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا۔

راوی نے کہا اگر آپ دونوں (امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور ثقہ حضرات نے ان دونوں کی روایت بھی کی ہو تو کیا کیا جائے۔ فرمایا۔ دیکھا جائے گا کہ کونسی حدیث قرآن و سنت کے مطابق اور رائے عامہ کے خلاف ہے جو موافق کتاب و سنت ہوگی اس پر عمل کیا جائے گا۔ اس حدیث کو جو کتاب سنت کے خلاف ہوگی اور رائے عامہ کے موافق۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا۔ میں آپؑ پر فدا ہوں اگر دو فقیہہ